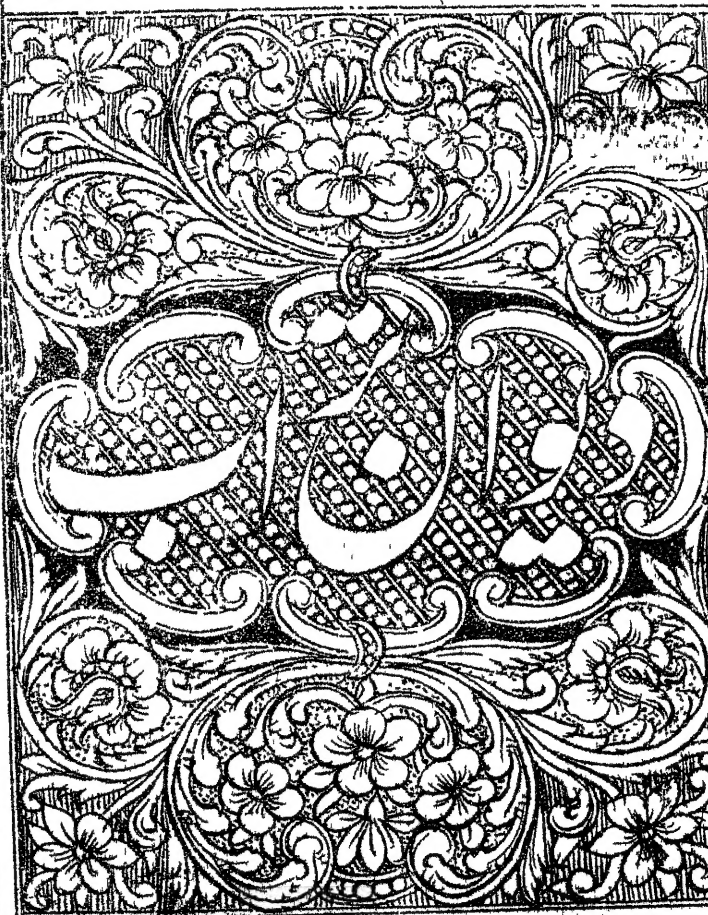


بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد وآله
الطاهرين



سید الشهدا
سید الشهداء
سید المرسلین
سیدنا محمد
وآله الطاهین

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين



طبع في المطبعه الكائنه في
المنطقه الشماليه من
المنطقه الشماليه من
المنطقه الشماليه من

میں نے اپنے بھائی کی طرف سے ایک خط لکھا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم

منزل در این مقام بود که از آنجا که میخواستند

اسی طرح کہ جس نے اللہ کی حمد و ثناء کی

جیسے ہی سقس کو پورہان کا کھٹکا

بلبل کو کبھی پھر نفوس آدے چلن
محبوب مرا حصار سے اگر پیرین اپنا
عاشق ترے دکھاوین جو دیوانہ بن اپنا
کیسے جو کسی شخص سے قصہ کس اپنا
شمار نہیں کرئی کس سے کہیں ہم خانہ
سے دشمن جانی تو یہی ہسم دش اپنا
جس طرح مسافر کوئی بھولے وطن اپنا
بے سود زمین یا رویہ رنج و سخن اپنا

1

ترے پیار و لطف محبت نے مارا
کہ دور سی تڑپے اور وصلت نے مارا
بھلا جان شہرین کی الفت نے مارا
وہ نازک بدن گئی ٹراکت نے مارا
کہ ناسخ او سے خود بدولت نے مارا

ابو سی سے نکلا اسی میں بن گیا غرض
میں کو دن بھر ہی غرض میں رہا
غرض بنو دیو ہی اقبالِ خوب
چھپا نہیں بی گلفا
میں کو دن بھر ہی غرض میں رہا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور اوس سے سیکی کوئی نہ کچھ
 تسلیم و رضا اس کی چاہت ہو
 جی اشک سے پورنہ لکھتے ہیں
 بیہرح ہر پتہ دین مشکین و زلف
 کوئی اہل و آخر نہیں جس کے خیر
 دین رات شراب اوس ہی کا ہم چھوہیں گے
 سب سے ذرا دہی چھوہے ترش ام ہمارا

چھوے نہ سدا لگا وہ گافام ہمارا
 خداوند ہے وہ بندگی ہے کام ہمارا
 خوشتر ہے یہ لمبوس تہ اندام ہمارا
 چاہئے دہی آغاز اور اجسام ہمارا

دین رات شراب اوس ہی کا ہم چھوہیں گے
 سب سے ذرا دہی چھوہے ترش ام ہمارا

دل کو اولیٰ کے زلفونہیں پریشان کیا
 خوب اللہ نے دشمن کو پشیمان کیا
 ہجرین رور و بیان آنکھ نے لوفان کیا
 مین اوس وقت سی چاک اپنا گریبان کیا
 جان و دل میں خودی یار پر قربان کیا
 بھگو پروانہ اوسے شمع شبتان کیا
 خال کو خوبی عارض یہ نگہبان کیا
 نفس کا فر کو کسی دن نہ مسلمان کیا

شعلے وہ شون غزل میری یہ کہتا ہے تراب
 عشق نے تیر سے مجھے صاحب دیوان کیا
 نہ تو اوج سے زنا ر خودی کا ایک جی کا
 وہ کیوں آزاد بن بیٹھے ہیں کیسی اور جا

دیکھا دے اپنے کھمبے کا تماش
 میں دل ٹھک دیا سب چاسنیان
 کھو دیکھ کر ہو کلا و حاشا
 کیے کو نہ کہ نہ رحمت وہ کھنچا
 تو سے مقول کا دیکھو بواشا
 گھڑی میں کچھ گھڑی میں اور کچھ
 مزان اوس کا تو ہے تو کہ و ماشا
 تراب اوس ذات میں ایسا تو گم ہو
 دیوان شاہ تراب

دیکھو وہ کیا جانور عشق کی بار
 جس سے پوچھ کوئی حال سب کو آزار
 جنس کی زلف میں البتہ پوچھو
 کیوں ہے شمع شبتان کا گریبان کیا
 کیوں ہے بھگو پروانہ کی جھلکار کیا
 کیوں ہے خال کو خوبی عارض یہ نگہبان کیا
 کیوں ہے نفس کا فر کو کسی دن نہ مسلمان کیا

اور اوس سے سیکی کوئی نہ کچھ
 تسلیم و رضا اس کی چاہت ہو
 جی اشک سے پورنہ لکھتے ہیں
 بیہرح ہر پتہ دین مشکین و زلف
 کوئی اہل و آخر نہیں جس کے خیر
 دین رات شراب اوس ہی کا ہم چھوہیں گے
 سب سے ذرا دہی چھوہے ترش ام ہمارا

کچھ بھی پایا ہے مگر اپنے مری پارہی کا

کیونکہ شہزادہ اب اس سے مل دیکھے پہلے سے
جو کوئی اس جہان میں چاہے خدا سے ملنا

۵۵ دانا ہو جو تجھ سے اونچے تر اب
کہ تیرا زبردست سے سلسلہ

دل
 ادھر کیا زخم
 جو میں یہ دھڑکاؤ
 غم کی نصیب سے علی سبب
 غم کے آنکھ کا پتھر
 رات جو میں من ادس غم کی
 یادوں سے ہمارے بھٹکی
 جس کے کلا تو اب غیر دشت
 لیکن تو تباہ افتار پوچھی
 عاشق

۱۵
 نہیں کرنے کا تراب اور کسی ہی باری
 کچھ بھی پایا ہے مرا جسے تری باری کا
 کیا فائدہ ہی یار و اوس بیوفا سولنا
 لیا ہی اوس سے بہتر آؤ اگر مسیر
 لانی ہر فصل گل کا مژدہ دہی چین
 مشق سے بہت عاشق ہو گیا ہو
 بغیر اہل دنیا فقرہ کو بے بین
 جسکو سفر ہو کر نارسہ نہ ہو معلوم
 کہیو تراب اوس سے مل دیکھے پہلے جسے
 جو کوئی اس جہان میں چاہے خدا سولنا
 جو بہن غیر سے وہ ہنساکھل کھلا
 نظر بھر کے کون اوسکا دیکھے حال
 تو زائد سچا نا کھو اوس طرف
 مباد اکبیں دیکھ کر اوسکا حسن
 وہ دانا ہو جو تجھ سے اوجھے تراب
 کہ تیرا زبردست ہے سلسلہ
 اوس شوخ سے کوئی سیری سفارش نہ کیا
 وہ خط کو میری دیکھے تو پانی میں ڈبوکا
 قاصد بھی کچھ احوال گزار نہیں کرتا
 میں اسلئے کچھ اوسکو نگارش نہیں کرتا

[illegible]

۱۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۲۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۳۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۴۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۵۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۶۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۷۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۸۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۹۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔
 ۱۰۔ اے اللہ! میری طرف سے دعا ہے کہ تیرے لیے جو دعا ہے وہ قبول فرما دے۔

گل جو دامنِ بختیان سے گرا
نظرِ جو چشمِ ورفشان سے گرا
اب تو وہ طاقتِ دیوان ہو گرا
وہی پھر سرِ مشرِ خراستے گرا

۲۳

کہ مجلس ہوا ہی نہ دھرم نہ ہنسی کا
نہیں جو رشید ہر پارہ گل سرائی کا
لکھن کیا حال اپنی کہ گردی خراب کا
نہے ہوا تھ میں لیتو جسے پر مرغ آبی کا
عبس ہمس تو کرتا ہر بھانہ نیم خوابی کا
بنا اسے زلف کیا شاہی تیری چچان کا
کہ سب سے پہن خطرہ یار کی حاضر خوابی کا
نہیں اسکان مجلس میں تری اب باریابی کا
نہو کس طرح شہرہ تری عہد شبابی کا

۹۵

محبوبِ نوہم سے اگر بار بار ہمارا
 کھل جائے ابھی خلقِ مین اسرار ہمارا

۱۳۴
 رویت آید چنانچہ
 چو گل چین سیمین درو گلیان چو
 نوئے صیاد کی آب سے چین من چو
 عیسویوں کے زنا سے چین من چو
 رشک افغان کی دھن سے چین من چو
 گھٹ لیا خاک کی دھن سے چین من چو
 فین سے کھوینت کی دھن سے چین من چو
 بطور کھوت کی دھن سے چین من چو
 یوں زنا خوار منان چو
 کی دھن سے چین من چو

زلف کو کس لئے عافیت پریشان پوردا
ایک ہی تہم میں ہندو نہ سلمان
دلف خط و طے کو کیوں نہ لفت
کل تو زخم و دیو کو شامی عافیت
اجب خون تو خفا کو عار گریبان
سے

ہرگز نہ کھائے اسے بوجھ کر دریاں نہ دھو کر
 کاغذ لکھو یا جملہ میں غلوں پر
 مقابلہ ہو تو دیکھو اس کی ہمت کیا رہا
 ہرگز نہ کھائے اسے بوجھ کر دریاں نہ دھو کر
 کاغذ لکھو یا جملہ میں غلوں پر

میرے احباب کو کمان شائق مکیں و عجب
 یا اسے فاسخہ زور غصہ بیان چھوڑا

عرش اور فرش توار سوقت برابر ہو ترا بس
 ملگے خاک میں جب تخت ملیان چھوڑا

کسے غوغا سکون در جان چھوڑا
 اور سب چو فوسالی نے ہنسے گھر سے
 خوب دآفت جان فتنہ دل میں بار
 واہ کیا رخ ہو کیا پاں کی گیت پر
 شوخیان کیکے طفلان پر بچہ رون کی
 دل مخوم سے میں تہہ اوٹھایا احتر
 وہ تو کافر ہے مسلمان نکیتے او سکو
 کون کہتا ہو گداہم تو شہنشاہ ہو
 دیکھی جیسے سیاحی تری لے ظالم
 کس طرح او سکی محبت کو چھپاؤں رو
 لیا ہوا اور پر قیہ کو نگہ بیان چھوڑا
 فقط اک نر گھر مجھ کو سے سدا ان چھوڑا
 ہمیں جو یہ میں نظر از غو بان چھوڑا
 جو سدا لب کو تیسے لہن بدخشان چھوڑا
 راہ می گھر کی محکم سے دبستان چھوڑا
 غم کی طاقت تری خاتمہ بیان چھوڑا
 سے دینا کے لیے دین دریاں چھوڑا
 حق کے دروازے پر بیٹھے دسلطان چھوڑا
 ہجرت کر کے بہن بیدم جان چھوڑا
 عشق نے داغ مرے دل پہ نمایاں چھوڑا

اصل سے دور ہو فریاد کرے کیوں تراب
 نالہ زن رتی برے جیسے نستان چھوڑا

کہتا ہوں کہ گھر تو ہی دور تراب
 کہتا ہوں کون تجھ کو نہاں عیاں یوں تو
 سب جلوہ گہ مرادل چون کوہ طو تراب
 عاشق کو ہے میر ہر دم حضور تراب
 خورشید میں پڑا ہی اک فزہ نو تراب

کہتا ہوں کہ گھر تو ہی دور تراب
 کہتا ہوں کون تجھ کو نہاں عیاں یوں تو
 سب جلوہ گہ مرادل چون کوہ طو تراب
 عاشق کو ہے میر ہر دم حضور تراب
 خورشید میں پڑا ہی اک فزہ نو تراب

ہرگز نہ کھائے اسے بوجھ کر دریاں نہ دھو کر
 کاغذ لکھو یا جملہ میں غلوں پر
 مقابلہ ہو تو دیکھو اس کی ہمت کیا رہا
 ہرگز نہ کھائے اسے بوجھ کر دریاں نہ دھو کر
 کاغذ لکھو یا جملہ میں غلوں پر
 ہرگز نہ کھائے اسے بوجھ کر دریاں نہ دھو کر
 کاغذ لکھو یا جملہ میں غلوں پر
 مقابلہ ہو تو دیکھو اس کی ہمت کیا رہا
 ہرگز نہ کھائے اسے بوجھ کر دریاں نہ دھو کر
 کاغذ لکھو یا جملہ میں غلوں پر

<p>۱۳۴</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۳۶</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>
<p>جوں تیس ہوا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بقیم ہوا تو کیا آزاد ہوا تو کیا فرعون ہوا تو کیا شدا ہوا تو کیا تب دام ہوا تو کیا صبا ہوا تو کیا شاگرد ہوا تو کیا استاد ہوا تو کیا</p>	<p>منصور اور سردار کوئی مستحق نہ کہتا ہو درویش نہ جو تکب و دارستہ در عالم سے مغزو و عیبت ہو و دنیا پر کوئی کافر جب طوطی وانا کو دایم کی ہو پروا ہسین نہ تیز آئی خودی و بزرگی گی</p>	<p>۱۳۷</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>
<p>ہو یاد مجھے جسکی ہر خط و ہر اک دہ تراب اسکو میں یاد ہوا تو کیا</p>	<p>۱۳۸</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۳۹</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>
<p>لکھا تو نیک کہنے آہ اس دلکی اداسی کا ذرا بھی ابرنیان جھٹک پانی نہ برساو زبان اسکی ہوئی کرگناک حسرت اسکو سہانا اداسے شکر نعمت پر خدا کی بندگی کرنا</p>	<p>۱۴۰</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۴۱</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>
<p>نہوئی گرد و پیر و نکی پر وہ صا کھل جاتا تراب ایسے خراب احوال و دلش لباسی کا</p>	<p>۱۴۲</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۴۳</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>
<p>جسے کوئی یوسف کوئی یعقوب بنایا بخشے ہوا سے نے تو مجھے تیری محبت ہکو تو نظر پڑتی ہے سب خوبی و سیکی کتے ہو جدائی میں کرو صبر و ماری جسد نرسین چاہا اسے سزا تو لگاؤ</p>	<p>۱۴۴</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۴۵</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>
<p>۱۴۶</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۴۷</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>	<p>۱۴۸</p> <p>افسوس کیا تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا بیکار کیا نہ ہو تو کیا فرما دے ہوا تو کیا</p>

نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی
سہو ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
جہیز ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی

نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی
سہو ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
جہیز ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی

مے پر تیرو نسو کہ ہر شیار ہون تو بر کرین
رند بد منسون تو بھی کئی گھنری کی
نفس کے دریا پہ حقے شرع کا بانہ بکاپل
محتجب دور آیا دور جام مل گیا
سیکدین شمع ناحق اور کوفل گیا
وہ بخولی پار اور تراجو اور کے پل گیا

سہو جھکا یا بر کئی نے اس کے پانون پر تراب
شہسوار لافتی کا جسطرف و دل گیا

سوئی نے جسے جلوہ نما طور سے دیکھا
گردہ نہ دکھانا اسے دیکھتے کیا ہم
اک طرح کا ہو دے تو کسے کہ چون لیت
کب حسن میں ہو جو رو پر ہی اس کے مقابل
کا برق اسے دینے بھی کل دے دیکھا
اوس نور کو ہمنے تو اوس نور سے دیکھا
سو طرح کا نازا اوس ت مغروری دیکھا
اوس شک پر ہی کو تو پر ہی سے دیکھا

ہو تو بہت رنج دے عشق میں دل نے
کیا کیا نہ تراب اس دل پر بخور سے دیکھا

جسکی قسمت میں کرے پیر کا ویدار خدا
اوس بچارے سے بھلا پیر پر نہ کی ہو
نیک بد خور و بزرگوں سے نہیں جھکوفرق
ہر کی کو نہیں ملے ہے خزانے کی کلید
سے خدا دا لونکو اک معراج میں طرک پیش
صحت قلب آسان نہیں مشکل ہو بہت
ایسے طالع کے پکے نہ قدم کوئی کیونکر
اوسکو دکھلاے نہ پھرا در کا منہ مار خدا
خود پرستی میں کرے جسکو گرفتار خدا
ایسے احمق سے نہ ہی ہو سرو کار خدا
کھولتا ہے نہیں کم ظرف پہ اسرار خدا
دوست کو اپنی تو دیتا نہیں ازار خدا
آہ دل ہو نہ کسی شخص کا بیا خدا
ہاتھ سے جسکے کرے ناو بھری پا خدا

جہیز نام کو اب ہو تو کھلا جا
نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی
سہو ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
جہیز ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی

نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی
سہو ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
جہیز ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی

نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی
سہو ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
جہیز ہوئے کہ نہ ہستی شاد ہے
نہ ہستی شاد ہے کیا فریبی

<p>۱۶</p> <p>دل تو اس کا نہیں جیون ہو گیا نہیں ہوا چاہے کہ دوست تھا نہ کسی بھر کو نہیں ہوا راہ دہ سلی کی جیون نہ اندھ نہیں ہوا بزم میں بیٹھا تھا جہان پاکی کو نہیں ہوا رنگ دوی کی جیون کیسے کیا نہیں ہوا دھونڈو تھا سو ادھ سے کیا نہیں ہوا یار کو مٹے ہوئے تھا دیکھنے کو نہیں ہوا</p>	<p>کس طرح ملوں اور کس ان دسکو میں اپنا دن رات پھر کرتی ہے انکھوں میں وہ تصویر اک بل بھی تراب اور دسکو بھلا فی نہیں پاتا</p>	<p>کیا ہوا افسس جیون ہو گیا نہیں ہوا دل تو اس کا نہیں جیون ہو گیا نہیں ہوا چاہے کہ دوست تھا نہ کسی بھر کو نہیں ہوا راہ دہ سلی کی جیون نہ اندھ نہیں ہوا بزم میں بیٹھا تھا جہان پاکی کو نہیں ہوا رنگ دوی کی جیون کیسے کیا نہیں ہوا دھونڈو تھا سو ادھ سے کیا نہیں ہوا یار کو مٹے ہوئے تھا دیکھنے کو نہیں ہوا</p>
<p>بن میں کیون پھر تاجی جیون ہر نہ بی طرح سے آج دیوانوں کا یان فر کھلا تیغ ابرو کا ہوا اسکے سو ہو جو ہر کھلا لیکھا تھا خط مرا غلطی سے نامہ کھلا کب وہ دکھتا ہوا ان کیسے مریز کھلا صید مچھلی کا ترے فوراً جواب نہ کھلا ہاتھ سر مشکلا کشا کے جب خبر کھلا شیر حق جلد اخیر کے کفر کا بند کھلا</p>	<p>میر عشق میں لیلی کو کیا اور کھلا یار کرتا ہو جو عاشقانہ مجلس میں کھلا اک اشار میں نہ کرتا ہو دلوں کا لایان کس طرح چھپتا بھلا مضمون عشقیہ مرا ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہو جسکی نعل سے اوڑ گیا پر چھارے کے کندہ کوئی صبا قوت اسلام ظاہر ہو گئی کفار پر غول بندہ کے چلے میں بھر دلایت کی طرف</p>	<p>کیا ہوا افسس جیون ہو گیا نہیں ہوا دل تو اس کا نہیں جیون ہو گیا نہیں ہوا چاہے کہ دوست تھا نہ کسی بھر کو نہیں ہوا راہ دہ سلی کی جیون نہ اندھ نہیں ہوا بزم میں بیٹھا تھا جہان پاکی کو نہیں ہوا رنگ دوی کی جیون کیسے کیا نہیں ہوا دھونڈو تھا سو ادھ سے کیا نہیں ہوا یار کو مٹے ہوئے تھا دیکھنے کو نہیں ہوا</p>
<p>نچا ہر کوئی خوب کو اگر چاہو بھلا اپنا بھنسا یا بالکی بھانسی میں ہم آتی گھلا اپنا پر او سکے چشم جاودہ پر بھرا فسوں چلا اپنا کہا جسوقت میں یار سو دکھ بر ملا اپنا انکھ لیلی سے نعل عشق یوں مچھلا پھلا اپنا</p>	<p>۹۲</p> <p>زاداب مجرمین بٹھا سوند کے انکھیں تراب خوف ہو جو رو نکار کے کس طرح سے دکھلا</p>	<p>کیا ہوا افسس جیون ہو گیا نہیں ہوا دل تو اس کا نہیں جیون ہو گیا نہیں ہوا چاہے کہ دوست تھا نہ کسی بھر کو نہیں ہوا راہ دہ سلی کی جیون نہ اندھ نہیں ہوا بزم میں بیٹھا تھا جہان پاکی کو نہیں ہوا رنگ دوی کی جیون کیسے کیا نہیں ہوا دھونڈو تھا سو ادھ سے کیا نہیں ہوا یار کو مٹے ہوئے تھا دیکھنے کو نہیں ہوا</p>
<p>پریزاد و لالفت کر کو ناحق ہی جلا اپنا بیاض رخ کیوں ہو سو ادھ خوش آیا بہت ہو چکی تری مینے محبت میں عمل کیا چھپا ہوا مجھے محبت تو اچھی کی کیا نکھلا قیصر کے دگر داغ اور پاؤں کی چھپا</p>	<p>۹۳</p> <p>نچا ہر کوئی خوب کو اگر چاہو بھلا اپنا بھنسا یا بالکی بھانسی میں ہم آتی گھلا اپنا پر او سکے چشم جاودہ پر بھرا فسوں چلا اپنا کہا جسوقت میں یار سو دکھ بر ملا اپنا انکھ لیلی سے نعل عشق یوں مچھلا پھلا اپنا</p>	<p>کیا ہوا افسس جیون ہو گیا نہیں ہوا دل تو اس کا نہیں جیون ہو گیا نہیں ہوا چاہے کہ دوست تھا نہ کسی بھر کو نہیں ہوا راہ دہ سلی کی جیون نہ اندھ نہیں ہوا بزم میں بیٹھا تھا جہان پاکی کو نہیں ہوا رنگ دوی کی جیون کیسے کیا نہیں ہوا دھونڈو تھا سو ادھ سے کیا نہیں ہوا یار کو مٹے ہوئے تھا دیکھنے کو نہیں ہوا</p>

عشق تو نے بھلا کر دیا
 فتنہ طفل سے مان دیا
 سب تباہ تراب نشان دیا
 سنہ نشانی دیکھ کر
 یونان ادیب بن گیا
 ہندوستان کا ادیب بن گیا
 سر جھکا کر آدمی بن گیا
 بادشاہوں کا ادیب بن گیا
 خدوہ کر کے نہیں گیا
 ہے فلک پر کیوں لڑا
 وہ زبردست کیوں لڑا
 ہو کر دم سے کیوں لڑا
 کھل گیا ہم کیوں لڑا
 بے پروا کیوں لڑا
 یونان پر نہیں لڑا
 کوئی پرسان نہیں لڑا
 چشم مرگ لگان کے دہ دہ لڑا

کیون گراتا ہو تو اچھی کچھین گلو گلو خاک پر دوستی کر لے لگا سدا دوستی پھر بغیان سر پہ کا قرآن ہو کج باغلی یا تو تراب	ہاتھ ہوں شربت قلم سے لکھ سوزی گل اوٹھا اشیان اپنا چم سے جلا لے لے بیل اوٹھا ذوالفقار اپنی علم کر کے ذرا دل اوٹھا
---	--

حق تو ہے عشق اپنا دے تو ہر ہے تراب حسن صوری کچھ نہیں ہے توجہ لکل اوٹھا	
---	--

میرے تو دیکھ کر سن کر کتب سے ہو جا بھکے سنگدل شعلہ کی گنتی میں مجھے دلا کر عشق میں بھگو تینا شہادت ہے جسے غل بہا کی آرزو ہوا دس کہہ کر کن	قبیلہ نہیں کتا ہر حل لے والے ہو جا تو اس بیت گناہ کش خدا کی واسطے ہو جا شہیدابر و خدا ربن مارے مری ہو جا مری معشوق کو دیوار کی سائے تلے ہو جا
--	--

تراب اللہ والی دیکھنے میں سب کہیں حق کو تو بسم اللہ کر کے جھٹھ صدمہ کو سامنے ہو جا	
---	--

عمر بھر میں جیسے جان دیا ثابت او سپر ہوئی نہ چاہ مری آہ کو میرے درد دل نے عروج واہ کیا حق نے خور دیوں کو نہیں کرنا ہے مجھے پارسی وہ زلف کا فرسے کیوں نہ صلح کرو کیوں وہ عاشق و معشوق ہیں کرے	کبھی ہنسنے نہ ایک پان دیا گرچہ سو بار امتحان دیا اور میں تباہ آسمان دیا عارض حسن پر لگان دیا کسی دشمن نے درخت لگان دیا مصحف رخ کو درمیان دیا جسکو معشوق مہربان دیا
--	--

دیکھ کر
 یونان ادیب بن گیا
 ہندوستان کا ادیب بن گیا
 سر جھکا کر آدمی بن گیا
 بادشاہوں کا ادیب بن گیا
 خدوہ کر کے نہیں گیا
 ہے فلک پر کیوں لڑا
 وہ زبردست کیوں لڑا
 ہو کر دم سے کیوں لڑا
 کھل گیا ہم کیوں لڑا
 بے پروا کیوں لڑا
 یونان پر نہیں لڑا
 کوئی پرسان نہیں لڑا
 چشم مرگ لگان کے دہ دہ لڑا

۲۸

ایک بات میں سے باریک بینی سے تامل کی
منظور ہو کر ادھر سے ادھر سے تامل کی
مثلاً
بات عمران بن ابی ذر غنی اور اس کا
ہو گیا جو صحیح تری غیب کو پہنچا
اشکباری سے غنی کی کہ غنی کی بات
سو سے جاری ہے یہ بیان غیب کی بات
یہ غنی کی بات ہے کہ غنی کی بات
جسکی نسبت میں بد اولیٰ کی بات
اور اس کی بات میں بد اولیٰ کی بات

یاد رہے تیرا بچہ کیے مایہ ناز بات
سے کلہو دیں صاحب "الحقین" کا ڈاکا

و در کمال این نیکو کار و این پندار
که این پندار و این نیکو کار
و در کمال این نیکو کار و این پندار
که این پندار و این نیکو کار

وہ دن کے پراجے میں ان کو تو سب سہاگ
تہرا اپنا دوسرے اون کی جلال و گر جمستہ
خدا کے فضل سے جس پر کھلا ہے
اسلام خوشی سے لیا او ان کو کھاتا ہیں

اثر انبیاء مسکند اجساد الی ہر ایک
کہ عالمون کو ہر صوفیوں سے لگا کر ہر

یا اتنی یاد دہو یہ دل بھی کہیں اپنا کیا
ایک عالم مہی ہے اب ساثر پا گیا
اسنے اپنے عاشقوں پر ظلم ہے کیا کیا کیا
اس بت ناقص کا کسے لہجہ تھا کیا

عشق بازی تو قواد کی ہو کہ ہے سدا کیا
تیری مچھلی کے لیے اسی سرخ ماہی فروش
کو کہنا یا رہنما اس شیخ نجی پر پاکیزہ
تو آج ہی حسین ادسکو کی حالت پر

ایکدن بھی تو نہ آیا وہ ترے گھر میں تراب
جسکے کو بچے میں تو اک مدت تلک جا یا کیا

عاشق سمجھ کیو آئی سلام کرنا
کافر غضب تیرا یہ رام رام کرنا
خود رو سیاہ ہو کر اظہار نام کرنا
ابن گلی میں تیری مجھ کو مقام کرنا

صیبن کو بھادو بجھاؤ پنجکودہ کام کرنا
دوڑنے میں بتورازا ہر بھی رام ترس
کام کی گئیں سے بخود نمائی یارو
نم خوش مریونا خوش اسر بنجاؤ نگاہین

[illegible]

1

[illegible]

لگ جائے اگر پائے واسطے فریسا

2

۱۰. کیا ایسا ممکن ہے نہایت بجا کہ

۱۳۱۲ء میں کہ کہیں میں تھا وافت و شہناسا

یہ بسیار آج سے کہ انہما ناز میں لیں گا
روپ کچھ اور دینی کچھ اور وہ بالاکان کا
ساز و سامان دی مجھ کو سرسار کا
ہے یہی جنس ہے ان قیمت مرغی دکان کا
وہ تو ہر خواہان مارے دینے پر بیان کا
آفتاب مست تھا ہر اس پنجہ و دامان کا

وہ ایک ایسا آدمی تھا جس نے اپنے لیے ایک ایسا گھر بنایا تھا جس میں
 ایک ایسا آدمی رہتا تھا جس نے اپنے لیے ایک ایسا گھر بنایا تھا جس میں
 ایک ایسا آدمی رہتا تھا جس نے اپنے لیے ایک ایسا گھر بنایا تھا جس میں
 ایک ایسا آدمی رہتا تھا جس نے اپنے لیے ایک ایسا گھر بنایا تھا جس میں

گزشتہ آمادہ بہانہ درود کے ریحانہ تراپ

میں تو ہوں مرمون اپنے پیار کے ہسان کا

صورت معشوق عاشق ہے مرا
یا رستہ پر عسکر و اثلث ہے مرا
پر بھائی قیس و دامن ہے مرا
مہربان مجھ پر وہ مشفق ہے مرا
یا رتو مجھ سے موافق ہے مرا
نظارہ او سپر حال سابق ہے مرا
رزق کا ضامن تو رزاں ہے مرا

اک پرہیزگار یا رصادق ہے مرا
ساتھ اوس کا مین بچہ و لگا کبھی
ماقی میں سلسلہ میرا بنو جھپ
جینکا دنیا میں یہ دولت ہو بہت
کیا کریں جرنلہا فی غیر کی
کیا کہوں اوس میں اگلی واردات
فکر و ذہنی کی فکر سرگز قراپ

[illegible]

جو کچھ کہو اور سکو زبردست کہہ دیجیئے کہاں ان ملک وہ رہو دیکھنا کسی کی راہ رہ تو قہر رہے گا یہاں ہر دوسرا ہے	میت توڑ لوں میں ناخن کو اٹھا لیا نہ اس نے عاشق مشتاق پر خدا کیا کہ اس نے جو رہنا چھوڑ دیا
---	---

ہوئے عشق میں زینت اسنو توئی رسوا نوکسی سے نہ رہو نہ سسے نہ مرے اس کا	۱۳۲
---	-----

سوا دھڑا ہے بھل حسن کی تمامی کا کسی کے عشق میں بدنام میں ہوا تو کیا نہ مارے گیارہ سو بیٹا تیرے بھڑکا کیوں بھار دیا ہے کوئی اس پر پتھر کی ہنسی ادائیں کی سبھی خوش میں بقص میں لیکن لگی ہے منہ ترے کیا چ سے نئی قلیان ہوا نصیب سے خسرو بھائی نین شہرین کلام جو چہرہ عشق میں تھے جھلکے دی کباب ہو	مجھے دکھانے یہ سر خط مری نکلامی کا گھر نہیں مری کے کوچے میں نیک نامی کا مڑھ پڑا ہے اس سے تو نک حرامی کا چکے لڑا ہے یہ تیرا جان کیا تمامی کا کچھ اور می لطف ہوا تیرے کج خرامی کا یہ دم رکھے ہر ترے لب سے ہر کلامی کا ہوا جو زخمی ہو نہ سر ماتم کلامی کا مفاہقت کا ہے شکوہ نشان غلامی کا
---	---

ترا ب کسکو رہا ہے سے دوام حضور تو حصار نہ کر اس درایت گرامی کا	۱۳۵
---	-----

ہے سجاوٹ کچھ اور مالے کا کیون نہ عشاق ہو دین حلقہ بگوش چوم لیتا میں اسکی زلف سیاہ	شوح زہار دار مالے کا سب عجیب و بوسکی مالے کا ڈرنو تاجو سانپ کا مالے کا
---	--

میت توڑ لوں میں ناخن کو اٹھا لیا
نہ اس نے عاشق مشتاق پر خدا کیا
کہ اس نے جو رہنا چھوڑ دیا
جو کچھ کہو اور سکو زبردست کہہ دیجیئے
کہاں ان ملک وہ رہو دیکھنا کسی کی راہ
رہ تو قہر رہے گا یہاں ہر دوسرا ہے
ہوئے عشق میں زینت اسنو توئی رسوا
نوکسی سے نہ رہو نہ سسے نہ مرے اس کا
سوا دھڑا ہے بھل حسن کی تمامی کا
کسی کے عشق میں بدنام میں ہوا تو کیا
نہ مارے گیارہ سو بیٹا تیرے بھڑکا کیوں
بھار دیا ہے کوئی اس پر پتھر کی ہنسی
ادائیں کی سبھی خوش میں بقص میں لیکن
لگی ہے منہ ترے کیا چ سے نئی قلیان
ہوا نصیب سے خسرو بھائی نین شہرین کلام
جو چہرہ عشق میں تھے جھلکے دی کباب ہو
ترا ب کسکو رہا ہے سے دوام حضور
تو حصار نہ کر اس درایت گرامی کا
ہے سجاوٹ کچھ اور مالے کا
کیون نہ عشاق ہو دین حلقہ بگوش
چوم لیتا میں اسکی زلف سیاہ
شوح زہار دار مالے کا
سب عجیب و بوسکی مالے کا
ڈرنو تاجو سانپ کا مالے کا
میت توڑ لوں میں ناخن کو اٹھا لیا
نہ اس نے عاشق مشتاق پر خدا کیا
کہ اس نے جو رہنا چھوڑ دیا
جو کچھ کہو اور سکو زبردست کہہ دیجیئے
کہاں ان ملک وہ رہو دیکھنا کسی کی راہ
رہ تو قہر رہے گا یہاں ہر دوسرا ہے
ہوئے عشق میں زینت اسنو توئی رسوا
نوکسی سے نہ رہو نہ سسے نہ مرے اس کا
سوا دھڑا ہے بھل حسن کی تمامی کا
کسی کے عشق میں بدنام میں ہوا تو کیا
نہ مارے گیارہ سو بیٹا تیرے بھڑکا کیوں
بھار دیا ہے کوئی اس پر پتھر کی ہنسی
ادائیں کی سبھی خوش میں بقص میں لیکن
لگی ہے منہ ترے کیا چ سے نئی قلیان
ہوا نصیب سے خسرو بھائی نین شہرین کلام
جو چہرہ عشق میں تھے جھلکے دی کباب ہو
ترا ب کسکو رہا ہے سے دوام حضور
تو حصار نہ کر اس درایت گرامی کا
ہے سجاوٹ کچھ اور مالے کا
کیون نہ عشاق ہو دین حلقہ بگوش
چوم لیتا میں اسکی زلف سیاہ
شوح زہار دار مالے کا
سب عجیب و بوسکی مالے کا
ڈرنو تاجو سانپ کا مالے کا

میں کو چھوڑ دینا ہن پر پورا اٹنا پایا
جسے یار و رفیق دم دار یا اپنا کھٹے محبت
ہو سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
رہ نہ تھا فوجیہ انکھی تیر مر و دلین کھٹے
بڑا کرمہ اوٹا ہن پر پورا اٹنا پایا
نہیں عاشق کو چھوڑ دے کہ ہے جہنم و جہنم

جسے جگ میں بہت چاہا اور کو ہوا پایا
اوسکو سیکڑوں کا آتشنا و در با پایا
تیسم جس گل غنچہ دہن کا دلکشا پایا
میں اوس کو سب کو بید و نارسا پایا
بھلا ہوا و سکا ہن پر پورا اٹنا پایا
صنم کی چاہ میں اوس کے نہ کہے تو کی گھاپا

برہمن ہو کے پنچا بتکیہ میں ترک شبنمی کر
ترا سب اسیا کہ ہے بت پرستی میں ناپا پایا

جس میں جسے ہلو دیکھ لیا
ایک دم سن عدم کو دیکھ لیا
اوسکے قول و قسم کو دیکھ لیا
تیرے لطف و کرم کو دیکھ لیا
جا تری چشم و رخ کو دیکھ لیا
اوسکے نقش قدم کو دیکھ لیا
سارے باغ ارم کو دیکھ لیا
ہم سہ سہ جام جسم کو دیکھ لیا
اوسکی ابرو کے خم کو دیکھ لیا
کین میں میرے صنم کو دیکھ لیا

نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا
نور ہن پر پورا اٹنا پایا

میں کو چھوڑ دینا ہن پر پورا اٹنا پایا
جسے یار و رفیق دم دار یا اپنا کھٹے محبت
ہو سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
رہ نہ تھا فوجیہ انکھی تیر مر و دلین کھٹے
بڑا کرمہ اوٹا ہن پر پورا اٹنا پایا
نہیں عاشق کو چھوڑ دے کہ ہے جہنم و جہنم

جس میں جسے ہلو دیکھ لیا
ایک دم سن عدم کو دیکھ لیا
اوسکے قول و قسم کو دیکھ لیا
تیرے لطف و کرم کو دیکھ لیا
جا تری چشم و رخ کو دیکھ لیا
اوسکے نقش قدم کو دیکھ لیا
سارے باغ ارم کو دیکھ لیا
ہم سہ سہ جام جسم کو دیکھ لیا
اوسکی ابرو کے خم کو دیکھ لیا
کین میں میرے صنم کو دیکھ لیا

میں کو چھوڑ دینا ہن پر پورا اٹنا پایا
جسے یار و رفیق دم دار یا اپنا کھٹے محبت
ہو سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
رہ نہ تھا فوجیہ انکھی تیر مر و دلین کھٹے
بڑا کرمہ اوٹا ہن پر پورا اٹنا پایا
نہیں عاشق کو چھوڑ دے کہ ہے جہنم و جہنم

44

ہر دوستان کی سے چہ از آن کہ ان
 اب تو دان گھ بیٹا کے
 چھٹیں گے
 ہر دوستان کی سے چہ از آن کہ ان
 اب تو دان گھ بیٹا کے
 چھٹیں گے

یارِ باندہ، کہ اگر وہاں چمکے نہیں	موسے ہیں دھندلے اک جھانکے آشنا
شائی پر شربتِ ارے سبھول	بہارِ ہوا پر جانِ کسان - سکے آشنا

[illegible]

کہوں مزدگانی سوز غنیم پر پڑی ناز زلفون سے
ترا بیاں اسکو لگانا ہو جودل کے زخم پر مانگا

<p> بھادون اختر ہوا کنوار آیا کر گیا تھا شہر ارجھو ٹاڑا غور کرنی ہے باغ میں بلبل دیکھ کر اداس کی آنکھ متوالی کل میں جسکی رکاب پڑے تھا اوسکے آنسنے چمکی گیا صدفے جسکا آنا ہے نت نیا بارو </p>	<p> گھر سے ہر اہلک نہ بار آیا دل تنھے کس طرح شہر ار آیا کیا جنون موسم بہار آیا چشم زر گس میں کیا خار آیا آج اید مہرہ شہسوار آیا خوب بردقت انتظار آیا پھر نئی دھب سے ابکی بار آیا </p>
--	---

دل جو سب سے ادا تھا کہ بھڑکا
عشق نے دی ادھیسے تو آزادی
جیسے پروانہ شمع کے پتھر رہا
اینان میں جلا کے پیڑ رہا
دیسے ہوگی بردگی پسے تراب

دیوان شاہ تراب
ریاضاً

[illegible]

۱۲۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نہایت چہرہ پر ہنس رہا تھا۔ ایک ایک کو جھپٹتا رہتا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔

ہو گا وہ میں اوس کا کام تمام ترہی پہنوں سے جو ہوا گھٹا اٹل طرح دل پہ درد سے لاحق ایک ہو تو کسی سے کیئے اسے دیکھ کر مجھ کو یا کہتا ہے ہاں کون اوس سے یہ کہے جا کر	جس کو بانگی ادا سے کام پڑا اوس کو تیرے ہمتا سے کام پڑا مرض لا دوا سے کام پڑا عشق میں سو بلا سے کام پڑا مجھ کو اس بتلا سے کام پڑا مجھ کو جس دلربا سے کام پڑا
---	--

کیون رکھے ہے تراب کو نا کام نہیں تجھ کو گدا سے کام پڑا	۱۶۵
---	-----

مری سبج کا اک تار ٹوٹا مراد عشق نے کیا توڑ ڈالا شکست اب عشق نے دونوں طعنی بھلائے عشق تیرے دم قدم سے کہانکی شبنمی دیکسی بزرگی پلا ساقی مجھے اب بھر کے پیالو خبر سوچنے نہ کیونکر محتسب کو صراحی می کی جب سو مند لگی ہے	وہ کانسر کا تو سب زنا ر ٹوٹا دل اوس کا بھی تو آخر کار ٹوٹا ادھر بیدل ادھر دلدار ٹوٹا حیا و شرم و تنگ و عار ٹوٹا مراسب دعویٰ و پسندار ٹوٹا کہ ہر جبر سے بین اک انکار ٹوٹا مرا تو خشم سر بازار ٹوٹا در گنجینہ اسرار ٹوٹا
---	---

میں ٹوٹا ہمت سے اوس بت کے ایسا قرب ایسا کوئی دیندار ٹوٹا	
---	--

چہرہ پر ہنس رہا تھا۔ ایک ایک کو جھپٹتا رہتا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔

چہرہ پر ہنس رہا تھا۔ ایک ایک کو جھپٹتا رہتا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔

چہرہ پر ہنس رہا تھا۔ ایک ایک کو جھپٹتا رہتا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔
 ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔ ہنس رہا تھا۔

جنت وہ مفضل درجہ میں ہے
 وہ کی قوم نوادسی سکونت ہزاروں
 بسا کی وقت کی آن ہزار ہزار
 وہ تو یکجا ہی پر ایک پہلے من
 بیلین نوکری کتنی میں گلچین سے آہ
 باغ میں گل کر کے ستان ہو زینہ
 جگہ میں ہر خند تر ہے بہت باہی ہو
 پیر کوئی باروت سردان ہزار ہزار
 وادوں آزار تو درمان جا آوار
 رنخ نمونہ سی شفق ان گلچین
 کہوں تو ایک سر و سامان ہزار
 اویں سے کچھ ملنے کا سامان ہزار
 میں غریب کو دے رہا ہے جی ہزار
 میں غریب کو دے رہا ہے جی ہزار

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰	سنت کیوں چھوٹ گیا ملک ہوئی کیا فقیر	۱۰۱	لے کے جی جسے تو امی جان ہارنا
۱۰۲	کیا ہوا چہئے جو اوس بت کہ کیا رام تراب	۱۰۳	فسس کا فسر تو مسلمان ہمارا نہوا
۱۰۴	دوستہ ناخن مری جب کا وہ دشمن ہو گیا	۱۰۵	لیکھان یا رہیں جسکے جسے بطن ہو گیا
۱۰۶	باغبان اب میں چن میں کیا کیوں بہار	۱۰۷	جو کل نہار تھا سو خار دامن ہو گیا
۱۰۸	نار ہون باد خزانہ کا اور گیا بیل ہوش	۱۰۹	ایک ہوا میں اور ہی کچھ رنگ گلشن ہو گیا
۱۱۰	قبر کیل سے کچھ دل وہ ہو یا فسر نکل	۱۱۱	در پہیلی کے بچا نا کل سے کدغن ہو گیا
۱۱۲	اوس کا فر کہ حقین شبنم جی کہنو کچھ	۱۱۳	رشتہ زنا جسکا نار سمرن ہو گیا
۱۱۴	وہیں ہے غم کی طیش آنکھوں میں نسو کی خبری	۱۱۵	ہجر میں بیسا کہ ہم پر تھوہ و ساد ہو گیا
۱۱۶	راہ کی ہٹ کہیں نہیں ہے وہ گمراہ جو	۱۱۷	رہنما کی طرف سو کون اوسکا تر ہو گیا
۱۱۸	عسے بیدل کے باب جانی کہاں پاتا ہر وہ	۱۱۹	دل ہمارا لیکے جو ہتیار پر فن ہو گیا
۱۲۰	سے کسوا ایسا کہیں آشنا	۱۲۱	پھر تراب اوس سے لگ کر نے مخالف ام
۱۲۲	مصاحب بہت نہ کیے اسوقت میں	۱۲۳	ناموافق تجھ سے کیا طفل برہمن ہو گیا
۱۲۴	برہمن چپے سے بچا دے خدا	۱۲۵	کہ ہوتا دم واپسین آشنا
۱۲۶	فطر آتی ہے ہر طرف چاندنی	۱۲۷	نپایا کوئی منہشین آشنا
۱۲۸	عیان جو نزاکت پسندی مری	۱۲۹	وہ کا فسر کسی کا نہیں آشنا
۱۳۰		۱۳۱	ہوا جب وہ جبیں آشنا
۱۳۲		۱۳۳	کہ رکھتا ہوں کناز میں آشنا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۴۶

دین سب بار باری که بسند و مسلمانی خطا
نور کز دست فلک است در تقصیر زمین
چو بوی گلستان از دلیلی که بیست سال
عشق بین عشق مسلمان کوهر سازان

میل طبع دلدار عشق سب حال دنیا
جان بین زلف یک پھر لاله کوهر سازان
ناصح او سپید و دیگه که ز کوه صفت یکباره
حسن ادب بیت لاله که از آواز خفا

آخدا کیا ایست بچہ جلدی بچہ کمرستان
ہر دلی تار یک بزم عیش میر و ناز

عشق میں ادیکے میں شکر ہی کرتا تراپ
مجھ کو جس پر خستہ ہر مومن احسان کر دیا

جز ان سے نہ اک نخل گلشن بجا
نہ شب تا سحر شمع ٹھنڈی ہوئی
نہ نسرباد کے ہاتھ شیریں لگی
نہ لٹی ٹوب میری تو سب آستین
میں ملوانہ ہوں میر میں جاگ ہوں
تو یوں ہر طرف آنکھ مجھ کے نہ کیہ
پھر اب آہ کا شعلہ اوستھنے لگا
سنہرے کڑے ہاتھ میں جسکے تھے
لیے لوٹا دسے ہزاروں غریب
ما عشق میں اوسکا زنا رٹوٹ

۱۲۲ سجادے خدا و لکھنوی کے تراب
کہ ہے مدعی اک برہمن بچیا

لکھی شیخ کو ہر کا کل مشکین سے خطا
 ہے یہ دیوانہ پنا صاحب تکلیف و
 لکھا می ہوئی فریاد کی شیرین و خطا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے

چو کوئی بیدل گئے جو پیری اور لفظ
 ویریلی کے سرد اور کسین جا بوسست
 دل میں نہ تھا یہ بد جس کا قصور قائم
 انکے خیال سے تری آبرو کا دم بند کیا
 لیکے مجنون سے یہ قول قسم لے کر کیا
 اوسکی آنکھ پر سے کیا آنکھ کو ہم بند کیا

۱۸۹
 گورین کو دیر آپ سے وہ خوش تر آپ
 دل کو اراں سے سرتاپہ قدم بند کر گیا

ابر و خم سی جو کھینچ رہا
 اوسکے سودا کی ست لکھن ہو لی دشت کمر
 تہمت عشق سے دل آج گرفتار رہا
 جسکو خاک مدہم پایہ نہ تھہ آئی بھی
 جب تک تونہ ملا دل نہ کھرا نہ گیا
 دیکھنا تھا ہر بیداری میں سچ کا جال
 دل دبا بیٹھ اوسکو بھی وہ دلیکیر رہا
 میں کھاتا ہوں سوز لطف کی زنجیر رہا
 بگنہ گار سدا قابل قصہ رہا
 وہ مدہم کی طرح طالب کسیر رہا
 گو میں جھاتی ہو لگائی تری تصویر رہا
 پوچھتا اوس سے وہی خواب کی تعبیر رہا

۱۹۰
 اوسکی بید تری سے مجھ کو ہی جیت تر آپ
 پیر سے ملے وہ کس طرح سے لیے پیر رہا

کوئی صحرائیں نہ باقی بر تنجیر رہا
 عشق نے تیر سے مجھے جیت دیا ہوا زار
 پھر ہوا جوش جنون فصل بہار آپ سخی
 اس طرح چاک میں کرتا ہوں گریبان تنہا
 کس طرح اوس سے دلجو کو نہ پتا دل میں
 جب تک ایک بھی ترکش میں نہ رہا
 اک جہان سیر لیے در پہ تدبیر رہا
 کچھ نہ واعظ سے چلا فاصل تقدیر رہا
 اوسط دست صبا دامن گلگیر رہا
 جب تک دل نہ بیا مجھ سے وہ دلیکیر رہا

بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے

بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے

بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے
 بیا بیا زیندا تو کس کا نام نہ لے

عشق میں سوسا رہا وہ ایک بار آؤ گی ایک بار
منت مست دل کو بزدل حسن سے
قیمت اداسی کے تو لے دے ہر چکا
جانے دیا ہوں کہاں آنکھوں کو نہ دور
وہ تو اب آنکھوں پر میری چڑھ چکا
دور و سامانی بھی دیکھنے لگا
کیا شرب ناب سے سستا ہو چکا
صید لا عنجان کے بھلا ہو چکا
اب تو پھندے میں آجین پر چکا
دوران شاہ چراغ
کب تک ہے رگیا وہ شاہ چراغ
زور و دشمن گھٹ گیا بس شاہ چراغ
وہ کہ بار بار

دیوان شاہ ترانہ
اردیف
کب تک ہم سے لڑکا دہ ترانہ
زور دشمن گھٹ گیا بس لڑکا
دعائی جو دین کے بار بار
پھر جسے باغ سنہرے کی
وہ اسے خلق جب گریا میں دکان
اٹھ گیا آپ جسکے پیچھے
جسکی مٹی سے سب دین
پست اٹھا دیو جب اسے پایا
پس کیوں غنوار جو دہ ترانہ

وہ ساری باتیں کہیں
میں نے سنی ہیں
وہ ساری باتیں کہیں
میں نے سنی ہیں
وہ ساری باتیں کہیں
میں نے سنی ہیں

ایک
 نام
 قاصد
 دوس
 سے
 پام
 کیا
 کہنا
 کو
 جھجھلا

ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ

ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے	جس میں کسی نے کہا ہے کہ
----------------------------	-------------------------

۲۰۵	ترس آبانہ کچھ تراب اوسے مجھ کو عاشق سمجھ کے ترسایا
-----	---

نہیں مجھ کو یہ سہا ہے کسی کا ہزار سے کاچمن اوسکو نہ کھلا نہ اول میں مرے اسے خطہ غیر وہ میرا خانہ دل کر کے دیران نہ نکلے آہ کا شہد سے دھواں کیوں نہ کہ قاصد وہ تیری یاد میں ہے ہوا کس دے یہ آئینہ حیران وہ کہتا ہے اودھ کیا ہو دھکیے	یہ دیوانہ ستا ہے کسی کا وہ دل پر داغ کھایا ہو کسی کا تصور زبان سہا ہے کسی کا سنا پھر گھر بسا ہے کسی کا مرا مینہ جلا ہے کسی کا یہ دھوکا اور مھلا ہے کسی کا اوستہ کسی کا جلوہ بھایا ہو کسی کا یہ عالم سب بنایا ہے کسی کا
--	---

۲۰۶	تراب اوس بخت ہی کیا ناز بردار کسی نے بار اڈھا ہے کسی کا
-----	--

اوستے دل کو مرے تنگ کیا خط کو میرے پنا کے کاغذ باد کسے بل سے وہ ہو گیا جھیل اڑ کے ہو چکا کسان سے گولا گنج	عشق بازی خوب جنگ کیا پنیا پھٹا اڑا کچھ دنگ کیا کنے شہ دیکے گولہ دنگ کیا دم میں پیک صبا کو دنگ کیا
--	--

ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ

ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
ایک بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ
وہ بیاہن وہ جیسا کہ جس کے
جس میں کسی نے کہا ہے کہ

<p>سہ</p> <p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>	<p>دل بننا سنا زنت کی کھان</p>	<p>ادس کو دوا دینا</p>
<p>دہ مہم کیا بنا جاسے سرخ رنگ شب غم میں پوچھو حال او کی دہ گورے پر یار عکس ہو سیف کا جہاں خوش کیا جا میری جی تنہا بیان میں کیا کروں تیرا کسی فدا نہیں دلیں اسکے کچھ خیال اسکی جہا</p>	<p>بہ گھال سے صبا نگو جرات پر جہا کب جہ کو خوش آیا ہو بغیر احب نہ زور اسکا نہ زور زانیا کیوں نہ ہو ترجی ہی میں سہ ہو گئی باز شیر کی لبا و جب کوئی دیکھے سے پائین کوئی سکی دہ بچن کیوں ہو تیرے سہا پو قہر سے</p>	<p>دل کی بات نہ ہو جہاں میں جہاں عاشق صنم سے ملے</p>
<p>تراپ انکار گھٹا تھا سارو جہو شخص دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>
<p>ہجر کے ترنا کو نا تو ان کیا ایک عالم کو بد گمان کیا عشق میں سب کا امتحان کیا مازہ ہم نے یہ داستان کیا حال دل میں نے جہاں کیا کیا رون حق کو درمیان کیا پیر کو جبہ مہربان کیا جسکو اسم شمع دو دمان کیا از زمین تا آسمان کیا حسنے مطلوب اک جہاں کیا</p>	<p>عشق نے دل کو نو جوان کیا میری الفت نے ہم سے لے پیار پھر گئے ہم سے آشنا سے قدیم قصہ عشق سب گئے تھے مجھوں نہر گیا سنگے ہوش ناصح کا پھیر لیتا میں ادس صنم سے منہ کہتے ادس طفل کو جو اٹھالے کو چشموں کو کیا قدر او سکی نامور کو ہم بعد جو خوبی کیا عجب ہے دہ طالب ادس کا ہو</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>
<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر پر کی اجتناب</p>

54

[illegible]

ہجرت میں بیکہ غم ہوا۔۔۔ سوئے نہ آیا
 رات بے غلشن میں وہ دکھا جم شب بے نور
 بعد رات مری نکل وصل قیامت کی
 درد و لہو نگلی آنکھ مری اسے کبھی
 سو تو باری ہوئی طوفان کیا آنکھوں کو
 جاگتو جاگتو آنکھیں بوہن چیاہ کی نال
 قیاس کیوں نہ چین سی لیلی رات
 تھان کو اسے عاشق کو عبت کتنا

دھن میں ناریات دیدار کے لئے نیا
 نالہ بلبل طستہ راستے سوئے نیا
 پار کے ناز بھری پہاڑ نے نیا
 عمر مجھ کو یہ پیار نے دے نیا
 ایک پہل نیا خونبار نے دے نیا
 لپٹ کر مرغِ قنار نے دے نیا
 تیری زنجیر کی جھنکار نے دے نیا
 گوہرِ مہرِ درہ ستمگار نے دے نیا

ڈر گیا خواب میں آیا دیکھ کے تلوار تیرا ب
موت ابرو خمدار نے سوئے نہ آیا

کل سیان ناصح بہت بک جھک گیا
سستے سے غم تو دل دھکنے لگا
اک سخن کی مہرے شنوائی نہ کی
سانی اپنی آنکھ دکھلا کے نکلے
کبھیج کے دل لیگیا مجھ کو بزور
پڑ گیا آنکھوں میں کیا اوس خط کا بال
مل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا
ہمگان مجھ سے موا کیوں آفتد

حال میرا دیکھ کے جمع ہو گیا
 آہ کرتے کرتے سینہ پہ گیا
 کہتے کہتے حال اپنا تھک گیا
 دوہی سا غمِ بین تو ایسا جھک گیا
 آپ سے اکہن زمینِ دل شک گیا
 ٹوٹ ہر شیشہ عینک گیا
 اتحادِ خمی و حکم گیا
 بار و کجہ دل میں تو اس کے شک گیا

[illegible]

دوستان! بی شک عاشق کی ہر طاقت
جس سے وہ دھڑکتا ہے وہاں سے سو دھڑکتا ہے

کتابتین شرب کا قصہ
وہ کہ جس نے شرب کا قصہ

کتابتین شرب کا قصہ
وہ کہ جس نے شرب کا قصہ

نرگھ اوسنی سیری چشم تر برین اک دن
نہوگی دان قدرنگا کی لے کافرچے ہرگز
جب آئنگا برے سیر گل وہ گلبدن میرا
یہ نیت ہر مری و سدن نزار و جال نوارنگا
ادھر تدبیر کرتا ہوں ادھر تقدیر کرتی ہے
نکر عاشق کو تیغ ہجرت گھائل غدا سے ڈر

۲۲
مجموع سے ہوا ہوگا نکل جبر میں اتنا
ترا ب او سکی حدائی من جو غم میں سہا ہوگا

پھر کچھ اندیشہ خندان نہ رہا
بالغ میں میرے ڈر سے لے صبیاد
کیا خندان میں چہن گیا برباد
وہ تلون مزاج ہے ایسا
جب تلک زمر سے ہمتہ کینچہ رکھا
پاؤن چمے ایر کے گنے
گھر سے آیا کئی مہینے کے بعد
کس طرح کہتے ایسے گھر کو ہسا
مسجد و دبر موع و کعبہ
بالے مجھ کو اب ہے یاد کیا

دل سے جب شوق بوستان نہ رہا
ایک بابل کا آشیان نہ رہا
غنہ و گل سے کچھ نشان نہ رہا
ایک دن ہر پہ مسرمان نہ رہا
پاے پوس اپنا اک زمان نہ رہا
جب تلک دست زر نشان نہ رہا
چارون بھی مرے یہاں نہ رہا
باراک دن بھی ہو جان نہ رہا
سب کین وہ رہا کسان نہ رہا
پاس جب اور قصہ خوان نہ رہا

کتابتین شرب کا قصہ
وہ کہ جس نے شرب کا قصہ

کتابتین شرب کا قصہ
وہ کہ جس نے شرب کا قصہ

کتابتین شرب کا قصہ
وہ کہ جس نے شرب کا قصہ

۲۳
 شکر مندی بین ادویہ کا نسخہ
 جیسا کہ ہندوستانی
 شہنشین کا دیکھو
 کوئی دوسرا نسخہ
 ہمارا حال دیکھو
 نوفا صبر کے لئے
 میرا پیغام
 دل

میرزا کا ہوا اس پر یہ سایہ تو کیا
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا
میں راز اپنا اس چھپایا تو کیا
نہ اپنے نہیں کچھ بھسلا یا تو کیا
سوا اس کے دل میں بسایا تو کیا

ہم دیکے برسے برسے وہ چہرہ نکل گیا
کیا جانوں کیا قریبے اس کو دیا تو کیا
کچھ مینے متہ سوان نکیا روکے پر گیا
اتنی بھی ہوشگاہی نہ شانے کو چاہیے
ساقی شراب لائے بہت غم سوا حل
اب یار گلزار کا مشتاق کون ہو

۱۱۵
ترا اب اس سے مل جو پنجھوئے کبھی
دل اک بیوٹا سے لگایا تو کیا

بیدم ہوا میں جا گیا دم نکل گیا
میری گلی سے چھپے وہ ہندم نکل گیا
آنسو بھی تو دل کا ذرا غم نکل گیا
کاکل کا بل گیا دہنم دم نکل گیا
مطرب تو دن بجا کہ محرم نکل گیا
خط آگیا بہار کا موسم نکل گیا

۱۱۶
دل بستگی تراب کی اچھی ہوئی کہیں
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا

خالق کے ہاتھ سے جو سرخ کاغذ بنا
گل ساز کون سے ہر بنائے کو بہرے
شاہد ملو وہی ہے میں جس کا شہین

۱۱۷
نکھڑی ہر تری رنجی تو کیا
دکھائی ہے تری رنجی تو کیا
دکھائی ہے تری رنجی تو کیا

میرزا کا ہوا اس پر یہ سایہ تو کیا
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا
میں راز اپنا اس چھپایا تو کیا
نہ اپنے نہیں کچھ بھسلا یا تو کیا
سوا اس کے دل میں بسایا تو کیا
ہم دیکے برسے برسے وہ چہرہ نکل گیا
کیا جانوں کیا قریبے اس کو دیا تو کیا
کچھ مینے متہ سوان نکیا روکے پر گیا
اتنی بھی ہوشگاہی نہ شانے کو چاہیے
ساقی شراب لائے بہت غم سوا حل
اب یار گلزار کا مشتاق کون ہو
بیدم ہوا میں جا گیا دم نکل گیا
میری گلی سے چھپے وہ ہندم نکل گیا
آنسو بھی تو دل کا ذرا غم نکل گیا
کاکل کا بل گیا دہنم دم نکل گیا
مطرب تو دن بجا کہ محرم نکل گیا
خط آگیا بہار کا موسم نکل گیا
دل بستگی تراب کی اچھی ہوئی کہیں
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا
خالق کے ہاتھ سے جو سرخ کاغذ بنا
گل ساز کون سے ہر بنائے کو بہرے
شاہد ملو وہی ہے میں جس کا شہین
نکھڑی ہر تری رنجی تو کیا
دکھائی ہے تری رنجی تو کیا
دکھائی ہے تری رنجی تو کیا

وہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے
 اور یہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے
 اور یہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے
 اور یہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے

<p>دکھاتا ہے تو ابھی آستین کس کلیجہ پھول کے لالے کا پھٹ جائے سنا فون اسکے دل میں کیا سانی ہاں ہی خاک دل اکیر جانے مرے آفسوس دامن اسکے بھرے نصیب ہو تو بن آئے بھمی بات خبر جسکو نہیں اپنے سہلے کی نکل جائے گا جی عاشق کرتن سے کما تک بچر میں ہو صبر و زرات</p>	<p>میں خود شاکی ہوں اپنی چشم تر کا جو دھواؤں میں داغ اپنے سگر کا کہ قصداً تھیر رہا ہر گراؤ دھڑکا وہ طالب وار کچھ سپریم رہا اگر شوق اوسکو چھوٹا دھڑکا کوئی پرسان نہیں جگ میں ہنکا گلہ میں کیا کروں اوس بھبر کا نہ کرنا تذکرہ اوس سے نفرا سے یہ رنج کون اٹھوں ہر کا</p>
---	---

<p>تراب اوس سنگدل کو خوف کیا ہو تری فسر یاد آہ بے اثر کا</p>	۲۳۹
---	-----

<p>مجھے گروہ بت سرکش جال اپنا دکھا دیتا نیکھا اوسکو زائد نے بھلا جی خیرت گری تو ناصح مار کچی بٹھیر جاتا وہاں پھر آیا کیوں محبت پر گئی اسپین جنگ و صلح کرکے اگر میں جاتا رنگ مناسو خون ل ہو گا جلو سکا ہاتھ خیرین دیکھتا ہوں چوم لیتا ہی ترے دالے اور خیروں پر نہ بھوکو رحم اگر آتا</p>	<p>تو بندہ اوسکا ہونا قدم پر چھٹکا دیتا چھلتی کچھ بھلی اوسکی لطف کا فریاد بھینسا ہو گا گلی سے اوسکی تھک کو کون جیتی جی اوشکا دیتا وہ وہ گالی مجھے دیتا نہ میں اوسکو دعا دیتا تو پھر کا بھیکو مندی ہاتھ میں لے کر لگا دیتا لکڑی ایسی خونریزی نہ ایسا خون بہا دیتا چمن سے تھک کے بلبل میں اکدم لڑ دیتا</p>
--	--

وہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے
 اور یہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے
 اور یہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے
 اور یہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے

وہ میری ہر بات کو سن کر ہنس دیتا تھا
میں نے کہا کہ تیرے دل میں کیا ہے
وہ نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
وہ نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

۱۳۱
بن گیا پہلا ملاست کا تراب
عشق کے پھنڈے میں جب سے پڑ گیا

نہوش یہ مژدہ کے میرا دل ہوا کیا ہوا پڑ گئے اوس سے جدا وہ تو دل ایسا کہ با مجبور خلق وہ تو کہتے تھے سچا وہ جسے لے تجاہل پر ترے قربان میں اس طرح کہے نہیں تو جسامتا	چہن سکھ سے اپنے گھر داخل ہوا وہ تو اپنے پیار سے واصل ہوا مجھ کو بیدل بننے کیا حاصل ہوا اپنے عاشق کو ہی قاتل ہوا مجھ سے کہتا ہے تو کب گھائل ہوا دل تو تیرے ہاتھ سے بسمل ہوا
--	---

چہن دل سے اور گنی کو سون تراب
دور وہ پائے جو اک منزل ہوا

جس طرح دیوانہ لے دل تو ہوا عشق میں چسکے گیا میں کو مجھول چھیرنے میں سب دوانہ جانے میں سے میں اور کو یہ کہتا ہوں پھنس گیا دل زلف میں اک شوخ کے دیکھ پڑتا ہے وہی اب سب کس ہنس کے وہ مجھ سے ہی کہتا ہوا عشق میں جیسا تو بیدل ہو تراب	بھڑوں ایسا کہ کوئی عاشق ہوا یاد سے میرے وہ کیوں غافل ہوا راہ چلنا مجھ پر اب مشکل ہوا فقر میں ایسا میں ناتاہل ہوا بی کے جام عشق لا بقل ہوا باوجود علم کون جاہل ہوا تو تو اپنے فن میں اب کامل ہوا جگ میں ایسا کون صاحب دل ہوا
--	--

روشنی اف
دہان شاہ تراب

اسوئی و خردی ہے انجام عشق کا
نہار کوئی تیرے نام عشق کا
جس کو پیالہ زہر کا پینا فرود عشق کا
اوس سے کہو میں سے جاوے عشق کا
محمود کو یا زکی سے جاوے عشق کا
کیا بر خلاف عقل کے ہو کام عشق کا
عاشق کو صدقہ دینا ہے کام عشق کا

دہان شاہ تراب
نورین
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
وہ نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

پیشین سے بارگاہِ نبویؐ میں داخل ہونے کے لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے دل میں اللہ کی تعظیم اور رسولؐ کی خدمت میں تواضع کا جذبہ ہو۔

۲۵۰: مہجوں سے نہ کر دو لگی باز اور تاراب
تم تو اب پیر ہو سے تم تو اب ٹر جا یا آیا

تو نے اپنی یاد دل کر مجھے مروت بھلا دیا کبھی غرض اٹھا چھپایا کبھی نہ ترغ و تھپایا مری عاشقی کا تپ تپور کوئی دیکھے نہ جو نگار ز ترجی شرم مست ساقیا بخت کچھ کوئی ملا کی اوس کو کیا کسی غرض حق کی کر لگا کر مٹی لہری میں گونج چھپے کیا خبر سیاہ دھم اندر کوئی اور سکا یا رنوکین نہ کسی کا یا ہوا میں عجب ایسے لطف کا حال غنیمت کی شان حال میں عجب کسی چو انداز تعلق بہر گنج سدا میں کھڑا تھا اور قریب کل مجھ کو کھڑا کھل کرم اپنے پیر کا کیا کہن میں انجس پناہ	لو دلو سب سے چھڑا فقط اپنی طرف لگاؤ کبھی چھپکے مجھ کو دلا دیا کبھی کھلتا تو نہ دیا جو دیا رشتہ تھا قدس کا اوس کا پٹنہ بسا دیا تو نے ایک ترجمہ بھی نہ مجھے نہ کیا اور چکا دیا کہ خوش آئی اوس کو سنگری تارا دیا اوس کو مڑا دیا وہ دکھا کے زلف کا کر و فرجھے بال بال غنیمت وہ تو دل فریب باقیں سے دلو اور سو دغا دیا جسے آسمان چڑھا دیا آدھ پھر میں میں گدا دیا کوئی لوجھے بآرد کہ سوتا سر عشق نے مجھے کیا دیا کہا دور ہو کہیلانے تل مجھے سانسے سوٹا دیا کہ لباس فقر عطا کیا اور گدا کو شاہ بنا دیا
---	--

ردیف بے موصدہ

اے حق نے کی انتقامت نصیب اتنی فقر و کوتاہی نہ ہو ترے دوستوں کا جو ہمد می	اوس کو ہوئی سب کراست نصیب غم سیم و زرتا قیامت نصیب اوسے ایک دن ہو نہ دست نصیب
--	---

دل میں اللہ کی تعظیم اور رسولؐ کی خدمت میں تواضع کا جذبہ ہو۔
پیشین سے بارگاہِ نبویؐ میں داخل ہونے کے لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے دل میں اللہ کی تعظیم اور رسولؐ کی خدمت میں تواضع کا جذبہ ہو۔
پیشین سے بارگاہِ نبویؐ میں داخل ہونے کے لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے دل میں اللہ کی تعظیم اور رسولؐ کی خدمت میں تواضع کا جذبہ ہو۔

پیشین سے بارگاہِ نبویؐ میں داخل ہونے کے لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے دل میں اللہ کی تعظیم اور رسولؐ کی خدمت میں تواضع کا جذبہ ہو۔

دیکھ کر ہر شخص نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب و غریب شے ہے جس سے دل میں عشق پیدا ہوتا ہے اور ہر شخص نے اسے دیکھ کر ہنس دیا۔

کینیت اور سکی کیا ترابت کے

سچے جو سرشار و قشہ کام شراب

سے جامہ سبز خوش نما خوب
دل کیون نہ فتدا کروں کہ آیا
بر وقت وہ خوب آن پہونچا
پھر کیون نہ دل او سپہ بنگان ہو
دی ہو مجھے درد عشق سنھنے
پوچھے ہے صدم فراق کا غم
عاشق کو وہ تل کر سکے بولا
بواہل عشرت کی بات مانے
حسرت سے میں ہاتھ مل باہون
اوس آنکھ سے کیون نہ آنکھ لگ جائے
لے آئینہ اپنی آنکھ سے دیکھ
جو رنج اور دکھ میں کام آوے
گھر میں نہ مرے کبھی وہ آیا

خوبون میں ہوا وہ خوب نامی
دی جسکو ترابت سے دعا خوب

جسے دل کو مرے لہما خوب
سینے سے اوسیکو یا خوب

دیکھ کر ہر شخص نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب و غریب شے ہے جس سے دل میں عشق پیدا ہوتا ہے اور ہر شخص نے اسے دیکھ کر ہنس دیا۔

دیکھ کر ہر شخص نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب و غریب شے ہے جس سے دل میں عشق پیدا ہوتا ہے اور ہر شخص نے اسے دیکھ کر ہنس دیا۔

جس کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔

جس کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔

پھر نہ شتا وہ کچھ رقیب کی بات تیرے بیمار کا عجب ہے مزاج پار کی رزمیہ ہی سمجھے کس سے کیے مصیبت اپنی لے	میرتی سموت اور یہ سب کی بات ماتتا ہے منیرہ طایرہ کی بات گل سمجھتا ہے نہ رقیب کی بات کوئی سنا نہیں غریب کی بات
--	--

جس کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔

۱	یہ سب بارہمے تاخوش ہے سے ترات لے یہ نصیب کی بات	جس کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
۲	کس طرح تراب اور کی بھاکو چھوڑو دل میں تو مے بس گئی اور اک دیکھو	اگر کسی ہر او سیدن سے ہیں آزاد دکھلا دین گے اک دن کسی سادگی کو جس وقت نظر پڑتی ہو جلا دیکھو جا دیکھو کسی صاحب ارنا دیکھو

جس کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔

۳	اگر کے حسین تو ہیں جو چلبے بہت مشتاق رہتے ہیں جو تری پار و لطف کے ازدھیر غصے قیامت کا ہے ظہور کیونکر نہ تجھ کو دیکھ کے نہ ظلم پوچھے کوئی رقیبوں نے کیوں ہو گی کیا با شامت سی باغیوں کی وہی شکستے	اگر تے ہیں عاشقوں نے وہی چلبے بہت اونے رکھایا نہ کرے لاؤلی بہت عارض کو تار زلف سے منہ ہانپے بہت آرام پائے حوڑے ساتلے بہت مجھ سے تو ہم پیار ہو دے چلے بہت جو نخل عیش باغین چھوڑ چلے بہت
---	---	---

جس کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔
وہ اپنے دوستوں سے الگ ہو کر رہتا ہے اور ان سے کوئی بات نہیں کرتا۔

کلیا خورشید بخت سے خیر و بد
بنی کی صورت ہو نہ دیکھو
نہاں شب جوان توئی کس طرح
رکتی تو نہ ہر وقت توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح

کوئی کیا مجھ کو کہ اس سے ہے	ہماتے جو اپنے نکالے کی بات
اکھٹے رہنا میں آتا ہوں بس	کہ ہے یہ ہمارے اٹھانے کی بات
بھیا فی نہ مجھے گئی کیا کون	محبت میں تھی جو چھپانے کی بات

ترا جوت اور کیا اس سے زیادہ	سنائی جو کچھ تھی سنائے کی بات
-----------------------------	-------------------------------

اس طرح کوئی عشق کر سیتے چاہے بہت	تو لے گئے ہیں دل کے وہاں فاقہ بہت
و شمع نفس بن میں سے ہر بندہ پا	یا تو نہیں اس کے کیوں نہیں آہ بہت
سکرات کو شمع ضلوعہ عذاب گور	پر تے ہیں بعد مرگ کی یہ مہل بہت
سیر حلقہ ایک رہا میں گہر راسخ	زلف دراز یار کے میں سلسلے بہت
ہنس سنس کے بولتا چن میں غنچ لب	بلبل کہ بہار ہی غنچ کھلے بہت
کشتی پر دشت رز سو کرند و سوات کر	خالی نہیں صراحی کے یہ قلعے بہت
اے سطر بوجو یاد کرے اک غزل مری	مقبول ہوا میر کا پائے صلے بہت
تب جانوں میرے عشق کا قلعہ کر	دار القضا میں کرتے ہیں جو دھکے بہت

نکی کرو بیان تو لے وان جزا تراب	پیا گرہ میں ایک نہیں جو صلے بہت
---------------------------------	---------------------------------

حاصل ہوئی مجھ کو تری جسد ملاقات	کی قطع میں کیا رگی عالم سے ملاقات
یاد مرے نزدیک ہی دم ہو غنیمت	جسد مہو کسی عونس و ہمد سے ملاقات
عشق سے ملتے ہیں قیاس کو اسطرح	جس طرح سے شیطان کو تعلق سے ملاقات

میں کو توہالی میں نہ دیکھو کوئی صورت
صورت سے نہ نہ ہو کوئی صورت
کہ ہے میں اس سے نہ ہو کوئی صورت
تو لے گئے ہیں دل کے وہاں فاقہ بہت
یا تو نہیں اس کے کیوں نہیں آہ بہت
پر تے ہیں بعد مرگ کی یہ مہل بہت
زلف دراز یار کے میں سلسلے بہت
بلبل کہ بہار ہی غنچ کھلے بہت
خالی نہیں صراحی کے یہ قلعے بہت
مقبول ہوا میر کا پائے صلے بہت
دار القضا میں کرتے ہیں جو دھکے بہت

دوستان شاد تراب
کہ تیرے دل میں ہے
بہن میں باہر توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح

کلیا خورشید بخت سے خیر و بد
بنی کی صورت ہو نہ دیکھو
نہاں شب جوان توئی کس طرح
رکتی تو نہ ہر وقت توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح
نہاں شب جوان توئی کس طرح

49
 حال ماضی میں سکھانے کے لئے
 زلف کھڑی کی پیری آج
 مہتابان سے اور انور بھیری سے
 عالم کے لئے
 بانی آج کی جہان علی سے
 عالم کے لئے

کب ہو ترا بت اوں سو خودی و انانیت
اوں کی طرح یا فی ہن ہن جو کجی بہت

<p> شراعت پہ ہو جسکو خوب استفادت ضرورت سے علم اہل ارشاد کو قیامت کو عرصے کا عرصہ نہیں کچھ سلامت دی کا ہو جسکا طریقہ یہی دونوں کام آتے ہیں عاقبت میں نشان بر لگے اوسکا تیر و عاکب </p>	<p> وہ کیونکر نہواہل کشف و کرامت کہ جاہل کی نامعترف ہے امامت موسے جس گھڑی دوسہی میں قیامت ہے اوسوقت میں دوسہی اہل امامت برہمن دین و ایمان اپنے سلامت نہ چلے کشتی سے جھکے جسکا قیامت </p>
--	---

ترا ب انتقام عمل ہے مسلم
جہان میں بلا ہے گناہوں کی نشت

<p> نظر آئی جو جب سے قاتل کی صورت ترے دیکھنے کو کرے ہے وہ ارمان کے تاب ہو جو مقابل ہو دیکھے کبھی دٹھی ہے کبھی سنہس ٹپری ہے </p>	<p> شرتا ہو دل مرغ بسمل کی صورت جو دیکھے ہے آئنے گھائل کی صورت قیامت ہو اس شمع مغل کی صورت عجائب لون ہو مرے دل کی صورت </p>
--	--

ترا ب اب کمان قطع منزل کجیور

لب پر اسکے رکھا ہے آب حیات	جان ہے اوسکی موتھ کی کیا بات
جاننے میں بزم سے تمھاری نو	بندہ پروردگار می تسلیمات

بر لکھنؤ سے آکر کراچی پہنچے اور وہاں سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔

میرزا محمد علی صاحبزادہ
دینعلی خان قزوینی

ممبر کمرہ افسر کو دارالکونین
ممبر چون دارد تلخ ہے قزاق
مونس کے آنکھ کی سے کردا گوشت

یار ماسع و لک

صدقہ کو دین میں ادب سے جان بیکت
جس کا منہ دیکھ بھول جائے
پیشہ جی کوئی نہ محوئے دوست
ہیں پانی

[illegible]

[illegible]

اوسکا وصل مدام سے آشت

ابن عربیؒ کے

کیونکہ سب سے الگ ہو رہے تھے

4

سید است	
کتاب	مست

محبت خاص و عام

وہ عقل و ادب جو ان محبت پر اور پس پر
 ہر سرور و فخر و مجاہدہ

وہاں پر ایک کھڑکی تھی جس کے اندر ایک کتا تھا۔

کہ یہ وہ ترکِ شرافت و بدہ و ذلت

وَأَتَيْنَاهُم بِالْعِلْمِ وَفِيهِمْ سُلَيْمٌ وَدَاوُدُ وَاسْمَاعِيلُ وَإِسْحَاقُ وَيَعْقُوبُ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ نَذِيرًا

لری جوزلف پریشان اپنے بندوبست

سی جو چاہی تو ہر متظام ہندوستان

مجھے بھی جاتی ہوں اور اس لطف پر ہنسی

تجھے یہ پتہ ہے جس سے میری شکستہ دلی

لگانہ تیرنگہ دل پر سیر پہنچا شست

دعا: ہر کلمہ پڑھ کر نو بار، ترک چشم سے مصلو

وہی ترا اب لو چھوڑے : از براے خدا

15

پہلے ہی کہہ دیتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہے

وہ اپنا رد سرابا

وہ تھے اور شعلہ حسرت مری سنے بہت

و سکو جا ہتی سے لگانا کبھی یاد آتا

نیر جی آج بدن پر پہنے سی بہت

یا کہیں محبوب لگی لالہ آنکھ ابرو نہ

قلاط او سکوپوئی ایک کینیسیو

وہی عیلا آدمی سطح کو اوستی جاتے

فیر بیٹھے تھے وہاں اپنی فریسی سے بہت

لہذا میں نے اسے میں حلقہ پاکستان میں بھیجا گیا

تہ انا ہی خرم محمد کے پینے سے بہت
سے اگر ذوقِ تجھ سے سفینہ بہت

کے انکسار سے یہی تیرا دل دھوا کر

۱۰۰

چندین روز در این راه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پے شراب لے کلاں منہ پرواہ
بہار آئی قبا نہ دیار نے ہستی

۲۶
وہ زرد مٹی سے بنے ہو خستہ رنگین
لگا تراب یہ کیا گرد اور غبارِ بخت

پھر گئی کلمہ میں کس لال بنے کی صورت
کس طرح کڑوں میں اور کس جوں شمع آیا
لٹ پٹی گری کھلے بال بندہ جا ہی ہرا
کیون وہ نوشہ کی طرے رخ کرکے عالم
کیون نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے ہار
کیا سرا بادہ نزا کے ہے سا پنہ و حلا
ایسے بنی شرم نگر جہانک لکھ گنگے ذرا
پناح میں دیکھ کے کوئی اس کی شانی رفتہ
ہاتھ میں جھوٹی لہو باندھ کر میں ہر ہر
باقہ مانی کا فلم ہو جو گئے اس کی شبیہ

۲۷
رنگ روپ و سقا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
کرتی ہے مجھ کو تو پامال ہے کی صورت

وہ تو کرتا ہی چھپے صید پہ چوٹ
ناصحا کیوں اور دھڑ پھر دیکھوں

عشق کا بارگاہ سے ادا ہو سکتا ہے
ہر ایک کو اپنے جہان میں
وہ لال مجھ کو دکھاتا ہے کیا سنگارِ بخت
یہ رنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبارِ بخت
وہ زرد مٹی سے بنے ہو خستہ رنگین
لگا تراب یہ کیا گرد اور غبارِ بخت
پھر گئی کلمہ میں کس لال بنے کی صورت
کس طرح کڑوں میں اور کس جوں شمع آیا
لٹ پٹی گری کھلے بال بندہ جا ہی ہرا
کیون وہ نوشہ کی طرے رخ کرکے عالم
کیون نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے ہار
کیا سرا بادہ نزا کے ہے سا پنہ و حلا
ایسے بنی شرم نگر جہانک لکھ گنگے ذرا
پناح میں دیکھ کے کوئی اس کی شانی رفتہ
ہاتھ میں جھوٹی لہو باندھ کر میں ہر ہر
باقہ مانی کا فلم ہو جو گئے اس کی شبیہ
رنگ روپ و سقا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
کرتی ہے مجھ کو تو پامال ہے کی صورت
وہ تو کرتا ہی چھپے صید پہ چوٹ
ناصحا کیوں اور دھڑ پھر دیکھوں
اسی بات سے کہیں غایت جان پہنچا کر
وہ لال مجھ کو دکھاتا ہے کیا سنگارِ بخت
یہ رنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبارِ بخت
وہ زرد مٹی سے بنے ہو خستہ رنگین
لگا تراب یہ کیا گرد اور غبارِ بخت
پھر گئی کلمہ میں کس لال بنے کی صورت
کس طرح کڑوں میں اور کس جوں شمع آیا
لٹ پٹی گری کھلے بال بندہ جا ہی ہرا
کیون وہ نوشہ کی طرے رخ کرکے عالم
کیون نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے ہار
کیا سرا بادہ نزا کے ہے سا پنہ و حلا
ایسے بنی شرم نگر جہانک لکھ گنگے ذرا
پناح میں دیکھ کے کوئی اس کی شانی رفتہ
ہاتھ میں جھوٹی لہو باندھ کر میں ہر ہر
باقہ مانی کا فلم ہو جو گئے اس کی شبیہ
رنگ روپ و سقا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
کرتی ہے مجھ کو تو پامال ہے کی صورت
وہ تو کرتا ہی چھپے صید پہ چوٹ
ناصحا کیوں اور دھڑ پھر دیکھوں

دیکھا ساون میں یہ سامان رحمت
 کفارہ رکھ سدا میرا رحمت
 مرا ہاتھ اور ترا دانا رحمت
 گر بنا اور چسکنا اور برسنا
 نہ کر اساک سے باران کے دل تنگ
 میں بند ہوں ترا تو ہے خداوند

تو کہ لا تقنطوا من رحمت اللہ
 تراباب تجھے سو خواہان رحمت

کر کے ہند کا وہ بند و بست
 آرزو میں تمام ہو گیکین بست
 دیکھ بڑے ہن چو لہو رات بست
 وہ کر لگا دلاں صراط جس بست
 ہو گیا جو تہرار روز الست
 نہیں ڈر شکے زندا بدہ پر بست
 دخت رز نے کردیا بد بست
 نہنے کی ہو بہار سے بریں بست
 ہاتھ سو جسکے پائے زلف شکست
 ولین اک عشق کیا ہوا پیوست
 ہستی حق کے سامنے ہن نیست
 بحر وحدت میں جو بیان ڈوبا
 کسکو طاقت ہو جو پھر دوس سے
 محتسب و نکوز در مست دکھلا
 کیوں ساقی کا قانون لغزش کھا
 جی و تمھارے کوئی نہ ادھر سے خدا

ہاتھ میں لے جواک تراب کا دل
 جگ میں سے سے وہ بالادست

نہ بد زبان ہونہ دشنام دی کیکو بہت
 وہ اپنے ہاتھ سے کجام دی کیکو بہت
 نہ اپنا آنے کا پیغام دی کیکو بہت
 دعا جو چاہے تو انعام دی کیکو بہت
 جو ایک جرئہ می ہو دی نہیں سکنا
 میں انتظار میں بار ابرا کہہ اوس سے

دیکھا ساون میں یہ سامان رحمت
 کفارہ رکھ سدا میرا رحمت
 مرا ہاتھ اور ترا دانا رحمت
 گر بنا اور چسکنا اور برسنا
 نہ کر اساک سے باران کے دل تنگ
 میں بند ہوں ترا تو ہے خداوند

زلف وین کے خیال میں زلف
 قریب عاشق کی گئی ہاؤ دقت
 اسے دلم مری لگائی گات
 میں اسکا جھٹ پڑا ہات
 بیگیا سے ہاتھ دہ میس
 کان میں اسے جب بڑی بیان
 کون مومن سے کون کا فریب
 دیکھا ساون میں یہ سامان رحمت
 کفارہ رکھ سدا میرا رحمت
 مرا ہاتھ اور ترا دانا رحمت
 گر بنا اور چسکنا اور برسنا
 نہ کر اساک سے باران کے دل تنگ
 میں بند ہوں ترا تو ہے خداوند

ترا اب ای گلی من دیکر چکاو کہتا ہوں
بہت تر از کل ہری طرفتے ہو کیا باعث

بار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہر عبت
چند گز ثوب کفن قبر میں لجا تا ہے
نیر کیواسے کافی ہے کئی ہاتھ زمین
کس قدر کھاؤ گے خوشخویر میں کیا پاؤ گے
گنج قارون کا نہ کام آیا کسخت نری
جو مقدار ہو ملیگا وہی بے سعی و تلاش
زندگی تھوڑی ہر کیا جاگئے موت
جسکی صبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل

طلب ہم درو خواہش دولت ہوت
توشے خانی میں یہ پوشاک کی کثرت عبت
یہ زمین ارسی و تعمیر عمارت ہر عبت
نان و حلوی کی طبع بہر علاوت ہر عبت
مال اسباب بہت حشمت شوکت ہر عبت
روز و شب و غنہ و فکر ہمیشہ ہر عبت
اس قدر طول عمل موت غفلت ہے عبت
دور رہنا بھلا اس سے کھجوت ہر عبت

عاقبت کام نہ آئیکا کوئی حقے سوا
خلق سے تجھکو ترا اب اتنی محبت ہر عبت

ردیف چیم

نفا ہے بطح وہ تند خو آج
وہ بیشعاب غضب تیوری چڑھالے
عبث غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو
بار آئی کہ یار آیا چمن میں
تصباست کر پریشان زلف کربال
نچا ہے کوئی اوسکے روبرو آج
خدا عاشق کی رکھے آبرو آج
سنی ہر مینے اوسکی گفتگو آج
گلون کا ہو کچھ اور ہی رنگ بوا آج
پھنسا ہو دل مرایان سو ہو آج

ترا اب ای گلی من دیکر چکاو کہتا ہوں
بہت تر از کل ہری طرفتے ہو کیا باعث
بار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہر عبت
چند گز ثوب کفن قبر میں لجا تا ہے
نیر کیواسے کافی ہے کئی ہاتھ زمین
کس قدر کھاؤ گے خوشخویر میں کیا پاؤ گے
گنج قارون کا نہ کام آیا کسخت نری
جو مقدار ہو ملیگا وہی بے سعی و تلاش
زندگی تھوڑی ہر کیا جاگئے موت
جسکی صبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل
طلب ہم درو خواہش دولت ہوت
توشے خانی میں یہ پوشاک کی کثرت عبت
یہ زمین ارسی و تعمیر عمارت ہر عبت
نان و حلوی کی طبع بہر علاوت ہر عبت
مال اسباب بہت حشمت شوکت ہر عبت
روز و شب و غنہ و فکر ہمیشہ ہر عبت
اس قدر طول عمل موت غفلت ہے عبت
دور رہنا بھلا اس سے کھجوت ہر عبت
عاقبت کام نہ آئیکا کوئی حقے سوا
خلق سے تجھکو ترا اب اتنی محبت ہر عبت
ردیف چیم
نفا ہے بطح وہ تند خو آج
وہ بیشعاب غضب تیوری چڑھالے
عبث غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو
بار آئی کہ یار آیا چمن میں
تصباست کر پریشان زلف کربال
نچا ہے کوئی اوسکے روبرو آج
خدا عاشق کی رکھے آبرو آج
سنی ہر مینے اوسکی گفتگو آج
گلون کا ہو کچھ اور ہی رنگ بوا آج
پھنسا ہو دل مرایان سو ہو آج

درا در دی اوسکی پیشانی کا لاج
یاد بستی

کھانا سو رہا ہوں کھانا کھا رہا ہوں
 کھانا کھا رہا ہوں کھانا کھا رہا ہوں
 کھانا کھا رہا ہوں کھانا کھا رہا ہوں
 کھانا کھا رہا ہوں کھانا کھا رہا ہوں

ز بسکہ حال تیرا چاروں طرف پھیلا ہے
 قریب باسلسل سکھ رہا ہے کس طرح
 بھلائی ہو رہی ہے ہر طرف ہوا میں
 خدا سے دور ہے ہر طرف ہوا میں
 بہت سے مرے ہیں گلہ میں عیادت والی
 یقین ہے رنج نفس میں ہوا میں پھیلے
 چمن کا کھیت ہے ہر طرف ہوا میں
 دندو راڑنے کا رکھتا ہوں پھیر گز کا
 طبع سے دانی کے پھینے میں مسید بیجا ہے

چمن میں ہر طرف ہوا میں پھیلا ہے
 جو باغ میں کھاتا ہوا باغبان صیاد
 جو لکے پھولوں کی بدھیں پھیر رہا ہے
 پر سے نہ ٹوٹ کین تجھ پر آسمان مہتاب
 پرننگی باؤ نہیں ہے پھر بھی بیڑیاں صیاد
 اگر ہمارے میں ہوا سے مہربان صیاد
 وہ باغ کیوں نہو سونا لہریاں صیاد
 نہو گا مجھ سا کوئی صید نا تو ان صیاد
 جو اہل حرص ہیں ادھو ہر اک جہان صیاد

تراپ کیوں نہ گرفتار ہو
 کہ زانف دام سے آوری دلبران صیاد

کہتے ہیں پیر سے جو ہو بدرد
 مرد سے عشق کا سخن کیا ہے
 ہجرین اور کیا ہو عاشق سے
 جیتیں یا یارین مونی ہو سو ہو
 سب سے جمو مٹا جو کو جو باسنے
 کس طرح بے عمل ہے درویش
 نرا ہونے سے دلی کا علم

سرخ رو ہو وہی جو ہو رخ زرد
 عشق رکھتا ہو سوز ہو بادرد
 نالا گرم ہو دے یاد میں سرد
 اب تو ہم کھیلنے ہیں عشق کی زد
 میر سے نزدیک ہو بڑا وہی مرد
 چاہے مرد کے تین اک کرد
 کہیے اسکو تراپ فرد الغرہ

دل میں ہے عشق کا کھانا
 دل میں ہے عشق کا کھانا
 دل میں ہے عشق کا کھانا
 دل میں ہے عشق کا کھانا

دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے

اگرچہ آغازِ نوجوانی ہے	اور یہ اشکِ ہر لڑکپن کی بہار
حور و غلمان ہو گیا دل سیر	دیکھو اگِ ماضی بہ بہن کی بہار
کیسے خوش؟ سنے بیکو اوس گلشن	خوگس: لالہ و دشمن کی بہار

سج کی سیج جسے کی ہے تراب	دیکھتا ہے وہ کب بدن کی بہار
--------------------------	-----------------------------

در و دل کی نور و اکال ہے صبر	در و اگر دل ہی تو لا حاصل ہے صبر
صبر کرنا عشق میں دشوار ہے	صبر کس سے ہو سکے مشکل ہے صبر
سیر کیا چکا کر لگا زخمِ عشق	عشق کے ہاتھوں سے خود دل ہے صبر
ہے وہ استون کی نیلے کا جال	خلائق سوہا کا کھان سہل ہے صبر
کیرا کر دن کچھ صبر میں چاتا نہیں	بطرح دل سے مرے رامل ہے صبر
زور سے صبری ہو بار و عشق میں	صبر کی طاقت گنی کاہل ہے صبر
یار کا منہ دیکھتے ہی کیا کہوں	ہوش سیر اور گئی زائل ہے صبر
ہے قدم رکھنا کٹھن اس راہ میں	تھک گیا جی کیا کڑی منزل ہے صبر

صبر کر جو ہو سکے بچہ سے تراب	باعث آرامِ جہان و دل ہے صبر
------------------------------	-----------------------------

نکاش لکھ لیلِ گلزار کی تصویر	نصو پر مری گھنچ مع یار کی تصویر
دل لیکلی مراد نہ دکھایا کہیں جسے	خوش لگتی ہے جھکا دسی لہار کی تصویر
ہرگز نہ کرے لیلی و شیرین کی حکایت	دیکھو جو مری بارِ طرہ دار کی تصویر

دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے

دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی شادمانی ہے

بیاہی طرف از آمدن کر
بیاہی طرف از آمدن کر

بیاہی طرف از آمدن کر
بیاہی طرف از آمدن کر

<p>صید کر کے نہ کہہ خدا جانے ہو اتنا سہ نہیں کسی سے منم چاہ خوبون کی کچھ گناہ نہیں ایک چتون نے او سکی کام کیا چہارے اپنی گروہ پھر آئے شعر سے جو گرم صحبت ہے تو نے رسوا کیا مجھے ایسا گرد ہے جس کے آگے دولت سب</p>	<p>یہ دل بتلا ہے یا چہرہ بہت غنچ لب ہے یا نصورہ عشق کہتے ہیں او سکو یا تقویہ سحر کہتے پھر او سکو یا تیشہ او سکو تدبیر کہتے یا تفسیر ہے وہ زلف سیاہ یا گنگر ہے یہ انعام عشق نہیں زیر یار کی خاک پا ہے یا آکیر</p>
---	--

<p>دل میں چہرہ درو عشق او غمنا ہے سے غبہ جلد کے تراب کو چہرہ</p>	۱۷
--	----

<p>دعا عشق پر بہتہ چور و ستم کر بہت سزا ہو ناماری میں تیری تو اپنے پید لون پر لے سیم نہ او کھو دیکھ کے محبوب ہو جا ہری شاخ او سننے گل کی کاٹ دے پھرا اب تک نہ گھر سے بار ہے ہے ترے صد فی بین لے اخبار دے کمان بک چرم نکلین سے دل</p>	<p>انکالے اپنی جاتی سے کرم کر تو خاطر او سکی مت غیر و ستہ کر دعا سے قسم باؤن ہندرم کر نہ اپنی عاشقی میں ستم کر تو بیل تھم مانی کے قلم کر گیا شا مجھ سے کیا قول قسم کر یہ غفلت او سکی چو میں قسم کر اتنی دے میوے دور قسم کر</p>
--	--

بیاہی طرف از آمدن کر
بیاہی طرف از آمدن کر
بیاہی طرف از آمدن کر
بیاہی طرف از آمدن کر

<p>کس کا منہ ہے حوتیل و قال کرے سر پہ پہچان سے اوسکو نسبت کیا بچہ مشاۃ سانپ کا سے سے وہ مجھے جان کے بھلاتا ہے داغ کھا با اور منہ سے آف نکلیا</p>	<p>زلف کے دور اور تسلسل پر یہ بہتان محض ہے کیا اتھر رکھیو سنبھل کے کمال پر کیا کمون یار کے تمباہل پر آتش دین دل تر سے تحلیل پر</p>
--	--

اوس سے کیا ہوتا اب فلزمًا شر
جسکی گزراں ہو تو کل پر

جسکا اقبال ہو شہنشاہ پر
 اوس سے کیا بند و بست ملک کا ہو
 ہو گئے کتنے تیرے دست نگر
 محتجب ہو گئے لوٹ پوٹ ہوا
 واہ کیا کیا سنگار کرتا ہے
 دیکھو دریا پہ چاٹنی کی سیر
 وہ چڑھے فوج لیکے کابل پر
 ہے جو سند نشین تغافل پر
 سا قیا ایک سا غمِ کل پر
 وجد آیا صدائے قس قس پر
 غش ہون مین یا کے تجل پر
 بار آئے جو راست کو بل پر

مین تو صدقہ ہون جان دل سحر تاب
جسدِ شہوار و دل لعل پر

[illegible][illegible]

کہیں سے آئے ہو دل کو میرے پاس
 مجھے دان بڑا چھتا ہی کون یاد
 وہ یوسف کے ہزار دن کی یاد
 میری صورت سے وہ ہزار ہے اب
 نونین زبست کیون ابی ہزار
 مہر سے سینے میں اب ہزار
 خدا جاسنے دل ہوتا ہے چین
 تو اب ایسی دعا جو کس کا طمس گار
 کہ آگے خود بخود میرا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

اور دھرتی میں کھڑی ہو کر اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کہے کہ اے خداوندی میں نے اپنے آپ کو تیرے لیے وقف کر دیا ہے اور تیرے حکم کی تعمیل میں رہنے کا ارادہ کیا ہے۔

یہ مجھ کو نہ کہتا وہ اگر نیک سمجھتا
میں غلبہ احوال سے ہوں صورت منصور
ناحق نہیں منصور سولی کا ہوا حکم
بالطبع مجھے بھاتی ہر کدھل کر دین
مجھ کو نہ کہہ لیلی سے بدنام ہوا کیون

ہاں جس بت کا فرستے ہو نفرت تجھے زاہد
واللہ تراب اوسکی محبت ہر لاچار

اوتھاتے ہیں سب بچہ و گل کا بار
سبز لعل تھے کر دیا منہ کو لال
بناوٹ کر سے کیا وہ نازک بدن
نہ مشاطہ کھول اوسکے جڑی کو بال
وہ نرگس تو خود شرم سے چور ہے
ہوے فارغ البال بے پی کے ہم
جسکے کیون نہ سوچ و خم کھا لطف
نہ کی یاد میری نہ گھبراؤ اوتھسا

وہی ہے تراب اپنا قسم لوکیل
دھرا جسے ہر قسم بر تو رکھل کا بار

لگا آنکھ میں حصے رونیکا تار
مرہ سے ہی موتی پر رونے کا تار

مندر کا بھلا ہو کہ جہاں سے ہر لاچار
مندر کا تو اظہار حقیقت سر سے لاچار
ہفتی نو بیان امر شریعت ہر لاچار
ہر نفس بشر اپنی طبیعت ہر لاچار
رسوائی مقدر حق وہ قسمت ہر لاچار
ہاں جس بت کا فرستے ہو نفرت تجھے زاہد
واللہ تراب اوسکی محبت ہر لاچار
سینے اوتھایا نہ بے بس کا بار
لطافت سے ہو گل پر سنبھل کا بار
بدن پر ہو جسکے تجمل کا بار
نہ ڈال اوسکی گردن پر کا کل کا بار
اوتھے اوس سے کب نشہ گل کا بار
دیا جمونک بھٹی میں فرغ کا بار
پڑا اوسپر دیر تسلسل کا بار
سمادل نے اوسکے تعارف کا بار
وہی ہے تراب اپنا قسم لوکیل
دھرا جسے ہر قسم بر تو رکھل کا بار
لگا آنکھ میں حصے رونیکا تار
مرہ سے ہی موتی پر رونے کا تار

لوئی جاکے تیرے پاس کہہ دو کہ میں نے تیرے لیے اپنا دل وقف کر دیا ہے اور تیرے حکم کی تعمیل میں رہنے کا ارادہ کیا ہے۔

کیا نام خدہ اور دھری کی صدی ہے
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں
 کوئی بند کو آتی ہیں کوئی جاتا ہر فارس
 کیا ہے تراب اور سکو تو ہم کھری میں آئے
 کہتے ہیں جسے مرند اندر خدہ ارشیں

جمع ہوئے ہیں اہل وجد گوئید و نگو پا
 خادم و خند دم کو کچھ لفرقہ تو چاہیے
 شیخ جی حسان سے تم جاہو آو اسطرت
 ہنہ چھپائی ہیں جہر ہو دیکھتے ہی دور سے
 جس طرح رقص میں مل بیٹھے ہیں زند و کربا
 بیٹھے کہتے ہیں کہیں نوکر غنی زند و کربا
 جانیو لیکن سنبھل کے بوجھ کر زند و کربا پس
 جانیو بوجھ کون بچھڑے شمرند و کربا پس

گور پر فقر کے جاتے ہیں موب ہو تراب
 دست بستہ جس طرح جائے کوئی زند و کربا پس

بہ طرح آنکھ لگی یار سے افسوس
 جی بھر کر حال اپنا دکھا یا نہ کسی روز
 یہ درد کسی شخص کو اندھ نہ دیوے
 عاشق پہ اثر کچھ نہ دعا ہو نہ دوا ہے
 کہتا تھا دم نزع کل اک بار کو در پر
 درجہ نہ شہادت کا ملا جان گئی مفت
 بس کرستم امی بندہ خدا تو درادر
 اساد سے یہ آئین نکالی ہے نرالی
 اسودگی آتی نہیں دیدار افسوس
 ارمان ہی رہے دلدار افسوس
 کہتے ہیں یہی سب سے بڑا افسوس
 بختا نہیں کوئی عشق کے آزار افسوس
 کرتے تھے سب سپرد درد کو افسوس
 قاتل نے نہ مارا مجھے نلوار سے افسوس
 یہ حرف کہے کون تم گار سے افسوس
 غم کہنے نہ پاؤ کوئی غمخوار افسوس

کیا ہے تراب اور سکو تو ہم کھری میں آئے
 کہتے ہیں جسے مرند اندر خدہ ارشیں
 جمع ہوئے ہیں اہل وجد گوئید و نگو پا
 خادم و خند دم کو کچھ لفرقہ تو چاہیے
 شیخ جی حسان سے تم جاہو آو اسطرت
 ہنہ چھپائی ہیں جہر ہو دیکھتے ہی دور سے
 جس طرح رقص میں مل بیٹھے ہیں زند و کربا
 بیٹھے کہتے ہیں کہیں نوکر غنی زند و کربا
 جانیو لیکن سنبھل کے بوجھ کر زند و کربا پس
 جانیو بوجھ کون بچھڑے شمرند و کربا پس

در ویش کو افسر سبب فتنہ میں
کمال کے گرا پکوانفس تو ہے کمال
در ویش کو کچھ کہہ نہ اگر ہو تو کچھ ہے
جو شاہ کرائی کر رہے نہ ہو سائل

اگر نہ دلت کوئی طاقت در ویش
در ویش کا دعویٰ نہ پٹ نقلت در ویش
ہمسے تو ہی کہہ گئی اک حضرت در ویش
یہ شاست در ویش جو اور ذلت در ویش

بر لاسے تراب و سکی خدا حاجتیں ساری
بر لاسے جو کوئی صدق سہا ک حاجت در ویش

انسان زمین پر شخص کی دنیا کی تلاش
مالدار و نکر زیادہ ہے طمع دنیا کی
گرمی کا رھا غرہ ہو نکو ہے مطلوب رہا
خلعت فاشہ لیلی پہ سنا دار ہے
محنت کو ہوا و دھرتی جو بادہ کشان
مارتا ہر دہی عاشق کو جلاتا ہر دہی
خورد پوش عمدہ نہیں او نکر زیا
گدڑی پیش او سکون کہہ نہ رہا سہی ویش
اجنابین کوئی ہو گا طلب خالی
زادہ اند سے در ویش تھانہ کر

فی حقیقت کہ بے نفس کے بندہ میں تراب
بندہ حق ہر دہی جسکو ہر سولی کی تلاش

جسکی ہر دہی کو دین کی تلاش
در ویش کو کچھ کہہ نہ اگر ہو تو کچھ ہے
جو شاہ کرائی کر رہے نہ ہو سائل
انسان زمین پر شخص کی دنیا کی تلاش
مالدار و نکر زیادہ ہے طمع دنیا کی
گرمی کا رھا غرہ ہو نکو ہے مطلوب رہا
خلعت فاشہ لیلی پہ سنا دار ہے
محنت کو ہوا و دھرتی جو بادہ کشان
مارتا ہر دہی عاشق کو جلاتا ہر دہی
خورد پوش عمدہ نہیں او نکر زیا
گدڑی پیش او سکون کہہ نہ رہا سہی ویش
اجنابین کوئی ہو گا طلب خالی
زادہ اند سے در ویش تھانہ کر

در ویش کو کچھ کہہ نہ اگر ہو تو کچھ ہے
جو شاہ کرائی کر رہے نہ ہو سائل
انسان زمین پر شخص کی دنیا کی تلاش
مالدار و نکر زیادہ ہے طمع دنیا کی
گرمی کا رھا غرہ ہو نکو ہے مطلوب رہا
خلعت فاشہ لیلی پہ سنا دار ہے
محنت کو ہوا و دھرتی جو بادہ کشان
مارتا ہر دہی عاشق کو جلاتا ہر دہی
خورد پوش عمدہ نہیں او نکر زیا
گدڑی پیش او سکون کہہ نہ رہا سہی ویش
اجنابین کوئی ہو گا طلب خالی
زادہ اند سے در ویش تھانہ کر

<p>۱۰۳</p> <p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>
<p>جائے آپ سبے کھسرو و آغا عشق نہ تھکے تھکے کیا غمظوظ تو بھی دیکھ کے اداسے اگر غمظوظ نہو ایک سب بھی اثر و آغا وہ تو سب بہترین سپہ و غمظوظ نہ پڑا وہ تری نظر روا غمظوظ سے وہ خوبون دین نامور غمظوظ</p>	<p>نہیں جیوڑون کا یار کا گھر میں لوگ سب بے عقل کی تدبیر ہوش اوڑ جائے کم ہو عقل تری تو نے مجھ پر بہت پرستے فسون دین و ایمان جسے میں دی بیٹھا میت تیری بھی لکھ لک جاتی تو نے مشہور راج کو نہیں دیکھا</p>	<p>یار باشی کو دل نہ ا غمظوظ ہو دے کس کو غیر غمظوظ بھی معشوق یونہی تری غمظوظ غور و دلون میں غمظوظ ۱۰۴</p>
<p>بہت پیرو جوان تراب لیے غش بین اداسے جمال پر و غمظوظ</p>	<p>۱۰۵</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>
<p>عشق میں کون ہوا رنج و بلا غمظوظ کون جاندار سجا تیر قضا سے غمظوظ رکھے عاشق کو خدا بانگی او غمظوظ اپنے بیمار کو رکھ تلخ دوا سے غمظوظ رہے کب بال تنگ کون ہو اس غمظوظ تکے دنیا میں رہا کون دفعت غمظوظ</p>	<p>رہون کو نکر میں ترے جو غمظوظ کیا مجھ ل ہو لو کہ غمظوظ نہیں بچتا ہے کی طرح ادا کا مارا حال عاشق پر نظر کر کے سخن شہر کہہ شمع جھپتی نہ اگر پردہ فائوس میں خفتے موجد و بین بان او کو غمظوظ</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>
<p>کس طرح کہنے دعا میں نہیں اثر تراب ابا ملک ہم تو رہے تری دعا سے غمظوظ</p>	<p>۱۰۶</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>
<p>جاد سے دیکھ کے ہوا غمظوظ</p>	<p>۱۰۷</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>
<p>۱۰۸</p>	<p>۱۰۹</p>	<p>دوستی اداسی دل ربا غمظوظ</p>

تین گاہیل سوا دیگھوہ ایازم ییاد سکو
جوان و باطل مجبور دین کیان میں کچھ
انظار اس قدر کم و بدل الہی کریم شمع
ہر ابروی میں جلیج چھوٹی برسی شمع

تراپ آفت ہر جلوت میں تو جھپکے پٹیہ جلوت میں
ہوا سہ خائف و لرزان ہمیشہ ہکھڑی ہر شمع

عشق تیرے گداؤ کو نہیں رکھتی طمع
پاک باز و نکو نہیں کچھ ہوس ہوس کنار
جسے اونٹن کی خوشبو کی تازہ مانغ
قدیر عینا کی سوا بسکون نہیں کچھ پروا
ہم فقیر ونگی یہ گدڑی ہو لباس شاہی
لحا باؤ سکو تو دود عالم سکنار کشاہن

میں تو فرزند ہوں اوس ساقی کوثر کا تراپ
جس سے ہر شخص کہہ رہا ہے کوثر کی طمع
وہ مری گھبریں کہیں کا جیسا ہے مانع
بے حجاب اوس بغلگیر ہو کیونکر عاشق
مجھ کیانہ کیے اوسنے ستم کیا کہتے
گوخا مجھ سے وہ رہتا ہی ہمیشہ دہشت

باز آہر خدا خلق کے لئے سے تراپ
کام سے اوسکے اگر خلق خدا ہے مانع

تراپ آفت ہر جلوت میں تو جھپکے پٹیہ جلوت میں
ہوا سہ خائف و لرزان ہمیشہ ہکھڑی ہر شمع
عشق تیرے گداؤ کو نہیں رکھتی طمع
پاک باز و نکو نہیں کچھ ہوس ہوس کنار
جسے اونٹن کی خوشبو کی تازہ مانغ
قدیر عینا کی سوا بسکون نہیں کچھ پروا
ہم فقیر ونگی یہ گدڑی ہو لباس شاہی
لحا باؤ سکو تو دود عالم سکنار کشاہن
میں تو فرزند ہوں اوس ساقی کوثر کا تراپ
جس سے ہر شخص کہہ رہا ہے کوثر کی طمع
وہ مری گھبریں کہیں کا جیسا ہے مانع
بے حجاب اوس بغلگیر ہو کیونکر عاشق
مجھ کیانہ کیے اوسنے ستم کیا کہتے
گوخا مجھ سے وہ رہتا ہی ہمیشہ دہشت
باز آہر خدا خلق کے لئے سے تراپ
کام سے اوسکے اگر خلق خدا ہے مانع

فنون کا شوق نہیں ہے اس پر قسم دروغ
بہادری سے وہ دلدل لطف دہم دروغ
باز آہر خدا خلق کے لئے سے تراپ
کام سے اوسکے اگر خلق خدا ہے مانع

از جنین بنیاد جو کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد

از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد

از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد

از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد

بهره آینه اسبر پر ڈالون قراب
آینه آئے گرنجھے خاک بھٹ

چک ہے اوسکے کھڑی ایسا نقاب منا
پر دیہین جسکو دیکھو ہوش اڑ گئے
سبزے نے خوب صفوہ عارض بہر ہی
ساتی میں چونک سون کبتلاک بھلا
برگزشتات ہستی موہوم کو نہیں
روز حساب سے نہ ڈرائے مجھے کوئی
کچھ تو غبار بار کے دل میں چر سے
کتاب مجھے قومی بڑا بار ہی مرا

خاطر ادھیکلی جگ میں کتہ نہو کسمی
رکھے جو خواہشوں سے دل اپنا تراصان

پڑتی ہو جب نگاہ مری بار کی طرت
اوسط جو گیان پھر آیا ایدھر کبھی
بزم شراب خوار زمین جانی ہوشی جی
اکبار منہ دکھاؤ کے لبتا ہر دل بڑو
چنگا اوسخدا کرے مایوس کیوں نہو
رستے میں ملگیا وہ پر زاد گلبدن
محض دیکھنے لگے ہر وہ تلو کرکھڑ
ایدل سمجھ کے جایو دلدار کی طرت
رکھو خیال جیہ دستار کی طرت
پھر دیکھتا نہیں وہ خریدار کی طرت
جب رخ طویب کا بیمار کی طرت
جاتا تھا ایک روز میں گلزار کی طرت

از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد
از کجا بیاورد که در کجا بیاورد

بہر حال نفس و شہوان

یہ تینوں ہیں طریقت میں ہلاک
سلوک و جذب دونوں راہ حق ہیں
تراپ اس کا شہر ہو جذب سالک

میں تو با آہستہ تیری کر گیا مجھے خاک کینک
بھلا یہ چھپے کوئی منہ سے ہوئی تو نصیر کون
رہی غریب کو گھیریں ہنسنے لگا یا رکھو کوئی کر
میری جہیز نہ کر کے یا رہی ہر کیشہ سحر خوی
انک سے ہر ترخی فی تو کرے جسے کن ترانی
وہ سورہ ہوئی پر حکمت لگا کر تیرے
جہان تو فانی جہاں سہا ہو کیسے گزرتا ہے
دلا لہر یا ستر ہو جانک کے حکم سے تو ہو جا

دیکھا کھڑا اڑھار دھیر کا منہ تر کینک
جو باز آتا نہیں ستم نہ ظلم و جو دغا کینک
کچھ آتا نہیں سے گھر ہو نہیں غم نہ کینک
بھلا تیری کردن زاری جلون نہ کینک
یہاں جہی نہیں سے جانی ہر کیشہ کینک
میرا جی تو ہے ہونگے بغل جہاں کینک
وجود دریا کو دیکھو کیا ہو موج جہاں کینک
خدا کی نشانی میں جو ہو جا ہر کیشہ کینک

مجھے تو آئی ہر دل پریت کہ عشق باری ہو و سلی خلقت
وہ دام صورت میں نہی حقیقت بھنسا ہر کیشہ تراپ کینک

حار یا بس چاہ سے عاشق ہو اڑد خشک
چشم نم کینک سے کوئی گریہ غم سے
ہے پسینہ عارض گل رنگ کا ہر گلاب
حرکت شاطر ہو فنا و کردار و سلی سب
اوٹھ جلا کیون تم سے تیرا و احسان کے

اتسو اسکے گرم تر ہیں او سلی خشک
آستین سے اپنے کردی لہو اسکو اس خشک
شبنم ہی ہر قہر کیون کرنا ہو او خشک
اپنے کیا چلتی او پھر ہی ہر غریب خشک
لگ گئی کیا تیری دہن میں کیسی گر خشک

یہ تینوں ہیں طریقت میں ہلاک
سلوک و جذب دونوں راہ حق ہیں
تراپ اس کا شہر ہو جذب سالک
میں تو با آہستہ تیری کر گیا مجھے خاک کینک
بھلا یہ چھپے کوئی منہ سے ہوئی تو نصیر کون
رہی غریب کو گھیریں ہنسنے لگا یا رکھو کوئی کر
میری جہیز نہ کر کے یا رہی ہر کیشہ سحر خوی
انک سے ہر ترخی فی تو کرے جسے کن ترانی
وہ سورہ ہوئی پر حکمت لگا کر تیرے
جہان تو فانی جہاں سہا ہو کیسے گزرتا ہے
دلا لہر یا ستر ہو جانک کے حکم سے تو ہو جا
دیکھا کھڑا اڑھار دھیر کا منہ تر کینک
جو باز آتا نہیں ستم نہ ظلم و جو دغا کینک
کچھ آتا نہیں سے گھر ہو نہیں غم نہ کینک
بھلا تیری کردن زاری جلون نہ کینک
یہاں جہی نہیں سے جانی ہر کیشہ کینک
میرا جی تو ہے ہونگے بغل جہاں کینک
وجود دریا کو دیکھو کیا ہو موج جہاں کینک
خدا کی نشانی میں جو ہو جا ہر کیشہ کینک
مجھے تو آئی ہر دل پریت کہ عشق باری ہو و سلی خلقت
وہ دام صورت میں نہی حقیقت بھنسا ہر کیشہ تراپ کینک
حار یا بس چاہ سے عاشق ہو اڑد خشک
چشم نم کینک سے کوئی گریہ غم سے
ہے پسینہ عارض گل رنگ کا ہر گلاب
حرکت شاطر ہو فنا و کردار و سلی سب
اوٹھ جلا کیون تم سے تیرا و احسان کے
اتسو اسکے گرم تر ہیں او سلی خشک
آستین سے اپنے کردی لہو اسکو اس خشک
شبنم ہی ہر قہر کیون کرنا ہو او خشک
اپنے کیا چلتی او پھر ہی ہر غریب خشک
لگ گئی کیا تیری دہن میں کیسی گر خشک

اسم عشق ارادت سے ہوتا ہے
مردی بدین میں تیرے فرنگ کی ہو
مکمل قدم بھر کر فرنگ کی ہو
عمران امنہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت

دیہین سرخ پیر میں پھر پھر کر کرار جا تو گھر اپنے خود احاطہ واسطہ معاک خاکہ برباد کر میری نہ دامن کو چھو ہجر میں آج وہی ن تو دکھاتا میری ملک نیتہ آنکھوں سے گئی اور زمین لگتی ہو چک دہ تو بجلی سا دھری سامنے جاتا ہر چک	نہ ہر طرف میری اس ہر گز آگیا نام نہ مست کا نہ جو ان می جاتی ہے حشر میں ہو نگاہیں میں ترانہ گھر بار و جد نکو میں کشتا تھا نہ گنگا گھر ہجر کی شب ہے میں نہیں رہتا ہوں آئے جانیکا کچھ اسکے تماشا ہو چھو
---	---

عقل سود میں پریشان میں رہا ہوں تراب
دل گیا جسے مرایا رکی زلفون میں اناک

کون ہو چادری خبر میری وہ کافنام شام سے صبح تک صبح سی تو اناک نام وہ تو جاتی نہیں باتا ہر دلا رام تلک صید پانی نہ مہلت کشش دام تلک نظر کون رہا ہولی کو ایام تلک وہ تو آتا نہیں مجھے عاشق ناکام تلک پھر کوئی لا تراب اسکو یہ بات تلک	نہ ہر چھو چاند کبھی جسکے لب باتک استطایر میں گذر تو میں مجھے اتھ پر دل مشتاق کو آرام کہاں آوے پھنس گیا زلف میں دل دیکھتے ہو اسکا دا غصے جل پھنکے ابھی خال ہوا جا ہوں کامینا دوست خود کام میں کہو نہ ہوں نام لہو سے میں بہ نام ہوا ہوں جسکے
--	--

ردیف کاف فارسی

عقل کا قافیہ بیان ہے تنگ ہے کچھ اور سی طرح سے اسکی تنگ	عشق آیا تو پھر کہاں ہر تنگ جو می عشق سے ہوا سر سار
---	---

بکھو ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت
ہر گز نہ دیکھو حقیقت

دوران عذاب تراب
ردیف کاف فارسی
نہ ہر چھو چاند کبھی جسکے لب باتک
استطایر میں گذر تو میں مجھے اتھ پر
دل مشتاق کو آرام کہاں آوے
پھنس گیا زلف میں دل دیکھتے ہو اسکا دا
غصے جل پھنکے ابھی خال ہوا جا ہوں
کامینا دوست خود کام میں کہو نہ ہوں
نام لہو سے میں بہ نام ہوا ہوں جسکے

عقل کا قافیہ بیان ہے تنگ
ہے کچھ اور سی طرح سے اسکی تنگ
عشق آیا تو پھر کہاں ہر تنگ
جو می عشق سے ہوا سر سار

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory note, written in a cursive script.

Vertical handwritten text on the left margin, continuing the narrative or providing commentary.

تراب اس سے تو میرا دل کے خون سے ماحق
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ لڑکا رکھتا ہے

بہول غمگین میرا کس طرح رشتہ الگ
استیون رکھتا تھا اس عیدہ عمر کے لگ
وہ تو رہتا تھا میں اس دم مرقوم الگ
عشق نے مجھ کو کیا شہد محرم الگ
رکھو نہیں کیونکہ گل عینا کو شہنم الگ
باری س دین کو کیرا دلاد آدمی الگ

حق فرمایا میں تو سب کچھ ہوں سب کے پاس
کس طرح دیکھیں تراب اس کو دو عالم الگ

اوست شوق کو ہی عاشق لاجپار الگ
دیکھو اس نے کتنا کہید طبع انہوں ترا
تورڈا لی بن قفس اس نے کی جو شہیت
یتری کوچہ میں مسلح ہونہ آؤں کیونکہ
یہ تو مانگی ہو چرمانہ وہ دی ہو گالی
ماتھ میں اس کے جو دار و تری سبار کی

چین آرام گئی دل سے تراب اس نے تمام
نہے بی طرح گئی اس کو کسی بار سے لاگ

Handwritten text at the bottom of the page, likely a conclusion or additional notes.

112

[illegible]

اپنے کسی سچے دل کی غور زریہی سے

یہ کبھی دیکھیں نہ تھی سے مراد

جواد اوستے و کھائی ابکی سال	۱
-----------------------------	---

یاد میں دسکی ہو ایسی کہ سب کو جا پہنچے
 قابیہ مرخدا ہو پیر و حکم رسول
 اس سے بہتر کوئی مہین بہر خدا نہ ہو
 جو کہ تھکو نصیب مان لو مت پہلو
 دور کردہ گر پڑا ہو راہ میں خارِ جہول
 بلکہ یوں رہے کہ جیسی پانی سپردِ ترا جہول

بارہویہ بات کی کہ بات، اصل لاصول
نفس و شیطانی غلامین ضلالت کی حصول
جو خدا کے لوگ ہیں اور نے ملو خدمت کرو
حرز حق کو تلخ لکھو ایہ شیریں چھبنا
رفع ایذا قدرت رب آپ کر سنے رہو
بارہ خاطر موب کے صحبت کیسے ہے میت

اول و آخر

اول و آخر تراب اوسکا ہمارا ساتھ ہے

جو ہمارا یا رہے جسکو کیا ہے غنہ قبول

عشق کہتا ہے کہ مجھ دانستہ نہ آنا ایدل
انکھ لگتی جی ہوئی عوش بدانہ ایدل
ہے کٹھن پانیسی آگ بجھا نا ایدل
اسقدر اوسید ہوا کیون تو دوانا ایدل
عشق بازی ہے ملامت کا نشانہ ایدل
کیا نہیں اور کہیں تیرا ٹھکانا ایدل
نام رکھتا ہے ترا ایک زمانہ ایدل

عقل کا حکم ہو اور دھرتو نجانا ایدل
عقل خارج ہوئی جس وقت ہو عشق کا بغل
ہر بہت کر نہیں ہو بیگا غم یا رنسر
میں نہ کہتا تھا کہ اک روز تو رسوا ہو گا
یعنی تشنیع رفیعہ سے سلامت محال
از آمان کہا او سکی طرف ہم پست جا
ہیون تو مجنون ہو عشق میں گشت نا

[illegible]

کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان

سو دانی ہون کردن اوں کا خیال لاتا ہون وہ ناز بھری حال کا خیال رہتا ہوں ہر قدم پر جس نال کا خیال کب عشق میں ہوا اور سہول کا خیال تاجند رکھوں لبت کو ارسال کا خیال	تپتی ہو میری آنکھ کی عارض کا سکہ تل ہوتا ہو قطرہ قطرہ روان چشم و شکر گہرا خوشخام نامت میں زون یار کا اپنا تو ماہ و سال بخ و زلف یار ہے عمر دراز جا ہے فکر دراز کو
--	---

کیون دے ہوا شمع دین مقابل
 اک نال بیل کے زون خندہ گل مقابل
 بیل کا بیل ہے ہر گلشن کو مقابل
 دسواں سے دامن کو جھلکا دہ چتر مقابل

آئی ہو خوب دل میں خجالت ہی تراب
 کرتا ہوں اپنے جب برے اعمال کا خیال

یار و مرزا کیا نہیں کرتا ہوں سچ پیش کیون نہ ہو عاشق پر غم ہر انکا بد زل دور ہو گھٹو تو جینا کھن جو ایک پل آنکھ کے پر بس آنسو سے جھٹ آرزو کل چار چشم اس کے کھارہ پر کھجکا عمل زخم تیغ و تیر منہ پر اور سید انشور کل دیکھنا پیچھے نہ رہنا ای مسافر اگلی چل دلو اپنی میر و نسو اس گھری کی بدل	زہر کھا کر مر گیا اک درد مند سحر کل مر کر کوئی جیتا نہیں تین تیر مرین برین لبر ہو اندیشہ نہیں کچھ موت کا منہ دکھا کر جھک جو بین گیا چلین ملین ایدل آشفقہ گر مشتاق ہو دیدار کا نوک ڈر گانہ زار بر و خم سر منہ نہ پھیر کار و زان کوچ کرتا ہی تو کتنا چرس دوستی میں تیری گڑھی ہے بدلی ہو گیا
---	--

دیوان شاہ تراب
 ریف لام
 کب تک نہیں ہو پورا کرا کرا کرا
 کب تک نہیں ہو پورا کرا کرا کرا
 کب تک نہیں ہو پورا کرا کرا کرا
 کب تک نہیں ہو پورا کرا کرا کرا

جب تصور اس گل خنط لکا کرتا ہوں تراب
 دل برا کھلتا ہو ایسا جیسے پھول ہے کوئل

جو نہان گناہم او سکا دیوان گناہ چل
 وہ جہان دار البرز ای یہ جہان بر عمل

کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی پوچھنا ازان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

[illegible]

Handwritten text in the top margin, likely a continuation of the previous page or a separate note.

پسینے میں ترس سیم کی بو ہے کوئی دیکھے تری پوشاک کی یہ نچھ اندر نے دولہا بنایا چمن کرالانگارنگا بورے تراپ ایسا نہ بھولا جان تجھ کو	مجھے سب گلبدن کہنا مسلم ابراج سن کا ہے اور علی سلم بے شاد میں تری شلوان ہم نئی چھبانی دکھلا ہلو ہر دم میں ترے روپ سے ہوں مجرم
---	---

بہر رنگے کو خواہی جسمہ میبوش کو سن آہ جب ملوہ قد سے شناسم	۱۱۳
--	-----

برہنہ برہنہ دین کیسی بکا کو ہم زلف نال پناہ کھلا مرغ و لکومت چنسا لے جین توئی او جارا فیل گھر جسطح باندھ کو دلوں میں شجر کا ظل میں نگہ مختص ہر قدم ایسا سمجھ کر گھڑی جس پرستی بھی رہی خالی از حکمت نہیں وہ تو ناگن کھلے دستی سوا دکھائی ہی بل ہمچے چہر جو بیان آئے تھو کی گوی	پاؤں میں کھانی کو راہی گالیان کو ہم کیا نہیں سچا ہن دامن اور دانی کو ہم عشش میں آباد کر دیتی ہیں دے کو ہم کبھی کیونکر مقبلا ہے دیوانے کو ہم سر پہ توڑی تری شیشے او جانی کو ہم ایک دن مسجد بنا دیوینگے تجھے کو ہم زلف پچان پر گادین سطحی تو ہم ہنگے یان سب سے تجھے دے مر جانی کو ہم
--	---

سو نہ پروانے پر دیکھا سمع کو روئی تراب شمع پر روتا نیا یا ایک پروانے کو ہم	۱۱۴
---	-----

جان نی پر سبھی میں عاشق ناگرم سر مری مری سوت کی بازار گرم	
--	--

Handwritten text in the left margin, including the name 'روسیہ' (Rusya) and other notes.

Handwritten text in the bottom margin, including the name 'ابو' (Abu) and other notes.

اوسنے آواز بوانی میں لیا پیر کا دل دیکھے یا رب اس آغاز کا کیا ہو انجام

بھی مشوق تراب آپ تہ توین پیٹھا عشق بازی میں گئی عمر تری ہاں تمام

آ رہا اشک کو اب یہ نہ نناک میں ہم ہمد عشق فریاد ز جگر سے کیا زلف میں بھنے کے نہیں ہوش کیا در کا وہ مرغی کہ سر کل جھاڑ کو دامن اوٹھا شوق چنچل نے جو میں ہاتھ میں لی اسکی عنقا باغبان شاخ ہر سی کا بنو انکو کی ست کت پر سو اسکی زبان مجھ سے جوایتے صبحم آدمی عبادت کر لیے وہ شاید

کیون نہ ہر دم رہوں تدمو کی تلتے اوسنے تراب بس گیا اب تو اوسکے قدم پاک میں دم

جیسے جس کا پھیلا ہو کلین تمام خدا کرے نہ کوئی چار چشم اوسکے ہو وہ رات کہہ کر اوتھا تھا کہ صبح اونگھا گیا جو سامنے اوسکے سو ہو گیا آخر یہ تنہو ہی عقل نے ساتی مجھے غرا کیا

کسا ہر عشق نے اوسکے مرا تو کام تمام کہ اگر نظر میں وہ کرتا ہو قتل عام تمام میں انتظار با صبح تا بہ شام تمام نہ کہہ کا کوئی اوس سے مرا پیام تمام تو بھوکے دی مجھے اک روز میری حاکم تمام

میں ان کے در پہ جانا ہونے کا کام
بہنواری میں گئی عمر تری ہاں تمام
بھی مشوق تراب آپ تہ توین پیٹھا
عشق بازی میں گئی عمر تری ہاں تمام
آ رہا اشک کو اب یہ نہ نناک میں ہم
ہمد عشق فریاد ز جگر سے کیا
زلف میں بھنے کے نہیں ہوش کیا در کا
وہ مرغی کہ سر کل جھاڑ کو دامن اوٹھا
شوق چنچل نے جو میں ہاتھ میں لی اسکی عنقا
باغبان شاخ ہر سی کا بنو انکو کی ست
کت پر سو اسکی زبان مجھ سے جوایتے
صبحم آدمی عبادت کر لیے وہ شاید
کیون نہ ہر دم رہوں تدمو کی تلتے اوسنے تراب
بس گیا اب تو اوسکے قدم پاک میں دم
جیسے جس کا پھیلا ہو کلین تمام
خدا کرے نہ کوئی چار چشم اوسکے ہو
وہ رات کہہ کر اوتھا تھا کہ صبح اونگھا
گیا جو سامنے اوسکے سو ہو گیا آخر
یہ تنہو ہی عقل نے ساتی مجھے غرا کیا
کسا ہر عشق نے اوسکے مرا تو کام تمام
کہ اگر نظر میں وہ کرتا ہو قتل عام تمام
میں انتظار با صبح تا بہ شام تمام
نہ کہہ کا کوئی اوس سے مرا پیام تمام
تو بھوکے دی مجھے اک روز میری حاکم تمام

کون تو پھر تاسے ساغھ ساغھ
سائے میری سائے میری
نہا تو باغیان میں جہاں تون
نہا تو باغیان میں جہاں تون

دو عالم سے نری خسار کا حلقے نری لہو نری
کسے جرات ہو تو کسے لڑائی یا سے میرے
چندین باغیان صیار کو آؤندی ہرگز

پہر جیسے سلمان ایک دہندہ گھیر میں
اولک بتا چو صف کی صف وہ کہ تو کہ میرے
خلل تجا بڑکا پھر عند لیو کی بسیر میں

۵۔ تراپا دس لاقیتیں سو لڑا ہر ضائقہ جسکو
وہ کب غفلت سے بڑتا ہے تعین کے بلکہ میرے

اودھرو می ظالم و کس بر تو لڑا می میں
کہ میرے بتر قتل بر پانہ بھی سو لہم اللہ
ہوئی آخر کو و می سوانہ اٹھی لیکے کچھ سودا
کرین کس کس سے جگا لہم کس کس شکوہ ہم
رقیب کو و اور ہم ہوں اتنی دور کیا کیجیے
کہ صبر کو وہ متوجہ کہ ہر اکھیں ملا دی وہ
تساجے ہاں بلبل بیان آیکا کل وہ گل

۱۔ تراپا اس سے کہ نہ بنا سمجھ کے بان قدم رکھے
ہاں کتنے برہمن توڑ کے زنتار بیٹھے، میں

کیا ستاؤں کہان میں جاتا ہوں
غیر سے یہ کہان میں جاتا
لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو
باغ چھو لاچمن میں آئی بھار

تو جان ہو وہاں میں جاتا ہوں
یار کے پاس ان میں جاتا ہوں
چھپڑنے ہن جان میں جاتا ہوں
پھر سو بوستان میں جاتا ہوں

دو عالم سے نری خسار کا حلقے نری لہو نری
کسے جرات ہو تو کسے لڑائی یا سے میرے
چندین باغیان صیار کو آؤندی ہرگز
پہر جیسے سلمان ایک دہندہ گھیر میں
اولک بتا چو صف کی صف وہ کہ تو کہ میرے
خلل تجا بڑکا پھر عند لیو کی بسیر میں
۵۔ تراپا دس لاقیتیں سو لڑا ہر ضائقہ جسکو
وہ کب غفلت سے بڑتا ہے تعین کے بلکہ میرے
اودھرو می ظالم و کس بر تو لڑا می میں
کہ میرے بتر قتل بر پانہ بھی سو لہم اللہ
ہوئی آخر کو و می سوانہ اٹھی لیکے کچھ سودا
کرین کس کس سے جگا لہم کس کس شکوہ ہم
رقیب کو و اور ہم ہوں اتنی دور کیا کیجیے
کہ صبر کو وہ متوجہ کہ ہر اکھیں ملا دی وہ
تساجے ہاں بلبل بیان آیکا کل وہ گل
۱۔ تراپا اس سے کہ نہ بنا سمجھ کے بان قدم رکھے
ہاں کتنے برہمن توڑ کے زنتار بیٹھے، میں
کیا ستاؤں کہان میں جاتا ہوں
غیر سے یہ کہان میں جاتا
لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو
باغ چھو لاچمن میں آئی بھار
تو جان ہو وہاں میں جاتا ہوں
یار کے پاس ان میں جاتا ہوں
چھپڑنے ہن جان میں جاتا ہوں
پھر سو بوستان میں جاتا ہوں

اس غزل میں جو کچھ لکھا ہے وہ میری
 اس غزل میں جو کچھ لکھا ہے وہ میری
 اس غزل میں جو کچھ لکھا ہے وہ میری
 اس غزل میں جو کچھ لکھا ہے وہ میری

دلواریں دلیق ہے کہ چین اگر نہیں
 ایک بھی سیدھی نگاہ و سکی پیرزوی
 یار سے سیری برآمد کیوں تو کرتا ہر یار
 خود بخود یار سے اسکی ہرگز ارہی
 ہجو وصل اب تو برابر ہو گیا ہر ہو
 پھر کوئی جاننے بیانی ہر کوئی کا
 عشق کا وہ رنم ہے بسکا کوئی نہیں
 کس طرح کیے رہے اہل بہم نہیں
 عیال کا ہر ریا تو ہی نہیں یا نہیں
 حال کس سے کہوں اسکا کوئی نہیں
 خیال اسکا اٹھا دل سے تو لہجہ نہیں
 فقر کے عالم میں ہر اس کوئی عالم نہیں

زیادہ اس سے تم رکھائی ست کرو اس سے تراب
 جی کرھانے کو ہی اس کے بہت ہی کم نہیں

مگر وہ عاشقان شہور بار و زمین
 کون اس سے کہے یہ تو غلط کہتے ہیں
 مجھ سے کہتے ہیں عشق سے تم گاری نام
 سیکے جام عشق جو ہو گئے فرادوس
 شیخ پائی تو نے یہ قید شریعت صلاح
 کون ابھی حال سے مجھ کو کالی حسن خا
 آجاتا جب میں خوبوئی ہر شہر نہیں
 یوفا کوئی اور ہو گا میں دا نہیں ہوں
 دلبری کرتا ہوں سب کو دل آزار نہیں ہوں
 میکید میں عشق سے ایک ہر شہر نہیں ہوں
 میں تو بد عوازل کا کاسیہ کار نہیں ہوں
 پھنس گیا یہ یوں میں لوگوں کی ہر شہر نہیں

ناز اپنے حسن و خوبی پر نہیں جسکو تراب
 میں تو ایسے ناز میں کے ناز برداروں میں ہوں

ہنسکے جیاد ٹھہرلا وہ راحت جان
 لے کماں ابرو اسطرح پھر دیکھ
 رو کے میں خدا کی اماں
 ہوں خم و جہم پر تیرے میں شرابان

دلواریں دلیق ہے کہ چین اگر نہیں
 ایک بھی سیدھی نگاہ و سکی پیرزوی
 یار سے سیری برآمد کیوں تو کرتا ہر یار
 خود بخود یار سے اسکی ہرگز ارہی
 ہجو وصل اب تو برابر ہو گیا ہر ہو
 پھر کوئی جاننے بیانی ہر کوئی کا
 عشق کا وہ رنم ہے بسکا کوئی نہیں
 کس طرح کیے رہے اہل بہم نہیں
 عیال کا ہر ریا تو ہی نہیں یا نہیں
 حال کس سے کہوں اسکا کوئی نہیں
 خیال اسکا اٹھا دل سے تو لہجہ نہیں
 فقر کے عالم میں ہر اس کوئی عالم نہیں

[illegible]

<p>۱۳۰</p> <p>کشتار دیگھون اسی اداسی</p> <p>قاصد از ہر ضد ابھرتے ہیں</p> <p>حال میرا دوس سے کیوں</p> <p>دل کی آتش ہو اسی کی</p> <p>عشق میں ہوا ہوا اب</p> <p>عشق میں ہوا ہوا اب</p>	<p>کشتار دیگھون اسی اداسی</p> <p>قاصد از ہر ضد ابھرتے ہیں</p> <p>حال میرا دوس سے کیوں</p> <p>دل کی آتش ہو اسی کی</p> <p>عشق میں ہوا ہوا اب</p> <p>عشق میں ہوا ہوا اب</p>	<p>کشتار دیگھون اسی اداسی</p> <p>قاصد از ہر ضد ابھرتے ہیں</p> <p>حال میرا دوس سے کیوں</p> <p>دل کی آتش ہو اسی کی</p> <p>عشق میں ہوا ہوا اب</p> <p>عشق میں ہوا ہوا اب</p>
<p>کیا بہادرین پہ سالار ہیں شیر جنگ</p>	<p>کیا بہادرین پہ سالار ہیں شیر جنگ</p>	<p>کیا بہادرین پہ سالار ہیں شیر جنگ</p>
<p>نفس کی اصلاح سے کونیا ہے تراب</p>	<p>نفس کی اصلاح سے کونیا ہے تراب</p>	<p>نفس کی اصلاح سے کونیا ہے تراب</p>
<p>جسکی زبان پر چون خیزات نام شیرین</p> <p>فرخ و دینون پر بکون جاکے سیرین</p> <p>میں کسی کہی نہ ہونی ہشہ کی دھار و ملی</p> <p>انعام خوب دیا منہ اسکا جوم لیتا</p> <p>کب نہ ہر کا پیا لافسرا دوش کرتا</p> <p>اوسے مزہ نیا یا شیرین کی چاہ میں کچھ</p>	<p>جسکی زبان پر چون خیزات نام شیرین</p> <p>فرخ و دینون پر بکون جاکے سیرین</p> <p>میں کسی کہی نہ ہونی ہشہ کی دھار و ملی</p> <p>انعام خوب دیا منہ اسکا جوم لیتا</p> <p>کب نہ ہر کا پیا لافسرا دوش کرتا</p> <p>اوسے مزہ نیا یا شیرین کی چاہ میں کچھ</p>	<p>جسکی زبان پر چون خیزات نام شیرین</p> <p>فرخ و دینون پر بکون جاکے سیرین</p> <p>میں کسی کہی نہ ہونی ہشہ کی دھار و ملی</p> <p>انعام خوب دیا منہ اسکا جوم لیتا</p> <p>کب نہ ہر کا پیا لافسرا دوش کرتا</p> <p>اوسے مزہ نیا یا شیرین کی چاہ میں کچھ</p>
<p>شیرین کی بندگی میں کیے تراب کیا حرون</p>	<p>شیرین کی بندگی میں کیے تراب کیا حرون</p>	<p>شیرین کی بندگی میں کیے تراب کیا حرون</p>
<p>غیر و زات بار شاطر ہیں</p> <p>جسطح چاہو اسلحہ جی تو</p> <p>جسکو دیکھا سو ہو گیا مغنون</p> <p>گو چھپانے میں عشق اپنا ہسم</p>	<p>غیر و زات بار شاطر ہیں</p> <p>جسطح چاہو اسلحہ جی تو</p> <p>جسکو دیکھا سو ہو گیا مغنون</p> <p>گو چھپانے میں عشق اپنا ہسم</p>	<p>غیر و زات بار شاطر ہیں</p> <p>جسطح چاہو اسلحہ جی تو</p> <p>جسکو دیکھا سو ہو گیا مغنون</p> <p>گو چھپانے میں عشق اپنا ہسم</p>
<p>بیر رکھتی ہیں اصل دین سے تراب</p>	<p>بیر رکھتی ہیں اصل دین سے تراب</p>	<p>بیر رکھتی ہیں اصل دین سے تراب</p>
<p>بیر قرار ہی میں سے کئے ہو لاندن</p>	<p>بیر قرار ہی میں سے کئے ہو لاندن</p>	<p>بیر قرار ہی میں سے کئے ہو لاندن</p>
<p>چین ہو کسطح دل کو یارین</p>	<p>چین ہو کسطح دل کو یارین</p>	<p>چین ہو کسطح دل کو یارین</p>

دولان شیرین تراب

یوں سے علاء میں لیا ہوا کلاں

موجوں پہ ہوا طوفان سزاوار کلاں

گماں کا تو دم تو کس طرح کلاں

سزاوار کلاں نہ تو کلاں کلاں

کھانی تو نہ تو کلاں کلاں

دور احب کلاں کلاں کلاں

رکشتہ کلاں کلاں کلاں

خیر کی گردن پہ چلا جھوٹی شبانی

دولان شیرین تراب

یوں سے علاء میں لیا ہوا کلاں

موجوں پہ ہوا طوفان سزاوار کلاں

گماں کا تو دم تو کس طرح کلاں

سزاوار کلاں نہ تو کلاں کلاں

کھانی تو نہ تو کلاں کلاں

دور احب کلاں کلاں کلاں

رکشتہ کلاں کلاں کلاں

خیر کی گردن پہ چلا جھوٹی شبانی

[illegible]

کہ میرے لہجے پر گہرا غم ہو کر نفاں
منظر پر ہوا ہے بارشوں کا اختیار ہوں
مجھ کو تو کچھ نظر نہیں پڑتا سو اے یار
اے شاہ حسن سرِ سرورِ اسخیں نہ کہہ

کہتا ہوں یہ کیسی سے کبھی اے کیا کروں
 دلوں گیا ہے سچ سے گھر اے کیا کروں
 آنکھوں میں سیر بار کیا چھ اے کیا کروں
 تجھے عاشق فقیر کی پردا سے کیا کروں

اکبار آسکے ملکہ نے جیمین بس گیا
بچہ اسے تراب بس پین کے کیا کروں

وہ شاہنشاہ متوجہ اور صبر و قنوت میں جاؤں
 کہا جس نے مجھے وارہ و خوش اسکو کیا پروا
 بین تا بین ایہ بندہ تبارک کھڑا اور صبر
 مجھے نواہن اک بل نہیں پڑتی بخود سب
 مجھے یان سبے جانا نہ کرے اس پر فرانا
 وہ سب گھر میں جانا بھیجی تملتا ہے

فقیہ و ملی طرف اداسلی نظر ہو تو میں جانوں
کوئی اس کے لیے لوں بدبر ہو تو میں جانوں
وہ میرے خشک لب پر تیرے ہو تو میں جانوں
کوئی بیچیں لوں انھوں پر ہو تو میں جانوں
کوئی لکھ نام ایسا نام تو ہو تو میں جانوں
اسید سلطان و سکا گز ہو تو میں جانوں

جب اسکے جو بہن بیوقوف آدمی مریضین سما جاوے
تراپہ اس لطیف سہ کوئی خیر خود تو مین جانوں

کھنکھانے لگا اور سنا کہ کہیں مینہ چھپا کر پھیر رہا ہے
وہ چھوڑ کر ناخن مچھو کر پیر پیر سے
اڑھائی گونج جھونکے جھونکے
عجب طبع کہ پھر اوسکا کہہ دے دل سے

ند کیسوں اوسکے طرف متوجہ ہونے کے لیے
بھلا میں اوس کا نام جی چاہیے یا نہیں
لیکن میں شمع کی تڑپ میں جلا کی شمع بہوں
کسی سے میں جو کہیں نہ مل سکے پھر ہوں

کسان سنا آئینہ وار
 مقابلے کیلئے
 میں اس کے برین کیا بیٹھا
 کوئی اس کا صفحہ افتخار
 نہ رہا کہ چکھا مارے جسے
 نر بابر کو زبرد کا دوسرا
 جی میں ناہی کہ اک دن
 عیش کا سرگردون
 کوئی یو جیو یاد کہو کہ
 عشق چھینا ہی نہیں
 خواب میں بھی اسے
 دل میں کس طرح
 دوسری یاد میں
 کھلا اس میں
 جبر کو کہ
 دوسری یاد میں
 کھلا اس میں
 جبر کو کہ

[illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

سید علی حسینی نے یہ شعر لکھا ہے
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں

اے ابرنگر نا تو گھنٹہ آنکھوں سے میری جس طرح نثران تھیں کیا پہلوں کو بار بار بے بار موتی گندہ بہار کی تو برسات یا آگے مری ہرین شکستہ سے سو جاے ہونٹھاؤں کی شعلہ آگ سے ہرین بند اتھی	ہر سہن آستانہ تو ہرین آستانہ اک پہونک میں جن کو گھنٹہ کو تو آواز کب جو میں خوش آواز میں سے سا آواز انہوں نے وہ سے اپنی کسائی جو سادون اسی آواز نے کالی مجھے کیا اوس کا آواز
--	---

میتا ہے تراب اوس کا شہباز و زلفور کسطح خیال اوس کا بھلائی بھلاؤ	میتا ہے تراب اوس کا شہباز و زلفور کسطح خیال اوس کا بھلائی بھلاؤ
--	--

سخن ہر گیارہ قصہ و فسانے میں صنم کی یاد میں ایسا گیارہ ہلو بھول میں اوس نگاہ کو قربان دلی پاؤں اوس کی جو صبا اوس کی آستان ہوی تو اپنے ملنے کا مجھے کس سے سو عزت دکھا دی اسی شہر خیال فرامال اپنا نہ کیے لالہ و گل سے چمن دکھنا ہے کو شاد سے مجھے خوب سا کر فیض	مجھے بھی یاد کر سیکے کسی نہیں یہ تذکرہ ہی مرا اپنے اور پکا زمین لگا ہی تیر صفائی سے کیا نشان زمین ہری ہری خاک مری جس کے آواز میں مری تو عمر گئی کٹ اسی ہا زمین کمی نہوگی تر سے سن کو خزانہ میں لگی ہے اک یہ بلبیل کے آواز میں وہ حور کو جو ملے کچھ ہی ستانی میں
---	--

پہان دہ جس لیے آیا میں جانتا ہوں تراب کچھ اور ہی جان پڑا ابکی بار آنے میں	پہان دہ جس لیے آیا میں جانتا ہوں تراب کچھ اور ہی جان پڑا ابکی بار آنے میں
--	--

اوسے قرار ہو کیوں کر کسی ٹھکانے میں کمر بھاری ہی ہو غالب سے دین	اوسے قرار ہو کیوں کر کسی ٹھکانے میں کمر بھاری ہی ہو غالب سے دین
--	--

سید علی حسینی نے یہ شعر لکھا ہے
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں

دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا
 دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا
 دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا
 دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا دہ لڑنا

کسی تو فریبی کی دیا یا بس
سینہ پوش ہوں تھکان ہوں
بہان حال سے گلے ہوں تھکان ہوں
کہ پسان ہوں تھکان ہوں
کسی تو فریبی کی دیا یا بس
سینہ پوش ہوں تھکان ہوں
بہان حال سے گلے ہوں تھکان ہوں
کہ پسان ہوں تھکان ہوں

کہاں تک کریگا مرا استخوان مرے اور ترے ہی خدا درمیان لے بارے کیا دیا او سپہ جان یہی ہے زمین اور یہی آسمان محبت کا آخر یہی ہے نشان یہ ہند دیکھ ہے کہ بانکا بھٹان وہ فی الفور کاٹے گا تیری زبان سے قصہ گو گر مراد استان	برائے خدا اب تو ہو مسرہ بان صنم پھر نہ مجھ سے دغا کیجو میں اوس پریر دسی ہم ملکہ خوب پرے اوس بچی سے میں کہو کر ہوں کسی سے نہ باقی رہا ہکو انس میں کتا ہوں تنہائی سچ دیکھ نہ لینا مرانام قاسد دامن کسانی کہے پھر نہ مجھوں کی و
---	---

نی بلبہ کی گلیں گلستان ہوں
میں گل کی گلیں گلستان ہوں
چین چیں چیں چیں چیں
بن شوق گلستان ہوں
تراپ کا بیری دیکھو گلستان ہوں
تمام شہرین شہرین ہوں

مراد دل بان جا کے الکا تراب
ہسان تھا سیکانہ دم گمان

جو کتا ہے دل ہم کیا نہیں کیے قتل اوسے تو کتنے یہاں لگائے ہن تو نے بہت دل زخم خیم زلف کا فسر کیل جگہ بھرون کیا میں اوسکی محبت کا دم اوسے کون ہرازا اپنا کر سے نوست کیوں دمدم تار عمر جو عالم تری عشق کا ہر تراب	میں خوش اوسے غم کیا نہیں اوسے رنج و ماتم کیا نہیں ترے ہاتھ مریم کیا نہیں کہ ایسا خیم و چم کیا نہیں وہ دمساز و ہدم کیا نہیں جو ہرازد و محرم کیا نہیں یہ رشتہ تو محکم کیا نہیں ہاں تو وہ عالم کیا نہیں
---	---

دل
جو کتا ہے دل ہم کیا نہیں
کیے قتل اوسے تو کتنے یہاں
لگائے ہن تو نے بہت دل زخم
خیم زلف کا فسر کیل جگہ
بھرون کیا میں اوسکی محبت کا دم
اوسے کون ہرازا اپنا کر سے
نوست کیوں دمدم تار عمر
جو عالم تری عشق کا ہر تراب

کسی تو فریبی کی دیا یا بس
سینہ پوش ہوں تھکان ہوں
بہان حال سے گلے ہوں تھکان ہوں
کہ پسان ہوں تھکان ہوں
کسی تو فریبی کی دیا یا بس
سینہ پوش ہوں تھکان ہوں
بہان حال سے گلے ہوں تھکان ہوں
کہ پسان ہوں تھکان ہوں

پنج گنجی است و این کتاب بنام سلطان
پنج گنجی است و این کتاب بنام سلطان
پنج گنجی است و این کتاب بنام سلطان
پنج گنجی است و این کتاب بنام سلطان

آب بین بچے چھلے اور سب نظر میں ہوں
تیری بین حلقہ بگوش اور کے ہیں پائین
یوں نظر پڑی ہیں فانیو میں جیسے
اوسکی مجلس کارویہ ہی ہوا کچھ اور اب
درود غم آہ و فغان جو رفران تو
تو بھی کر دے وہ نہیں ہوتا خبر
مغ بازی کا ہوا تو شوق جیسے یار کو

چاس ہے وہ برگ خنہ ہو چاہے ہوسے خاک رہ
دل کی قسمت میں تراب ابرو پرین بالیان

اوس گلشن کے اگر ہر وقت نالہ زان ہوں
کوئی عاشق میں بھگوت سمجھے فلک شب
وحشت کی جب گھیرا نہیں کیا بے سیر
دیدار کا ہوں خواہاں لہر کا ہوں بان
کوئی رحم مجھ پر کیا درجیاں سے چھلے
تاہق مجھے جلا کر کتا ہے وہ سکر
بے یار زندگی ہی عاشق کی سخت شمار
بہر وہ ترحم کرنا نہیں تکلم
بیربط کیوں تو جانا راہ کرا

اوس کی ہری کی خبر تو مجھے
اوس کی ہری کی خبر تو مجھے
اوس کی ہری کی خبر تو مجھے
اوس کی ہری کی خبر تو مجھے

کیا درخون میں لگا کی بین نے جابان
تیر میں آفت میں یہاں کا تو کی اوس کے بیان
کون تابی میں ہر صبحی تیر پر پرو دایان
ہم سمجھے ہیں قیون کی پس بد چالیا
جن نے جھٹے میں کی کیا بلا میں لایان
تیر میں لے کی بنا لانا ہوں اوس کو دایان
سنبے پاسے مرغ میں گھر گھر ہی بالیان
رویت نون
دوان شاہ تراش

15.

فصل فی بیان

دل پر غلبہ پارنگشت
 ابھی باقی ہے جان لیل میں
 قتل کو گناہ ہے وہ تو پھر سگ انکھ
 سنگ خارا کو سو م تاتل میں
 ہے یہ تاشیر بر عشق کا دل ہے
 کیا کہی ہے ترازب عشق کی کاہ میں
 دیوانہ شاعر ترازب
 روین نون
 سحر سنسکے جہاں

94

مگئے کہتے ہیں
 کہ خوب شے وصل باب کے دن
 یاد آئے ہیں اب وہ پیا کر دن
 بسبیل او داس ہو چین
 چھ آئے ہیں وہ سے بہا کر دن
 چھ آئے ہیں سخت کا کر دن
 چھ آئے ہیں انتظار کے دن
 چھ آئے ہیں بیکر بار ہو دن
 چھ آئے ہیں اگر نہ ہو دن
 چھ آئے ہیں صبر ہو دن

94

سیرت حسن بن افضل را گو
ولم
بیان دامن جیب کی افکار دن
و

وہ تو گھر جا کے غیش کرنے لگا
وہ ہی خوت بہن جو اپنے پار کے تھا
کس طرح اوسکو اپنے بس میں کر لیا
ہم بیان غم سے جان کو تے ہیں
راستہ دونوں جا گئے اوسو تے ہیں
کسین معشوق بس میں ہوتے ہیں

۱۰۹ سے یہ مشکل تر اب پیار سے کہہ
دے تو مشکل کشا کے ہوتے ہیں

کوئی مار سید کے مارے ہیں
آشنا ہی نہیں کب کا وہ
زیر و نگو خدا کے کیے جیتا
دل کو جب چاہیں صید کر ڈالیں
جلوہ گر ہو چن میں اسے بہت
اوسکو کیا کہتے خاندان آبادان
حکمت العین سے منہ نہیں نالی
کیوں نہ عاشق اوسو اوسو کھن
ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب
جسکو گر وہی لال پیارے ہیں
نہو گی ایسی بوسے خوش چن میں
جیسے رنگ و روپا دس سیم تن کا
پڑا ہوں میں جو ابھی سے اب

۱۱۰ ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب
جسکو گر وہی لال پیارے ہیں

ہو اوس کلام کے ہر پیر میں
کہاں ہے یہ چمک و وعدہ میں
جیسا ہے جب سے وہ مجھ میں
نہو گی ایسی بوسے خوش چن میں
جیسے رنگ و روپا دس سیم تن کا
پڑا ہوں میں جو ابھی سے اب

ایک شے میں دیکھتے ہیں تراب
جسکو گر وہی لال پیارے ہیں
نہو گی ایسی بوسے خوش چن میں
جیسے رنگ و روپا دس سیم تن کا
پڑا ہوں میں جو ابھی سے اب

کسی میں سے کسی کو دیکھ کر کہیں نہ کہیں
 کس طرح یاد آئے کہ وہ کس طرح
 کس طرح یاد آئے کہ وہ کس طرح
 کس طرح یاد آئے کہ وہ کس طرح

جسکو بالمش نیت سر موہیاں جیتے ہی
 غمغہ و غم کے سوا اور کچھ کیا، ویکلی غذا
 کڑی اور کھلی نہ فقہ کا کیا پرغا

دست بیع اور سکو کر کون نصف سو کرک
 پہونگے آئندہ سے جسکے ابھی بیچا ہے دو

پہچانے دلی کو وہی جوابے لی ہو
 جو تھو مجھ کو لا تا نہیں تم ارسکو نہ بدلو
 بیچارہ وہ کب قبر کے صفحے سے نکلے
 اگر صورت مہزون نہ بنی قیر کے مانند
 چاہے کوئی خوش ہو کر مرا نہ آئی
 شام نہ کھلے زاد بون کبھی ہ بات
 کدیر جو بیات ادب سے ادا ہو سکے
 دنیا میں سدا رہنے کو آیا نہیں کوئی

کتابوں تراپی ادا سکون میں صاحب مال
 جنگ میں جو کوئی پسے کا مقبول ملی ہو

کلمی حفا عاشق لاچار سے پوچھو
 برص سے کوئی پوچھو جو انیکلی فضیلت
 کیا پوچھتے ہو حال مرا عشق میں مجھ سے

وہ صلت کا غم آئندہ دیدار سے پوچھو
 محبت کی قدر یا کسی بیار سے پوچھو
 روادہ می یوں شادی بار سے پوچھو

احوال مرا جاگتی ایدار سے بہت بڑی
 کیا بیٹے پڑا زلف کی جال میں کیا
 جال کو خبر علم کے درخت کا پتہ
 فونی ہنر مراد خبر داسے پوچھو
 کس طرح لڑا بے اتنی کو دہ بون
 کوئی عادت حق صاحب اسرار پوچھو

دہان شاہ زار
 ریف داو
 کون بلکے سے دہان
 کون بلکے سے دہان
 کون بلکے سے دہان
 کون بلکے سے دہان

<p>الفت سیو پیازی لود لبری سے نو جب انون زہرہ و قمر مشتری تو گر جی سی دی و دیوین تو زور دیو تو جسنے کہا ہوتے اسی مشتری تو کہتا ہوں نیکی جا کسی جو رہی تو چھیڑے ہو محتسب کہ تم جی دہری تو</p>	<p>پیار سی ہار دلوں جا دو گری سے نو نذرانہ منہ دکھائی کا صبر قرار ہوش دیگر سید ہونسی نودل کے واسطے اکدل تو مجھے لیکے اور اب ملے کہاں یار و جو ماگتا ہوں میں دس رگات لا جام شراب ہاتھ میں لیکر وہ منجیا</p>	<p>نومری مجلس میں شیشیاں ہونو بلوہ گلی میں تیرے ہر نشان ہونو میں نے ہر کام کو عارف ترانہ ہونو یا غفنی کی غنودہ سر دقت ہونو دنق گلزار تو میری دستان ہونو رنگ سی دانی تو ہر گز دل کی نہیں</p>
<p>چند روز ہی ہر بار گلخواران دیکھ لو بوندیان بڑی ہیں ہوا و یہ باران دیکھ لو ملکے ہیں خاک میں خاکساران دیکھ لو محتسب اکبم تو سیرا دہ خواران دیکھ لو</p>	<p>بلوے کہتے ہیں باد بہاران دیکھ لو اشک ٹھمنی و مراتب جانیو ٹھہر و ذرا بیشے ہیں عاشق تری کو چہر جو نقش پا کہتے ہیں میخوار اب ہیست کر دینے شراب</p>	<p>روایت داؤد لال ہیں خود پہنچنے کی خبر میں نے ہر کام کو عارف ترانہ ہونو یا غفنی کی غنودہ سر دقت ہونو دنق گلزار تو میری دستان ہونو رنگ سی دانی تو ہر گز دل کی نہیں</p>
<p>کون ہو الالیش دینا سے ترو امن شراب بہتے ہیں دامن لاشعاعے ہوتو یاران دیکھ لو</p>	<p>جو دشمن لویان رخ دل سے نقاب آرزو مبتدل کا ہیکو پھر نے اہل دنیا دربر کیا ہو تو خر سے ہو موج زن سے نفس سولج چھلکے نہ کیو کر لب سے چنبہ کو</p>	<p>دل میں حبیب اس کے اور دریاں ہونو میں نے ہر کام کو عارف ترانہ ہونو یا غفنی کی غنودہ سر دقت ہونو دنق گلزار تو میری دستان ہونو رنگ سی دانی تو ہر گز دل کی نہیں</p>
<p>بے تکلف ہو دیاں وہ کامیاب آرزو اگر نکرتا تا نفس شوم او کو خراب آرزو او ٹھٹھے ہیں اس جو میں کیا کیا جواب شیشہ دل ہو جو لبر ز شراب آرزو</p>	<p>بے تکلف ہو دیاں وہ کامیاب آرزو اگر نکرتا تا نفس شوم او کو خراب آرزو او ٹھٹھے ہیں اس جو میں کیا کیا جواب شیشہ دل ہو جو لبر ز شراب آرزو</p>	<p>دل میں حبیب اس کے اور دریاں ہونو میں نے ہر کام کو عارف ترانہ ہونو یا غفنی کی غنودہ سر دقت ہونو دنق گلزار تو میری دستان ہونو رنگ سی دانی تو ہر گز دل کی نہیں</p>

دیوان خواجہ ترائی

وہ شام کے اپنا کام نہ کر سکا
وہ شام کے اپنا کام نہ کر سکا
وہ شام کے اپنا کام نہ کر سکا
وہ شام کے اپنا کام نہ کر سکا

میں نے تو کلام کیا تو سنا بے کس سے ہو
 عشق میں جان دیا تو سنا بے کس سے ہو
 قنین عاشق کی دھن تو سنا بے کس سے ہو
 دہر کا جام پیا تو سنا بے کس سے ہو
 مرے لہجے سے تو سنا بے کس سے ہو
 کون ان میں سے کیا تو سنا بے کس سے ہو
 چاہے کلام قوی منہ سے کیا تو سنا بے کس سے ہو
 ہجر کوئی نہ کیا تو سنا بے کس سے ہو
 دل تو کھل کر کیا تو سنا بے کس سے ہو
 نہ تو کلام کیا تو سنا بے کس سے ہو

<p>دور و نزدیک برابر ہے جدا یمن تراب عشق میں دلو کسی آن نہیں غم سے بجاؤ</p>	<p>جو کسی ایر کا پیر کا ہو وہ تو صیا و ہے اسی کیا غم کون اوسکی کرے نگہبانی چات جسکی لگی ہو شیرین سے گرد و سیر منہ پیا لے نہ کیوں وہی ہدم ہے اور وہی ہے یار نہ چھپا منہ سے جان کدے صاف اہل دنیا کا ہو جو دست نگر</p>
<p>اشنا کب وہ مجھ فقیر کا ہو وحشت بلب اسیر کا ہو جو نشانہ نگاہ کے تیر کا ہو کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو رنگ جپر پڑا عجبیر کا ہو جو مصاحب و دم اخیر کا ہو دعا جو تری ضمیر کا ہو کب وہ مقبول دستگیر کا ہو</p>	

<p>مہربان جب ہو تراب فقیر کیوں غم نہ ہو وہ امیر کا ہو</p>	<p>ابھی ناصح کو منہ سے قطع گفتار امت ہو خدا سر دھن میں ہو کی گئے گھر امت ہو وہ البتہ تاشا عالم بالا کا دکھلا دے وہ بادند سا دشمن ہے مشت خاک گیری فقیر کا قدم رتہ بلا مشور ہے یارو نئی یار و نسو زیادہ تر توجہ چاہیے مجھ پر</p>
<p>جو کوئی اہل ملامت کہیں صبا صلامت ہو سہا و اقبہ ہر پو کہیں شور و قیامت ہو کسی کا خوش نمائی میں جو ایسا قد قفا ہو گل میں بار کی کس طرح باب طبع اقامت ہو خلاف و سرکشی اونس کر و جہ بلی بقتا ہو جو تیری دلین کچھ ثابت مرا حق قدامت ہو</p>	

دو زبان شاد تراب
 عشق میں جان دیا تو سنا بے کس سے ہو
 قنین عاشق کی دھن تو سنا بے کس سے ہو
 دہر کا جام پیا تو سنا بے کس سے ہو
 مرے لہجے سے تو سنا بے کس سے ہو
 کون ان میں سے کیا تو سنا بے کس سے ہو
 چاہے کلام قوی منہ سے کیا تو سنا بے کس سے ہو
 ہجر کوئی نہ کیا تو سنا بے کس سے ہو
 دل تو کھل کر کیا تو سنا بے کس سے ہو
 نہ تو کلام کیا تو سنا بے کس سے ہو

میں نے تو کلام کیا تو سنا بے کس سے ہو
 عشق میں جان دیا تو سنا بے کس سے ہو
 قنین عاشق کی دھن تو سنا بے کس سے ہو
 دہر کا جام پیا تو سنا بے کس سے ہو
 مرے لہجے سے تو سنا بے کس سے ہو
 کون ان میں سے کیا تو سنا بے کس سے ہو
 چاہے کلام قوی منہ سے کیا تو سنا بے کس سے ہو
 ہجر کوئی نہ کیا تو سنا بے کس سے ہو
 دل تو کھل کر کیا تو سنا بے کس سے ہو
 نہ تو کلام کیا تو سنا بے کس سے ہو

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

وہ یاد دہی صیب میں جیسے براہو
آکر وہ آسائے اگر خدا نہو
گر حشر میں شیع رسول خدا نہو

یار وہی ہمیشہ دعا سے تراب ہے
رسوا کسی کے عشق میں کوئی گدا نہو

کیا ہر اسے گرجا ہے تو
تجھ کو محضے خصوصیت ہو کیا
خوب دکھ دے کے مجھ کو اسی بیدار
ہے حکمت و ادوش تیسری
بیداروں پر تجھے کب لے رحم
تجھے ہرگز نہیں بھر و سا اب
لے ہنر پرستم خدا سے ڈر
اوس سے کہتا ہوں تجھے اقصیر
وہ اپنے قتل سے اپنی
تجھے کہتا ہے جان بوجھ کر بار
کون کہتا ہے تجھ کو تراب

اردیف ہے ہوز
یار و کرتا ہے علاج اور سب آزار کی دہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

اہل دنیا کو دیکھ کر دینداروں کی نظر سے اتر کر آئے
 ان کا دل بے پروا ہو گیا اور وہ دنیا کی باتوں میں لگے رہے
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی

وہ بے اختیار انا اہل ہی بلا شہدہ	جسے تیرے ہوا اہل امتیاز کے ساتھ
بھلا قریب کمان جاؤں گی دوسری	سدا جاز کا گوارا ہو چار کے ساتھ
خود او سکون دیکھئے یا او سکون جو جسے ناظر	حضور جا ہیے اسے شیخ یون کی ساتھ

قراب کام ترے سب سے بہت ہو جیسا مین
 جو لہ لگاے خند او نہ کار ساز کے ساتھ

جوشاہ تھا ستر قدم اشد کا سایہ	سے سر پہ فیروز کی اوشی ہ کا سایہ
اشد کسی ل میں سلمان کے نہ ڈالے	زلف سیہ کا فر گراہ کا سایہ
اسینت بہت کواو سکونہ دوانا	عاشق سے پڑا او سپہ تر جی ہ کا سایہ
پر چلتی نہ بلبل کے نہوتا کیسی گل خشک	گر باغ میں پڑتا نہ مری آہ کا سایہ
آئیے مین پڑتا ہو وہ خسار کا یون کر	دیا مین سے جسے شب ماہ کا سایہ
ہر شے مین پڑتا ہو دیکھ او شکل او سکون	جن دل میں پڑتا ہو عارف آگاہ کا سایہ

کم ظل ہا سے نہ قراب او سکون بھگت
 ملتا ہے کسی سے کسی در گاہ کا سایہ

کیون نہو عشق لب و لہجہ رخ و رنگ سے	آہ نکلی ہے تیرے دل سے عجب دے کے ساتھ
بار اُٹھو جو ہو نکلی تو دھوا اے پاؤں	دلین یون او سکون دے دے مری گرد کی ساتھ
جسکو چسکا ہو ترے یون و عارض کا	او سکون اب مین کیا دوتن تو کو کے ساتھ
مثل غور شد قرار او سکون مین اک جاگہ	رہ سکون وہ صفا و جہان گرد کی ساتھ
بار بھگت کو سکون مضی پوری آؤ تریں	رکھو بدھو کو خدا ایسے جو انور کی ساتھ

دیکھا ہی نہیں دیکھی ہو کر کا جلوہ
 یاد ہی پوری ہے جسے تری نور کا جلوہ
 بابرین جاتی ہے کہ ہی نور کا جلوہ
 یہ کچھ ہے بال ہی نور کا جلوہ
 دیکھا نہو جسے شب و روز کا جلوہ
 لگ جا ہی دسی نکلی ہو کر کا جلوہ
 دیکھو تو ترے دل میں جو نور کا جلوہ
 دیکھو دیکھو اپنا نور کا جلوہ

دیوان شاہ قراب

اہل دنیا کو دیکھ کر دینداروں کی نظر سے اتر کر آئے
 ان کا دل بے پروا ہو گیا اور وہ دنیا کی باتوں میں لگے رہے
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی
 ان کے دل میں دنیا کی باتوں کی جگہ پروردگار کی یاد آئی

میں ہوں جان دہمت کو مجھوں نے
حاضرات اوسکی کرو سکا مجھے سب
ہکو بھلا نے میں زہن کو دیکھا سچ بنا

جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت ابڑ کو دیکھ
غش ہوا ہوں نہ درسی میں اکبر ہی کچھ کو دیکھ
تو بھی کچھ حق سولہ محراب اور منبر کو دیکھ

جس طرح صورت میں پیغمبر کی حق دیکھ **تراپ**
اوسط مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ

جیسے بیل کو زل سے دوستی ہو گل کھتا
غشے ہر ایک طرح نشان داغوں میں دیا
زلف ڈاگر تر سنبھل کر کیا ہو سکی قدر
مختار ہوا ہر اچھی کا گلو گیل اس قدر

دل ہو دکنے کباب ادس خیم میگوں پر **تراپ**
کچھ گزک لو چاہیے میں متوں کو جام مل کے ساتھ

در دل کے مسکرایا وہ
منقبض تھا جی پر سے یہ دل
نہم سے جن جھگیا من ہو لی من
کل تو شوخی سے مجھ کو قتل کیا
اوسکے دلین نہیں جگہ میری
سر و قدم تلے ہو دل
بھولنے کا نہیں **تراپ** اوسے

پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ
جان کے غنچے کھکھلا یا وہ
وصول اڈرنے کو بھی نہ آیا وہ
آج کیا دیکھ کے بچا یا وہ
دلین میں سے بھلا سا یا وہ
چاہتا ہے یہ زیر سا یا وہ
اوس کو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ

میں ہوں جان دہمت کو مجھوں نے
حاضرات اوسکی کرو سکا مجھے سب
ہکو بھلا نے میں زہن کو دیکھا سچ بنا
جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت ابڑ کو دیکھ
غش ہوا ہوں نہ درسی میں اکبر ہی کچھ کو دیکھ
تو بھی کچھ حق سولہ محراب اور منبر کو دیکھ
جس طرح صورت میں پیغمبر کی حق دیکھ
اوسط مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ
جیسے بیل کو زل سے دوستی ہو گل کھتا
غشے ہر ایک طرح نشان داغوں میں دیا
زلف ڈاگر تر سنبھل کر کیا ہو سکی قدر
مختار ہوا ہر اچھی کا گلو گیل اس قدر
دل ہو دکنے کباب ادس خیم میگوں پر
کچھ گزک لو چاہیے میں متوں کو جام مل کے ساتھ
پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ
جان کے غنچے کھکھلا یا وہ
وصول اڈرنے کو بھی نہ آیا وہ
آج کیا دیکھ کے بچا یا وہ
دلین میں سے بھلا سا یا وہ
چاہتا ہے یہ زیر سا یا وہ
اوس کو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔

تراہ ابل یہ ایک کوئل ہے جو پتوں پر بیٹھ کر گیت گاتا ہے۔

عجب ہوتا ہے اب ملکہ دین عشق پر ظاہر
نئی آنکھوں کی زردی نہ کی سوزش تیر سحر کی

جہی صل ہو ترا وہی ساجت حیدر ہے
غیر نگہ گھیر میں جانی ہو چاہتی ہو تم
صوت پرست کہتے اوسے پانچا پرست
کلشن میں جہاں کو آواز کہتے ہیں

اے اوسے سن کے میسر ہی کہانی کہا تراہ
یہ واردات تازہ ہے قصہ جدید ہے

جو بہ دماغ ہو ہر عاشق کی کورنش ہے
ہر اک قدم پر اوس کے ہونا ہر ایک جھڈے
پھر آہنگا وہ دلبر اتنا نومت ہو نہ طر
اوس کا ہر انگ آنا ممکن تھا کی طرح
گر باغبان سے کہتا عناد قسبی
گو بندگی میں تیری لیے کچھ خطا ہو

ساقی تراہ کو دے اک جام بھر کے ایسا
زائل ہو عقل اوس کی و سارخ ہو سر زنش سے

آیا بدن پڑھت قومی مضحل ہوئے
اونا کھنڈ تاب و توان بخل ہوئے

جنگل میں ایک شکار گاہ ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح ہے جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے۔

شامی نے پیر کا سر کی رما
 اندک تار سے لایا اس سر سے
 بٹا پانوں سے نیر اور کو خلیفہ
 یزید اس سے جامع کا وہ منظر
 بنا یا ہے اور سے مہر تپ پر اپنی
 رکھا بار امانت اور کے سیر
 کہا تب ظالم دجانی سے انسان
 دگا کر مہر اور سے اس پر ظلم
 سب دیکھ کر سے تامل سے مظان
 امانت دار عشق و معرفت ہے

وہ سہ ماہی لوٹے ہوئے ہیں
 ان سر سے سر سرانی
 کہ وہ دیکھو اور سید کا رانی
 لکھو چیز سے اور میں تثنائی
 اور وہ اس سے کیا جوئی مانی
 نہ آئی اور کے دل میں کچھ گرائی
 یہ غفلتوں کے عجائب میں مانی
 بتا اور سکوت دشمن سے بانی
 نو کیوں اور سپہ حق کی مہربانی
 نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

نہشت فیہ من روحی کا دم مجسہ
 تراب آگے کو طال آگے

میں تجھے بڑھ کے کیونکر جاؤں گے
 ترے پیچھے میں ہی لے ازل سے
 کمان صحرا سے باہر جائے مہزون
 جگر خون ہو گیا غم کھاتی کھانی
 وہ ہمد مہم قدم میرا بھی ہو
 وہ ابھی ہے اندھیری رات کا چاند

نہیں پڑتا ہے میرا پانوں کے
 کیا چل مجھ پر تراد انوں آگے
 نظر اتنا نہیں کوئی گاؤں گے
 زیادہ اس کے کیا غم کھاؤں گے
 جو بانی اشک سے چھڑکاؤں گے
 اسے تسلسل میں کیا دکھاؤں گے

وہ سہ ماہی لوٹے ہوئے ہیں
 ان سر سے سر سرانی
 کہ وہ دیکھو اور سید کا رانی
 لکھو چیز سے اور میں تثنائی
 اور وہ اس سے کیا جوئی مانی
 نہ آئی اور کے دل میں کچھ گرائی
 یہ غفلتوں کے عجائب میں مانی
 بتا اور سکوت دشمن سے بانی
 نو کیوں اور سپہ حق کی مہربانی
 نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

نہیں پڑتا ہے میرا پانوں کے
 کیا چل مجھ پر تراد انوں آگے
 نظر اتنا نہیں کوئی گاؤں گے
 زیادہ اس کے کیا غم کھاؤں گے
 جو بانی اشک سے چھڑکاؤں گے
 اسے تسلسل میں کیا دکھاؤں گے

شنگ حاسد سی ہلو کیا غم سے
 عقل جانی ہے عشق کے آئے
 حسین انسانیت نہر مجھ بھی
 چشم عبرت سے ہمیں دیکھا خوب
 اک طرف شور و غل پر عیش و خوشی
 پھول بننا ہے اور کل ہے چپ

تو ہے اور ہم ہیں جن ملک دم ہے
 اتفاق انہیں تو بہت کم ہے
 وہ تو حیوان شکل آدم ہے
 اس جہان کا عجیب عالم ہے
 اک طرف آہ و درد و ماتم ہے
 منہ پہ دونوں کی روتی شبنم ہے

بیاہر سنا میں جو ہنسے گا وہ ہنسے گا
 شہزادہ کو اس کا ہنسنا پسند نہیں آتا
 شہزادہ کو اس کا ہنسنا پسند نہیں آتا
 شہزادہ کو اس کا ہنسنا پسند نہیں آتا

مریجان صراحی گزہنوں سے یہاں آبا نہیں کتنے دنوں سے نہیں خالی یہ رستہ رہزنوں سے ملے ہم کیے ان نازک تنوں سے	تجھے اسی محتجب عاشق ہے کہا لیلیٰ نے سنسکے حال مجنون سلوک راہ حق سے پر کیا ہو قباے شبہی سے ہوں لڑنم
---	---

تراپ اوس بت کا دل تجھ سے مل گیا
 رکھے ہن لاگ کا نر موہنوں سے

تو نہو نہی جس مکان میں دان ہی بھر لورے ذکر ہے جسکا وہی اگر وہی مذکور ہے سو جتنا جسکو نہو وہ کیا کر و معدود جو ہے سود مصیبت یہ تو مثل مسہور ہے جان بھی اوس دلو کہتے حسین لورے بندہ بیچارہ سراپا عاجز و مقہور ہے	بندگ تجھے نشان یار کو سوں رہی یہ تصویر در کھیتو یار و وقت ذکر ہو حق تو پر پروردہ عیان ہو انکھ کھو و کھو غلبہ احوال سے منصور انا الحق کہہ اٹھا کہتے ہیں عالم میں ساجد خدو انوکھا فاعل مختار ہے اللہ چاہی سو کرے
---	---

عشق کو جذبہ سے پھرتا ہی تراپ ایدھرا دور
 کچھ نہیں چلتا ہے اوسکا کیا کرے مجبور ہے

جو ہیں خوب دل میں سائے ہمارے بچھے ہارے انکھ نہیں چھا دی ہمارے کیسی ہوں جو مجلس میں آؤ ہمارے ہر کوئی زیر سائے ہمارے	وہ کہتے ہیں بھلا سنے ہمارے سوا اوسکے اب کچھ نہیں دیکھ پڑتا ہر کی مجلس میں ہو نہیں انکی ہر کوئی کار ہے اوس سہ سارے
---	--

یہاں آبا نہیں کتنے دنوں سے
 نہیں خالی یہ رستہ رہزنوں سے
 ملے ہم کیے ان نازک تنوں سے
 تجھے اسی محتجب عاشق ہے
 کہا لیلیٰ نے سنسکے حال مجنون
 سلوک راہ حق سے پر کیا ہو
 قباے شبہی سے ہوں لڑنم
 تراپ اوس بت کا دل تجھ سے مل گیا
 رکھے ہن لاگ کا نر موہنوں سے
 تو نہو نہی جس مکان میں دان ہی بھر لورے
 ذکر ہے جسکا وہی اگر وہی مذکور ہے
 سو جتنا جسکو نہو وہ کیا کر و معدود
 جو ہے سود مصیبت یہ تو مثل مسہور ہے
 جان بھی اوس دلو کہتے حسین لورے
 بندہ بیچارہ سراپا عاجز و مقہور ہے
 بندگ تجھے نشان یار کو سوں رہی
 یہ تصویر در کھیتو یار و وقت ذکر ہو
 حق تو پر پروردہ عیان ہو انکھ کھو و کھو
 غلبہ احوال سے منصور انا الحق کہہ اٹھا
 کہتے ہیں عالم میں ساجد خدو انوکھا
 فاعل مختار ہے اللہ چاہی سو کرے
 عشق کو جذبہ سے پھرتا ہی تراپ ایدھرا دور
 کچھ نہیں چلتا ہے اوسکا کیا کرے مجبور ہے
 جو ہیں خوب دل میں سائے ہمارے
 بچھے ہارے انکھ نہیں چھا دی ہمارے
 کیسی ہوں جو مجلس میں آؤ ہمارے
 ہر کوئی زیر سائے ہمارے
 وہ کہتے ہیں بھلا سنے ہمارے
 سوا اوسکے اب کچھ نہیں دیکھ پڑتا
 ہر کی مجلس میں ہو نہیں انکی
 ہر کوئی کار ہے اوس سہ سارے

یہاں آبا نہیں کتنے دنوں سے
 نہیں خالی یہ رستہ رہزنوں سے
 ملے ہم کیے ان نازک تنوں سے
 تجھے اسی محتجب عاشق ہے
 کہا لیلیٰ نے سنسکے حال مجنون
 سلوک راہ حق سے پر کیا ہو
 قباے شبہی سے ہوں لڑنم
 تراپ اوس بت کا دل تجھ سے مل گیا
 رکھے ہن لاگ کا نر موہنوں سے
 تو نہو نہی جس مکان میں دان ہی بھر لورے
 ذکر ہے جسکا وہی اگر وہی مذکور ہے
 سو جتنا جسکو نہو وہ کیا کر و معدود
 جو ہے سود مصیبت یہ تو مثل مسہور ہے
 جان بھی اوس دلو کہتے حسین لورے
 بندہ بیچارہ سراپا عاجز و مقہور ہے
 بندگ تجھے نشان یار کو سوں رہی
 یہ تصویر در کھیتو یار و وقت ذکر ہو
 حق تو پر پروردہ عیان ہو انکھ کھو و کھو
 غلبہ احوال سے منصور انا الحق کہہ اٹھا
 کہتے ہیں عالم میں ساجد خدو انوکھا
 فاعل مختار ہے اللہ چاہی سو کرے
 عشق کو جذبہ سے پھرتا ہی تراپ ایدھرا دور
 کچھ نہیں چلتا ہے اوسکا کیا کرے مجبور ہے
 جو ہیں خوب دل میں سائے ہمارے
 بچھے ہارے انکھ نہیں چھا دی ہمارے
 کیسی ہوں جو مجلس میں آؤ ہمارے
 ہر کوئی زیر سائے ہمارے
 وہ کہتے ہیں بھلا سنے ہمارے
 سوا اوسکے اب کچھ نہیں دیکھ پڑتا
 ہر کی مجلس میں ہو نہیں انکی
 ہر کوئی کار ہے اوس سہ سارے

میں نے یہ کتاب کو کھانی میں لکھی ہے جس میں
اردو کے محکمہ تعلیم کے سربراہان نے
میں نے یہ کتاب کو کھانی میں لکھی ہے جس میں
اردو کے محکمہ تعلیم کے سربراہان نے

کیا ہا کر بھگ کر تار ہو تو اسے مطرب بنیے
یہ نئی کی صدا سن سن کر کیا کہتے تھے
یاد کرتے کرتے جس کو قفس میں خون بن گیا

کس طرح کہتے تھے وہ جانا مجھ کو تراب
جس کو صدہ شہر میرا عاشقانا پار ہے

بال زلفوں کو جو سر کرتے تھے بڑے
جاتے ہو کیوں چھپکے تنہا نے میں تم
بت پرستی کیا پسند آئی تھیں
ست کہو حق جلوہ گر ہے سب کین
زلف کا فرین جیسا اول غبت
جس طرح چاہو اور دھیر لیا میری عشق
الامان خوبوں سے پار بالامان
جس کو اچھی کہہ رہے تھے سب بیان
مار کے مشتاق مر جاتے ز کیوں
صندلی پوشاک جانا سن گھر لے
ساقیا اب تک نہ مرے جی بھرا
ہر قرعہ تیرا ہی چون ناوک کا تیر
خوب مارا دل یہ اک جوتوں کا دار

لوٹ کے پانوں پر ادھر کو گھر سے
شیخ صاحب قبلہ و کعبہ مرے
کیوں طریق حق پرستی سے بھرے
یہ فریب نفس کے مین باجر سے
پنستے مین سب ہندو و ملکی جیو کرے
کچھ نہیں چلتا ہر دل کا کیا کرے
ہو تو مین پر قوم سب جادو گرے
عشق مین وی ہو گئے کہتے بڑے
ملنے مین کب جو دغلمان بن کر
غم سے اوٹھیں جس کے دل مین بجز
ہو گئے خالی ترے گنتے گھر طے
اسی مکان ایردین قرمان مین
اکوین شاہاں پیاری و اچھے

بہت سے سواری میں اس کے جلوہ نشین ہو کر
سدا میں آپ سے سو فیاض ہے
وہی بن کتابوں جو کتب خانہ
یہ واقعہ جسے شہر اب میں نظر آیا
کھڑا بابا بک بلند اس غریب کتاب
دیکھ کر کتنا غم
وہ لوگوں کا ہر ذرہ قرب کتاب
خوبیوں میں زلف سیما چاہے
البتہ صید دل کے نام پر
کے ہر دھڑکنے اور ہر دھڑکنے
کے ہر دھڑکنے اور ہر دھڑکنے
کے ہر دھڑکنے اور ہر دھڑکنے

میں نے یہ کتاب کو کھانی میں لکھی ہے جس میں
اردو کے محکمہ تعلیم کے سربراہان نے
میں نے یہ کتاب کو کھانی میں لکھی ہے جس میں
اردو کے محکمہ تعلیم کے سربراہان نے

کیمیا نام غدا
 حال کوئی
 ایک
 حال
 دیر عاشق
 دل کا
 صیغہ
 کس
 دیوان
 کوئی
 با صفا
 آیتین
 سر
 مہین
 ہر خدا
 اس
 کی بات
 کی

کمان ن آسکی کمان شان بیری
خبرده نه پیتا جو بران کانی نونی
مر جائے کافون مر گھڑی ہے
بوت انکھون کے سامنے کھڑی ہے
حیرت بن گئی بہت محکوم جس سے
تصویر تری نظر پائی ہے
ساہون بن ہو بسطرتے بارش
رویت کا کھانا ہے
دولان شاہ و اس کے
کمان ن آسکی کمان شان بیری
خبرده نه پیتا جو بران کانی نونی
مر جائے کافون مر گھڑی ہے
بوت انکھون کے سامنے کھڑی ہے
حیرت بن گئی بہت محکوم جس سے
تصویر تری نظر پائی ہے
ساہون بن ہو بسطرتے بارش
رویت کا کھانا ہے
دولان شاہ و اس کے

کے کون اوسے امنی بات ہے
خدا کا در نہیں کچھ ناخدا کو
لیے ہے ہاتھ میں اوسکے لہو کون
جہا ائی سے نہ اوس کو مار لیلی
کہ مجنون وار ہے اور پار لیلی
حنا کے رنگ سے ہتھیار لیلی

تراپ ابصر او دھر دلکو نہ بھٹکا
کمان کا قیس دیکھی بار لیلی

ہمارے رومند ہی جو میں کی ملا جائے
کیسے کا نہ نہیں ایسا کظا لاؤ کو بیٹھے
چم سے پھیرے پائے نہ تار کہ قدم ترا
کے مت نیلک سے کوئی لکڑی جو کھوئی
وہ اکہ بیدر و جانان کیسی دیکھ جائے
جو مجھ پڑا کی جو رجھا کو نار و احار ہے
تو رنگ و بو و گل کی کیفیت کیا ہے صبا جا
بھلا کیسے اوس جو آپ کو سب برا جائے

تراپ اک مردھر سے ملا تھپہ قلندر ہے
وہ جگہیں سب بد تر ہے اوسے کوئی بھلا جائے

کہانی ادھو شاہی ہو تو کوئی ادھو گدا جا
کہا جسے ہمیں ستری ہم دسکا کس کے لیے
چھانے آئی پھر گدا دان کبتک ہنگر مان
جواب کو بندگی کر تا ہوں منہ پھیر کر
بھارا اہل دنیا کیا فقیر دنی صلا جائے
وداع ہو جو کوئی انسان کو جسے جدا جائے
وہ حق سے قیام اپنا جو نیامین بد جائے
مزلع اوسکا پھر ہے جسے اب کیسا اند جائے

ہو اسے نفس کو اپنی کیا ہے پشوا حسنے
تراپ اوس کو بھلا کس طرح مقتدا جائے

ہوئی اوس کیا جان بھان بیری
اگنی جان میری گئی جان میری

کمان ن آسکی کمان شان بیری
خبرده نه پیتا جو بران کانی نونی
مر جائے کافون مر گھڑی ہے
بوت انکھون کے سامنے کھڑی ہے
حیرت بن گئی بہت محکوم جس سے
تصویر تری نظر پائی ہے
ساہون بن ہو بسطرتے بارش
رویت کا کھانا ہے
دولان شاہ و اس کے
کمان ن آسکی کمان شان بیری
خبرده نه پیتا جو بران کانی نونی
مر جائے کافون مر گھڑی ہے
بوت انکھون کے سامنے کھڑی ہے
حیرت بن گئی بہت محکوم جس سے
تصویر تری نظر پائی ہے
ساہون بن ہو بسطرتے بارش
رویت کا کھانا ہے
دولان شاہ و اس کے

ہم تو مسجد سے عرس کے اوپر کیون نہو عید عاشقوں کو یہاں	سنکے قد قامت الصلوٰۃ طے گھر سے دے کر کے شب برات چلے
--	--

۵۳۔ اوس سے بازی تیراب بیٹنے کیا
ماشقون کو د کر کے مات حل

بیلون پکڑی ایسی صیاد احسان چھوڑ
اک طرف چھوڑی ہیں لاکڑ بین گل خیلے
شانہ اتنی چیرہ دستی نلف جانان لکھ
بیل غلوت میں کمر تھمی سنسکے مجنون ہی
شست دیوٹا ہرنگو کیا بست کرنا ہر شیخ
زندگی سے تنگ ہو نہ کی حاجت ہے
اوسکو زاہد کہے جو نہ ہی کچھ نفس نو
بھر کے دامن دوزیجنا دہ چن چن چھو

<p>مرتی ہے او پیرزنجیا کھدے یوسف سی شراب جو نر ز مہر ہو یہ چاہ کنگان چھوڑے</p>	<p>۵۰</p>
<p>کبتان بنکھو رہنے کی قید زمان چھوڑ ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہیں جگر بھر</p>	<p>ہوں ترقربان روغید قربان چھوڑ صومہ داؤ دی رکھے اور صومہ پھانچ</p>
<p>پہلی جسم اشعورن ستاد کو بس کیا پونشیب بندہ ہونا ہے دم عاشق کو دیکھ</p>	<p>کیون نہ اوس لڑکے سے روئے ان چھوڑ جسے رمینی کوئی شیرستان چھوڑ</p>

۱۸۹

ہمتو مسجد سے عرس کے اوپر
کیون نہو عید عاشقوں کو یہاں

۵۳
اوس سے بازی، تراب جیتنے کیا
ماشوق کو جو کر کے مات چلے

بلبلوں پر کڑی ایو صبا احسان چھوڑ
اکھڑت چھوڑی ہیں لاکھڑ بین گل کھلے
شانہ اتنی چیرہ دستی لطف جاناں نہ کر
یہی خلوت میں کبھی تھی سنسکے جھوٹ ہی
خستہ پیونہ ہرنگو کیا بست کر باہو شیخ
زندگی سے تنگ ہووے کی حاجت ہے
اوسکو زاہد کہیے جو نہ تھی کچھ نفس و
بھر کے دامن و زنجیر تاجی چرخ چرخ چھوڑ

۵۴
مرنے ہے او پیر زنجیر کدے یوسف سی تراب
جو مریز مہر ہو یہ چاہ کنگان چھوڑے

ہوں کہ قربان رعبہ قربان چھوڑ
صومہ داؤ دی گئے اور صومہ پھانسی
کیون نہ اوس لڑکے سے دلتا چھوڑ
جسے منورین کوئی شیر نستان چھوڑ

کبتات کھوٹے رہنے فیر زمان چھوڑ
ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہیں عمر بھر
پہلی صبر اشعہن، شاد کو بسل کیا
یون شب بزدل ہوتا ہے دم عاشق کو دیکھ

نہایت ہی ناز و ناز سے کہتا ہوں کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے

کون کتنا ہے وہ دیکھو دیکھو سنگ ہے
 کس طرح سے کہیے اس جو کوئی نہ ہم
 موسم کا حقیقت میں تو دیکھو نہ
 وسعت و سکی عرش سے زیادہ چھوٹی ہو

وہ بحث کرتا ہے دعو سے عشق بازی کا تراب
 جو گرفتار کیا دھرم و نام و رنگ سے

کس سے ملا کی ہاں مجھے بد دعا لگی
 روئیے ایک بل نہیں فرست فراموش
 تصویر سیری دیکھ کے کہتی ہیں یہی
 دل کا مری تو جبر میں کل ہو گیا وصال
 ملتا ہوں ہاتھ شکستہ ہونا ہوں پاہال
 دل لنگ کیوں نہ ہوں گر زبان چاڑھوں کیوں
 پوچھے تو کوئی اس جہت محبوب سے بات
 کیوں ہو سے دوبارہ وہ سپاہی کچھ سو تو
 کیوں بار دیکھتا ہے تو آئینہ بار بار
 غمخوار کی مین زخمی سے اپنے کونہ ہم

کیونکر تراب اس سے گریو دلی مصلحت
 مثل جباب جسکو ہے ہر دم فنا لگی

ہو معکم ایسا کہستم وہ بیک سنگ ہے
 جلوہ گر ہر رنگ میں دیکھو ہی ہر رنگ ہے
 کوئی بیگناہ نہیں آئین نامی سنا ہے
 خاتمہ دان یہی ہے مین گونا گوتنا ہے

سب کچھ اور سے ناپاکی ہوسا ہے
 سب کچھ دل چھوڑا ہوا ہے
 سب کچھ اس سے دل چھوڑا ہوا ہے
 سب کچھ اس سے دل چھوڑا ہوا ہے

نہایت ہی ناز و ناز سے کہتا ہوں کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے

نہایت ہی ناز و ناز سے کہتا ہوں کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے
 وہ سب کچھ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ ہے

194

نام کو درمیان میں تو ہے
دل میں تو ہے زبان میں تو ہے
پادشاهی کو درمیان میں تو ہے
جان دو بخان میں تو ہے
مختص خالی نہیں کوئی یہاں
جہان بیکار میں تو ہے
۱۹

جو ہر اد کا دل بھولی جیہاں دسکا کاٹ
عقل غوطہ کھا ہی پایاں دسکا پانی نہیں
باز آئے جو سو پار اچھی طے ہو گئے
خاکسار بہین دیا ہر حق نے چکو قہر
یار وین زیادہ نہیں کہتا ہوں دیکھ لو
بے طرح دوا ہی نہ رہا دس لب شیریں کے گرد
بجو کر دشر سے فلک کی سب کج کیاں ہر
منہ چہرہ اچھو کہے دس کے بدی

جیسے نوید گمان ہو ہے
برخلاف گمان ہو ہے
کچھ تو ناظران ہے
صبر کا استیساں ہے
نہیں کیا تھا اور کوہن کیا تھا

دیوان شفا ہزار

درد کا دواستان سے
عشق کا فنا زمان سے
بہر گل کیون دوست ابرو کے
آشنا باغبان سے
بس کہ کس طرح مجھ سے
دور ہو گا مکان سے
اپنی ہوا و سلی تنافض

کیونکہ دوا سن گئی ہو اور سکا یہ دل میرا تراب
نص کے غول سے تر ہو دامن کا اد کے پاٹ سے ہے

<p>یارو دید یہ خوب اپنا جانا ہے وہ کمان ابرو رخ کرے ہوا دھر جھمکوا اپنی قسم تباہ سے ہج یار نے آنکھ سے کیا پھیری دل میں اس کے نہو جگہ جس کے زامہ تو ہے اور بیت اللہ</p>	<p>اوسکا جانا قیامت آنا ہے تیرکا اس کے دل نشانا ہے دل تو کس پر ہوا دانا ہے پھر گریباں جسے اک زمانا ہے کہیں اوسکا نہیں ٹھکانا ہے مین ہوں اور اوسکا آستانہ ہے</p>
---	--

اوسنے نافع تر اب کو لوثا
عاشقی کا فقط بسانہ ہے

[illegible]

اسمیں کچھ شک نہیں ہے وہ اللہ کے لئے ہے

خبر رسیده است که تخت و کوسه

تو عیث اسے ٹراپ حیران ہو

او کی یاد کرد و رسیدن آه کرتا سینه
 و ده اک نظام شکر به خوارتر از انعام
 بهت امیدت پر بهت و رخ کی در شیشه
 کی کو رنج رحمت خدا کی کو عیش و سریش
 امیر و نعل عبت کوئی طبعی هزار در دنیا
 کیا سیر و زدن حبه خدا کو امری سیر

جو پیر و بی وقت فیج بسم الله کرتا
 او صحن آه کرتا چون دفر آه کرتا
 کوئی کمتر عبادت خالصا الله کرتا
 شین بج خالی از حکمت جو کم الله کرتا
 خدا قادر و پاکه مین گد اکو شاه کرتا
 بنی آدم کو دنیا بین و بی گد اکو گد

فقروں کی دعا ہے جو غضب، الامان اور

تراب اس بات سے پار و تحصیل آسگاہ کراچی

سوااوسکے یاروجھلااورکوئی
مرا یار سر تا قدم مر یاں ہے
سوانستی کے نہو کچھ بھی ثابت
رہو گے الگ کب تک شے ساقی

رہا آشنا کب بیاں طہور کوئی
کرے اوسے چہمت جو رکوئی
جو ہستی میں اپنی کرے غور کوئی
اور مر کیا نہو گاتیسراور کوئی

تراپ اوسکا بندہ اوسیتو ہون

خدا سے ملا دے جو ہے الغفور کوئی

دہ کوئی معشوق صوفی کوئی عاشق مجاہدی
دہ اینو سن یرو د آب گرم خشتبازی

٤٢

۱۹۳

سید محمد کچھو شکر نبی جیو والہ اللہ

نزدند اسے فی لغت ہو کسا

نوعیت اسے تراب جبران ہے

اوس کی یاد و گریہ لڑا کر تاس ہے

وہ اک نظام سنگر بہ خدا اوشن کا کام

ہستامینیت پر بہت دوزخ کی دہشت ہے

کیونچ رہی رہی کیونچ رہی رہی

اوس نے عبت کوئی بلجی ہوا دینا

کیا سجدہ نہ دان جسے خدا کو افری ہے

فقیروں کی دعلے جو غضب الہامان اوش

تراب اس بات سے بار تو تھیں آگاہ کرنا ہے

سوا اوس کے یار و جھلا اور کوئی

ہر یار سر تا قدم مرہبان ہے

سوا نیستی کے نہو کچھ بھی ثابت

رہو گے الگ کب تلک جسے ساقی

تراپ اوس کا بندہ اوسیت ہون

خدا سے ملا دے جو فی الفور کوئی

کوئی مشوق ہری کوئی ناشن کا ہے

وہ اپنی سن پر خد آپ گرم شہادت ہے

1975

[illegible]

۵۰

حال میری یہ قاصد کی نیابتی ہے
بکثرت تو مگر آدمی کم دروازہ
تسے کرتا ہے جو افراسیاب
دور

۱۰۰ روغن یا چکنا چک
 پانیس ہی کو اور شکر مع رب
 و رب ہمسو کی بات دیکھو گے بار
 پیم یک کپڑے چور شد کنی رانی ہے
 ہی جھاڑا اب اوکس ملین کچم
 ادا چکنا نازن لٹائی ہے

و

ترا ب اکدن دره دلجو خود ایکی پاس ہے
جو سوچ جنسہ دل لیکہ سہا باز ارٹھ چلنے کے

جو بندہ سیم و زر کا ہوا میرا کا قدم کرے
وہ شاہد باز دسی و صورت پرستی رکھے شراب
جسے کچھ سیکھنا منطوق و علم و منہ منہ
تو کو کوئی چاہے کسی صورت نقش ادا کئے
جسے ارواح سی پڑنکی حاجت ہو دگراری
تو کو کوئی چاہے کہ صحبت میں کسی کو مستعار

جسے توحید و فقر و نیسی کا ہونہ چھٹنا
تراپا ایسے مجاشاسی فقیر و کج قدر ہے

وسندسی چھپر بھی نہ ہا رہی ہلک لگی
 رب وہ کیا بشر تھا کہ جسکی شان میں
 بار باندھ لیا بھی قبیح واسے نور
 ہر تہی گرداد کے میرے طرح رات دن

انکم نہیں جت یار کی پیادہ سی جھلک لگی
 شکل پر سی نہ صورت جو رو ملک لگی
 زاہد اگر نو دیکھے وہ صورت ملک لگی
 پتیری بھی آنکھ بار سے کیا انکم لگی

جب جائے تراب تو کتنا ہے عشق میں
اوس بت سے پوچھو دم آخر تک لگی

مجموعہ کو اپنا اور تازہ فسانا یاد ہے
مجموعہ کو شوخی کا دوسرا اگلا زمانا ہو گیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کیا ہوا کہ تو نہیں ہو گونہیں کہتا ہی کچھ
 یار کو کچھ بوجھو نہ تم دلچہ گری گری ہو
 جسکو صورت سی نکمہ کام سیرت غریب
 چاہ سہی دلکی مری پیار سے مکرنا عجب

دسی ہے تسکین نری آنکھ اشارت مجھے
 عشق میں مت کر دہنام کسوت مجھے
 اب تو محبوب نری ہے فقط اگر ذات مجھے
 کر کرنے سے ترس ہو ہی کچھ اثبات مجھے

وہو ہے تسکین نری انگلی اشارہ مجھے
عشق میں مت کرو بیٹا نام کسوتان مجھے
ابو محبوب نری ہے فقط اگر ذات مجھے
نہ کر کے سے نری ہو ہی کچھ اثبات مجھے

جیسے آنا ہر نظرِ علوہ نیزنگ ترازاب
دیکھ بڑتا ہے جہان مثل طلسمات مجھے

<p>نہیں جس سے ہرگز ملاقات ہے وہی ہے سمیع اور وہی ہے کلیم ہو جا گئے پابوسو سوتے رہو تصرف ابو قدرت کمان ہے سو حقیقت کو اپنی جو سیمہا ہو خوب صفت حبیبی سب کے شنائین</p>	<p>جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے یہ طرف سخن ہے عجیب بات ہے مہما حب تمہارا وہ وزارت ہے ہمارے نوکر یار کے دوست ہے وہی اہل کشف و کرامات ہے خدا جانے پار وہ کیا ذات ہے</p>
---	--

جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے
یہ طرفہ سخن ہے عجیب بات ہے
مہما جب تمھارا وہ وزارت ہے
بہار سی نو کر یار کے مات ہے
وہی اہل کشف و کرامات ہے
خدا جاسے پار وہ کیا ذات ہے

وہ کیا گھر میں بیترے بسا بیتراب
کہ دن عید ہی راتِ شہادت ہے

یار و جوب حقیقت سے خبر ہیں اپنے
چاہو مسجد میں جو جاووں جن پرین خایے
ہمسے جو کہتے ہوں نیت نصیحت سے اور پھیر
کا لغوار بپاں تار ہیں کچھ اس حد تک

۱۹۵

کیا ہوا کہ تو نہیں لوگو نہیں کہتا ہی کچھ
یار و کچھ پوچھو نہ تم دلچہ گدڑی مگر
مجھ کو صورت کی نگہ کام سیرت غریب
چاہے سو دل کی مری پیارے مگر تاہم عیبت

دوسے تسکین نری انگہ اشارت مجھے
عشق میں مت کر دہنام کسوت مجھے
ابو محبوب نری ہے فقہ اگر ذات مجھے
کر کرے سے ترس ہو ہی کچھ اثبات مجھے

جیسے آنا ہی نظر جلوہ نریک تراب
دیکھ بڑے ہے جہان مثل طلسمات مجھے

نہیں جس سے ہرگز ملاقات ہے
وہی ہے سمیع اور وہی ہے کلیم
ہو جا گئے پیا ہو سو سوتے رہو
تصرف ابو قدرت کسان جسے سو

جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے
یہ طرف سخن ہے عجب بات ہے
مہما حب تمھارا وہ دنرات ہے
ہمار سی نو کر یار کے سات ہے

حقیقت کو اپنی ہے سبھا ہو خوب
صفت جیسی سب کے شاعران
وہ کیا گھر میں ترے بسا بر تراب
کہ دن عید ہو رات شہزاد ہے

یار وہ خوب حقیقت ہے خبر میں اپنے
چاہو مسجد میں جو چاہو نوجو یرین اپنے
ہم سے جو کہتے ہوں نہایت نصیحت ہے اور نصیر
کا اعتبار پرانے میں کچھ اس میں شک

صرفت میں وہی منظور نظر میں اپنے
حق رہی پاس تو پھر دونوں گھر میں اپنے
غیر کا نام نہ لین منہ سے اگر میں اپنے
اس نام میں تو جو و نری تر میں اپنے

ایک سال تک اس کا کفن نہ کیا گیا
 پندرہ سال تک اس کا کفن نہ کیا گیا
 پندرہ سال تک اس کا کفن نہ کیا گیا
 پندرہ سال تک اس کا کفن نہ کیا گیا

میں سے کچھ کم ہو کر کوئی سو وقت میں جائے اگر طریقت میں کوئی جا ہے حقیقت کا نہ اکھٹا ہے ہر خلق رہن اکھٹا شیطان و نفس ایسی ہی اخلاق کی تشکیل ہوئی ہیں عاجزی اور ہستی ہر منزل و فقر و فنا علم غیرت نے ڈالا اور سب کو بار سے مٹھ سے نت گلہ کو ہر دم کر دیا کر دیا	کون طالب ہے خدا کا کس کو حق مطلب ہے ہو وہ کارہ دل سے جو کچھ شیخ کا محبوب ہے ہر رقبہ ہو تب سفر کر نیکانیا سلوب ہے جس طرح صورتیں کی ان شست ہو کر کوئی خوش ہے دعویٰ پندار و ہستی یا نہ پندار ہو تب ہے درہ ہر صورت میں دیکھو جلوہ محبوب ہے یار و باطن کی صفائی کو یہی حار و بار ہے
---	--

جان بوجھ اللہ کیا سوز سے کہے اپنی شراب صفحہ دل پر جو اس کے نقش ہو مکتوب ہے	۵۹
---	----

جو ہر وجود میں ثابت ادھیک ہی ہے ہوا تھا عالم ارواح میں جو مست است کرے ہے تفرقہ خود اصل و فرع میں ڈھنڈھ کہے ہے قیس کا دل کہ نظر ہو مفت ہو	تو خود پرستی میں عین حق پرستی ہے یہاں بھی دسکو وہی بخود ہی دس ہے ذرا بھی جسکو تمیز بندہ و پستی ہے جو لیلیٰ دیکھے تو لے لے کر جنس سستی ہے
---	---

وہ شہر کیا ہے نہ جس میں شہر یار شراب جہاں فقیر نو دے وہ اجڑی بستی ہے	
---	--

مستہ پہ سر ہوئی جو ہن بال تھارو چٹکے بیکلی سے مجھے سچ کہو کہو شب کی طرح چاند تار کی قبا پر تری ایسی ہمار	چھپا دن ہن رات آگئی تار چٹکے پھول بیترہ بڑی ہن تار چٹکے چرخ پر جیسے چکرتی ہن تار چٹکے
--	---

وہ شہر کیا ہے نہ جس میں شہر یار شراب
 جہاں فقیر نو دے وہ اجڑی بستی ہے
 چھپا دن ہن رات آگئی تار چٹکے
 پھول بیترہ بڑی ہن تار چٹکے
 چرخ پر جیسے چکرتی ہن تار چٹکے
 مستہ پہ سر ہوئی جو ہن بال تھارو چٹکے
 بیکلی سے مجھے سچ کہو کہو شب کی طرح
 چاند تار کی قبا پر تری ایسی ہمار

وہ شہر کیا ہے نہ جس میں شہر یار شراب
 جہاں فقیر نو دے وہ اجڑی بستی ہے
 چھپا دن ہن رات آگئی تار چٹکے
 پھول بیترہ بڑی ہن تار چٹکے
 چرخ پر جیسے چکرتی ہن تار چٹکے
 مستہ پہ سر ہوئی جو ہن بال تھارو چٹکے
 بیکلی سے مجھے سچ کہو کہو شب کی طرح
 چاند تار کی قبا پر تری ایسی ہمار

ادبیت ہر شاعر کا ہونا چاہیے
فقط جملہ شاعرانہ لہجہ ہی نہیں ہونا چاہیے
بلکہ اس میں ہر قسم کی سادگی اور سہولت ہونی چاہیے
اور اس میں ہر قسم کی سادگی اور سہولت ہونی چاہیے
اور اس میں ہر قسم کی سادگی اور سہولت ہونی چاہیے

وہ بڑا عارف بڑا شاعر ہے جسکو سیر عالم اطلاق ہے جس طرح دیوار ہے اور طاق ہے شعلہ زن چھریہ جو جھاق ہے یہ تو شاہوں پر نہایت شاق ہے ہائے ہو یہ شور شرعش عشاق ہے صحبت اہل اللہ کی تریاق ہے ناخلف کہتے وہ بیٹا عاق ہے	جسکے گزرتے ہیں تیرے دھند کی دھند وہ متیقہ کس طرح عالم میں ہو حق کی نسبت کیا اہل عالم کو کہہ طاہر ہو سکے دل پر مرتد کی نگاہ سامنے اداں کے گدا شامی کر قدر ذکر جبر کیا جانے کوئی ہکو دنیا دار کی صحبت ہو زہر باپ کی نسر مانبری جس سے نہو
---	---

چاہیے مجھ کو دلان جانا تراب
اک جہان تیرا جہان شتاق ہے

نہیں کوئی تجھ خداوند ہے جو تقدیر پر حق کی خور سند ہے جو اچھی طبیعت کا پابند ہے جو دل بستہ مال و فرزند ہے کہ وہ ان فائدہ او سکا دہ چند ہے کسوں گامین حق تلخ ہر جند ہے ہمارے تو سب سے ہی پند ہے کہ وہ شکر گردہ رضا مند ہے	میں کتنا ہوں سحر تیری سو گند ہے وہ شکوہ کرے کس طرح خلق کا شریعت میں ادس کا قدم کیا پر ہے اوس پر تو حسرت کا ہو گا عذاب غنیمت ہے جو خیر یان ہو سکے نقصیت سے ناسخ ہوا کوئی جو کوئی بات اچھی کہے مان لو برائے خدا پیر کہ خوش رکھو
--	--

لوٹنا بجا کر کھادی اور سکھوت بابی کی
اب بھلا بجا کر کھادی اور سکھوت بابی کی
لوٹنا بجا کر کھادی اور سکھوت بابی کی
اب بھلا بجا کر کھادی اور سکھوت بابی کی
لوٹنا بجا کر کھادی اور سکھوت بابی کی

کچھ ہیں اوسکے اور دوسرے ہیں نہ
نام عاشق و شکر خواہ گامیہ افغان
ہجر میں تکیہ لگد کو باور ہی یوں
یوں تجلی سوتری جل معین کیا نزل
تیرگی خواستہ سرد از اسرار پس آگے
سرخ تیرو آگے لیس تو انی جل کی سوا
بے کشش شیریں مرغ دراصل انانہما
ہے انانیت میں ایمان سوا تب یوں کچھ

و کیمیا جی خود بند سی خورشید میگرد
کیمیا است این کیمیا فی ارض و مری
یار کا دیار و دیار و اسی با و سر کی
در سطح سر سره هونی تنهی ناک کوه و بلبل
دم کردن بکوه پر تر و زیات دوره نوری
کیا بلار کشتی تنهی و کیمیا نیست کافور
گرچه کوشش کو بکن فی این زمانه تمدد
در زمانه مونی می حالت ابه می منصوب

ابو تو محمد بن ابی تلوار دہ ظالم تیرا پ
کہ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم جہنم کے دروازے پر پہنچے۔
 ہمارے دل کی آواز نے کہا کہ
 "میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔"
 میں نے کہا کہ "میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔"
 اس نے کہا کہ "میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔"
 میں نے کہا کہ "میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔"

ہنسکے بولاجونکرنا تھا سو تم کمرے کے
 آج اوسکی عاشقی کا تم بھی مہم بھر کر
 کس طرح تجھے مرانط لیکے وی پھرنے لگے
 جسے ناحق اوسکے اگر مدعی لڑنے لگے
 جس سے کچھ خطرہ تھا اوس سے بھی اب دیر لگے
 تم تو اب کچھ بڑھ چکا ہے بہت بڑھ لگے

جائے جبرت ہی جان یہ بوجھ تو دل میں تراپ
کس طرح آئے تھاس کس طرح مرنے کے

[illegible]

فصل کی ساعت ہو چکی تھی
 صبح کا وعدہ تھا دو بجے پہنچ
 تھا جنگی دست کر ایسے تیار تھی
 کیا کہیں تھی پکارتیں
 فوج ابرو داں تھی پکارتیں
 شہر تھیں اگر کھڑی تھی
 شمع از ستر تا قدم سب تھی
 شمع بڑی تھی اور سنگدہم

آیتین دے دے یا سنا
 وہ نہیں کہ کچھ نہ
 یہ سداں کہیں بھی نہ
 شہرین تن خسرو کی
 زنداں کی بنسرت

کس طرح سے کوئی دوسری کوئی بھی
نہیں ہوگی

لین میں تراب
چمک مرنے کے

سے حیرت ہی جہان یہ بوجھ خود
سطح آئے یہاں سب کس طرح

منا
دور نہیں اہل طلبہ سے
یون سب ہی

دلہ

ہنسائی مت دہی
گلشن ہی

مستند فی الحال
مطلوب توپیک
جانب
ک

<p>۲۰۰</p> <p>فلک کی ایک چھتائی پر کھڑی ہو کر نہلے ہاتھ سے منہ کی طرف لے کر</p>	<p>دل میں شوق کی آگ لگی ہوئی ہو ارے سان کی جھانک لگی ہوئی ہو</p>	<p>۱۰۵</p> <p>نئی نین کی سرسبز تیرہری کیا جانتے تیرے دل کی تیرہری</p>
<p>ق درویش کی خدمت میں ہویا وادے اشد نگہبان فقیر دن کو غصہ سے مرشد کا قدموں سے ہوا اپنی زمین سے آزاد ہو وہ قید حبس کا اور بے ق کوئی گوش گوارا دے کر کسی د مشاق تراشہ دیدار ہو کب سے نکلا تھا انا الحق نہیں کیا بار کب سے</p>	<p>رجہ ہو فقیروں کا امیر دے زارہ نہتے کر امیر کو خط کہچہ نہیں ایسا ہر شاہ و گدا ہو وہی پادوسی کا شوق جو سلسلہ عشق کے گستا ہو سرور کار عاشق کو نہیں تاب جدائی کی زیادہ و کھلا دے چھٹا کس آج کرو عذہ فردا منصور کو تاق ہی تو سولی پر چڑھایا</p>	<p>سم ہوتا ہے وہ دیکھتی ہو دوسری ہونکو بی کیونکہ میں ہوتا ہوں شہر ہمارے دیکھو اس کو اس کی کتنی نہیں بننا ہم دلی جنت میں ہے تقریر ہمارے ثابت ہوئی ادھر سے لایا ہر کرب کیا گر ہو کدھان جائیگی دھن نہیں ہتی</p>
<p>طاقت ہو تراب اوس ہی کی ہو جو جلانا سب جسکی بجلی کو چلا تیرے سب سے</p>	<p>۱۰۳</p> <p>۱۰۴</p>	<p>۱۰۶</p>
<p>ماحق اب ملو کی اوسکی جلی تیریں ابرمان ہر گھڑی ہر ساعت اسکی آوری لک ان عشق بازی جاگدازی ہو نہیں آسان ہے ساقی مشفق مرا تجھ سے ہی پیمان ہے اب تو میرا جان و دل پیکر تری قربان ہے زلف مہند و شامیں کجیا حق کھنشان ہے</p>	<p>وصل کا کوئی طمع یاد و نہیں ابرمان ہے کہ توجہ کو تغافل گاہ لطف و گاہ جور بہر حال پیچھے کیوں کر تا ہو عویشی شق کا یاد کیونکہ ہو کج پیمانہ لیو ہمتہ میں چاہے کوئی بہید کہی چاہے کو پیمان کہے ہر سر ہوا سکھار کھتا ہو عداوت و رنج</p>	<p>۱۰۷</p> <p>۱۰۸</p>
<p>کیون بھٹکتا ہو تراب اوسکے نیاز و ناز پر یہ بھی ادب کی شان ہو اور وہ بھی اسکی شان ہے</p>	<p>۱۰۹</p> <p>۱۱۰</p>	<p>۱۱۱</p>
<p>۱۱۲</p> <p>۱۱۳</p>	<p>۱۱۴</p> <p>۱۱۵</p>	<p>۱۱۶</p> <p>۱۱۷</p>

نئی نین کی سرسبز تیرہری
کیا جانتے تیرے دل کی تیرہری
سم ہوتا ہے وہ دیکھتی ہو دوسری ہونکو
بی کیونکہ میں ہوتا ہوں شہر ہمارے
دیکھو اس کو اس کی کتنی نہیں بننا
ہم دلی جنت میں ہے تقریر ہمارے
ثابت ہوئی ادھر سے لایا ہر کرب کیا
گر ہو کدھان جائیگی دھن نہیں ہتی
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷

یار و بہین ایسی کوئی تدبیر بناؤ
ارمان رنگی یہ بہین تا دم آخر
زاہد نہ تجھے خوار کی خواہش ہے
آوارہ ہو صحر اکو چلی ہم تو بیان سے
قاصد یہ سخن گوش گوش اوس کو کھنکھاتا
گھر اوسکے تہاؤں میں ہی ہمیں گھر اوسے
بھولو سے بھی نہا کر مٹی دوشوہ دھڑکے
گر سامنے تیری وہ پر ہی جلوہ گر اوسے
چاہی سوتری کوچ میں اب بچھڑاؤ سے
وہ سنخ قبائوش جو تجھ کو نظر آؤ سے

بطحہ تری سحر میں بکھل ہی تراب آج
کچھ اوسکی خبر لے تری جی میں اگر ادے

عجبت ہیں در پو انداز قیاس بخیر ہے
 میں اس حسرت ترا ہوں فروج کر تا ہوں
 خدا شاہد مجھے بخیر سے وہ فرما سباد کہ ہو
 میں اس کے سامنے بار و نہ زبون نہ کیجھو

نہ میں جاتا ہوں گھر و نہ وہاں اکبر ہے
 کہیں آد لگا دہ پر وہ نشین بھر جی ہے
 دم مرگ آؤی وہ عیسیٰ نفس بالین گریسے
 ہنسے ویکہ کہ وہ شگدل چشم تر ہے

تراب اس چشم گریان کی خونی گردِ مدِ مجھ پر
جلا دیتے مجھے اکدم میں یہ داغ جا رہے

بیچ کے پانچ لاکھ تین سو روپے سے
 چمن ہار خلائق میں بیل بیل عجایب
 میں سوتی جاگتی اور سکونیلو لگا کر دم
 صبا سواغین جو گل نہیں بھوڑی سانی تھے
 تراب میں چکر بازی فصل برچین ہر امنکر
 نظر پرٹا ہر منہ اور سکا مچھلی لکڑی جھڑکے
 تشابہ جسکو سو سو تین نیلو فری کو کو کے
 کبھی نے لیا ہو گا نہ میرا نام دھو کے
 گئی مل خاک میں آخر وہ اک صر کر مچھلی
 وہ مالک ہر چوچا سو کر کیا ہو گا ٹوکی سے



67

076

برحق ہے گردہ دعوے شیخی کر شراب
ہو دے جو آل پاک محمد حنیف سے

154

کیا کر بن کچھ بن نہیں پڑتا، تو قہر ہے
 گھر گیا چار و طرف سے چاند پر کیا ابر ہے
 صحبت نا جنس دنیا میں عذابِ قبر ہے
 الامان یہ نفسِ خود مر گیا ہو کاغذِ گبر ہے

چاہے کوئی جبری بنے اور چاہے کوئی قدرتی سرکار
غیب اپنا قومیاں اہل قدر درجہ ہے

154

مدعی کیون نہ مجھ کو دیکھ جس سے جل جا
 دیو ہو تو مرے پیر و نکی مدد سے جل جا
 کیا عجب عی خود قہر صمد سے جل جا
 طور سا کوہ تجلی احد سے جل جا
 کیون نہ والد کا جگر داغ دل سے جل جا
 رنج بیٹری کا کین باپ سے جاتا ہر سا

تو نور کھ سکے اور اپنی نظر تک تراب
 رہو کوئی دیکھے تجھے دیدہ بدسیلہ کے

15A

<p>مراخو رشید جس دن لکھنؤ سے باہر اقدام کیا بوقت نزع چھاتی پر تو اس کے قدم کھدے بھری میدان پانی سے گیا خوشک ہو سبز مزاحم ہونے لگے مری اس وقت نہ صبح</p>	<p>نہ عتاب آسان پر شام سے تا صبح نہ نہو بانگند فی عاشق پہ آسانی نہو نہ ترا مجنون یا نہیں اگر با چشم نہم نہ مجھے نہ دے جی بھر کر ذرا تو دل کا غم</p>
--	--

1

دیر دہشتیان کی دوا
بلبلستان الفت کی دوا
۱۳۱۲

ادبی سے نام ادبی سے جو یا ناز ی
 لگاؤ دل کو کی سے ادبی سے جو یا ناز ی
 ادبی سے نام ادبی سے جو یا ناز ی
 لگاؤ دل کو کی سے ادبی سے جو یا ناز ی

اشک گرم وام سر عاشقوں سے الخدر ہو جو انہیں کچھ ادبی اور کی کھیر کی چک کچھ تو نات ر ہزار جرم اپنے مشق میں ٹھیکر حیرت میں زارہ شیخ جلی بن گبا کہ نہیں سکتا سو نہیں سر مشقہ نمی دل	سوز میں مشق کی اب وہو کچھ اور ہے تابش خورشید وقت ہوا کچھ اور ہے بیگنہ یوں ظلم و ناحق ناروا کچھ اور ہے عاشقہ نکاح اختیار و انوار کچھ اور ہے قلب کفر غریغ از حرم صہو کچھ اور ہے
---	---

حق عیان کس سے کون بیان کون کس تراب ظاہر و باطن نہیں اور کس سو کچھ اور ہے	۱۳۲
---	-----

عاشقی میں بادشہ کو بھی گدائی تھی دل زمینا خوش ادائی پر کسی شوق کی عشق کا بیمار کوئی بیتا نہیں بننا اور سے اب دیدار کا وعدہ حشر کو ہو	نور و دیو بند محبت میں جدائی تھی عاشقوں کو حق میں دانسی کچھ ادائی تھی عشق باز میں تو یار و جانفدائی تھی جس نے دل پر یار کی صحت کھائی ہے
---	--

کیون نہو اصل حق نکالو جو عالم سے تراب بندہ جب جھوٹی خودی سے حب خدائی ہے	۱۳۳
--	-----

بن لہو کیا کون بستی کہ ان محبت ہے محب جانی کہ محبوب غیر کیا جانے قسب کیون مخالف ہو بر ملا اوسکا تو مجھے اپنی محبت کا حال پوچھے ہو کیا ہزاروں اور بھی چاہتوں ہیں پہنچ کہہ	کہو لگا کھو تو وہی ہو جہان محبت ہے اگر کہیکو کسی سے نہان محبت ہے جو اپنی یار سے رکھتا عیان محبت ہے بدل اوجان مجھے تجھے ان محبت ہے کسی سے تجھ کو بھی اوجہ بان محبت ہے
--	--

ادبی سے نام ادبی سے جو یا ناز ی
 لگاؤ دل کو کی سے ادبی سے جو یا ناز ی
 ادبی سے نام ادبی سے جو یا ناز ی
 لگاؤ دل کو کی سے ادبی سے جو یا ناز ی

ادبی سے نام ادبی سے جو یا ناز ی
 لگاؤ دل کو کی سے ادبی سے جو یا ناز ی
 ادبی سے نام ادبی سے جو یا ناز ی
 لگاؤ دل کو کی سے ادبی سے جو یا ناز ی

شیرین نامہ اعمال امانت لگا میر کی یا	لیکن کر لاد مجھے یار کی تصور کوئی
پیار سے تگ زلف کو ہر سو ادھالی اپنے	نہیں کہہ سہ کھوسے کبیر جگہ کوئی
۱۳۶	۱۳۶
کچھ بھی گر شعر سخن کا اوستے ہوشی قراب	کچھ بھی گر شعر سخن کا اوستے ہوشی قراب
۱۳۷	۱۳۷
گر عشق سے جنون کی ڈرائی ہوئی	مجنون کو پھر تو اتنی دیوانگی ہوئی
ہو ناگذا رتیرا اگر عشق کی گلی میں	اس عقل چھوڑے تھک کر فریاد انگلی ہوئی
کا ہیکہ در بدر یوں پھر تائب میرا	گریہ سے در مجھ سے ہجرت انگلی ہوئی
دلی تڑوہ پھر ٹھٹھا اس طرح سے نہ قرنا	منصور کو جو حق سے مردانگی ہوئی
۱۳۸	۱۳۸
دشمن یگانہ بن سکے کچھ اس سے گز نہ کہتا	دشمن یگانہ بن سکے کچھ اس سے گز نہ کہتا
۱۳۹	۱۳۹
ادسکو تراب تجھ سے بیگانی ہوئی	ادسکو تراب تجھ سے بیگانی ہوئی
۱۴۰	۱۴۰
غیر نفسی میر سے نامہ باہلی ہے	بارادوستی کی یہ اچھی باہلی ہے
تو اپنی منہ سے پیار سے گالی نہ کسی کو	خوبو نہ نامہ تراب یہ بد زبانگی ہے
کیا بواہوس کا منہ سے عاشق کی گالی	بیل کے سامنے کیا کنجشک خانگی ہے
ہر چند روزہ جہان آیا ہو کوئی یان	نت کچ لگ رہا ہے ہر دم روانگی ہے
۱۴۱	۱۴۱
توحید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا	توحید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا
۱۴۲	۱۴۲
ادسکو نہیں کسی سے حسنہ گز دو گانگی ہے	ادسکو نہیں کسی سے حسنہ گز دو گانگی ہے
۱۴۳	۱۴۳
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے	جہان کا میں جہان بان ہون کبریا ہے
۱۴۴	۱۴۴
میں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہ نشانی	ہمارے منہ سے سچائی بیان کبریا ہے

دشمن یگانہ بن سکے کچھ اس سے گز نہ کہتا
ادسکو تراب تجھ سے بیگانی ہوئی
غیر نفسی میر سے نامہ باہلی ہے
تو اپنی منہ سے پیار سے گالی نہ کسی کو
کیا بواہوس کا منہ سے عاشق کی گالی
ہر چند روزہ جہان آیا ہو کوئی یان
توحید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا
ادسکو نہیں کسی سے حسنہ گز دو گانگی ہے
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے
میں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہ نشانی

دشمن یگانہ بن سکے کچھ اس سے گز نہ کہتا
ادسکو تراب تجھ سے بیگانی ہوئی
غیر نفسی میر سے نامہ باہلی ہے
تو اپنی منہ سے پیار سے گالی نہ کسی کو
کیا بواہوس کا منہ سے عاشق کی گالی
ہر چند روزہ جہان آیا ہو کوئی یان
توحید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا
ادسکو نہیں کسی سے حسنہ گز دو گانگی ہے
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے
میں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہ نشانی

دشمن یگانہ بن سکے کچھ اس سے گز نہ کہتا
ادسکو تراب تجھ سے بیگانی ہوئی
غیر نفسی میر سے نامہ باہلی ہے
تو اپنی منہ سے پیار سے گالی نہ کسی کو
کیا بواہوس کا منہ سے عاشق کی گالی
ہر چند روزہ جہان آیا ہو کوئی یان
توحید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا
ادسکو نہیں کسی سے حسنہ گز دو گانگی ہے
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے
میں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہ نشانی

جو نہ ہوا اس کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ
 اسے کوئی نیکو کار نہ ہو اور نہ ہی
 خود وہ نیکو کار نہ ہو اور نہ ہی
 لیکن کھانا کھا کر نہ ہو اور نہ ہی
 منسل قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 جو وہ قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 ایک قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 سب کا قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 عالم کو قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 دو زبان ہر زبان

<p> ۱۳۸ تامل نہ کہ سرسریہ دنیا سے کم نہ ہو پیدا ہو کوئی ہو اور نہ ہی ابکی تو منہ دکھا کر نہ ہو اور نہ ہی کہتے ہیں یہ سب ان کی کوئی کیا ہے یا رو مصیبت اپنی غیر فیس مت کو </p>	<p> ۱۳۹ دنیا کے رنج و غم سے ناخوش نہ ہو افسردہ اسے کوئی ہے رنج و غم ہو </p>
<p> ۱۴۰ صفا میں بھی کوئی کوئی کیا زیادہ ہے نہیں مجھ پر گروش سانسو کم مشتوق کی چون مقابل کوئی اس ترک ظالم کو خدا حفظ وہ دہرے بر سر میر جہانک تا کا بد نظر لگا کر </p>	<p> ۱۴۱ کوئی کرنا ہو یہ اظہار کوئی نہ کہتا ہر محض انکار قراب ایسا برا بہ کار کوئی دلکش زادہ ہے </p>
<p> ۱۴۲ دشمن ہو تو میں جانی ہمارے تو جان کے بے دکھا کی یار نے جسے جان کے مرگان رست تیرے ہر اردو کی کج کمان کرنا ہو مہربانی جو غیہ و پند نہ نئی ناصح کمان گئی تری پری عقل سب </p>	<p> ۱۴۳ بانکے بنے سپاہی یہ لڑکے چٹان کے حلقہ گوش دل ہوئے ساری جان کے قربان ہن ہوتو یار کی تیرد کمان کے میں شکون مند ہم بھی ادسی مہربان کے رسوا ہوا ہو عشق من نو جوان کے </p>

جو نہ ہوا اس کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ
 اسے کوئی نیکو کار نہ ہو اور نہ ہی
 خود وہ نیکو کار نہ ہو اور نہ ہی
 لیکن کھانا کھا کر نہ ہو اور نہ ہی
 منسل قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 جو وہ قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 ایک قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 سب کا قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 عالم کو قتل کی کیا ہے جو نہ ہو اور نہ ہی
 دو زبان ہر زبان

سید کو نہانے نہ کوئی شیخ کو جانے
بد ذاتی سوا پسین نہیں ایک موافق
جو علم نہ رکھی ہو تمیز اوسکو کمان سے
کاغذ نہ کوئی پوچھے نہ کوئی پوچھی جھج جھج
ارذال کی توقیر ہو اشراق کی خواری
کسطح سے سرانجام ہوں دنیا کے اموات

جواہل سخاوت ہو تراب اوسکو نہ بد کہہ
نا پاک کہیں رہتی ہے بہتی ہے حوند سی

۱۳۶

یار وہ نوجوان جاتا ہے
وہ جو شکر ہے قتل سے میرے
شیخ جی اوسکے ہاتھ سے پھجو
دیکھ کر مجھکو کل کہا اوس نے
بول اٹھا اک مصفا اوسکاتب
تو کہہ جانے کے واسطے جسکے

کیا تراب اوس سے تو کرے تقریر
جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

۱۳۷

جو نہ مرتے نزار کے مارے
وہ نو عالم سے ہاتھ دھو بیٹھے

مرگے انتطار کے مارے
آج ہسم ایک یار کے مارے

مرض ہو متیق کی جسکو **تراب** اور سکی ہو کیا ہو
نہ وان غلبہ سے سو رکاز نہ وان مادہ مرقی ہی

ختم کے چھار کھن کو گھر چاہیے بس کہے نر آ نکھہ اوٹھا دیکھنا دیکھ لیا جسے تمھیں سب کہیں ناز وادار خوبو این کے ہتھ مارین نام نہ لے شوق کا اے بھوس فضل خدا ہو تو بلار دے سب	دل کو مرے لیجے گر چاہیے ہم پر تری نیک نظر چاہیے جاہیے اب آپ جدھر چاہیے یار کو کیا تیغ و تبر چاہیے داغ تو سہنے کو جگر چاہیے دار بجانے کو سپر چاہیے
--	--

جسے کیا سب سے ہمیں **خبر**
ہکو **تراب** اور سکی خبر چاہیے

دہانے پاک آیا یا نسی کیا ناک جاتا ہے یہی کہتی ہیں سب رو گئی لگ انکھ تپ گیا یہ صوٹ ہی مری جس نے سین اوپر فدا غلط ہو کر کون سنتا ہو گیار کوٹھی کر خدا حافظ الہی خیر کچھو کہتے ہیں ہر اک مبادا چاندنی ماری جیسا لایو وہ منہ چا	جو اس عالم سے تر دامن زبر خاک جاتا، ترا عاشق جہاں بادیدہ نمناک جاتا، کوئی گھبرا جاتا ہاں کوئی رمتناک جاتا، مرانا بلند از گنبد افلاک جاتا ہے جدھر وہ دشمن جان قاتل سفاک جاتا، جب بسک لگے کوئی خستہ جگر دیا کچا جاتا
--	---

تراب اوس جو نشان سے کوئی نانی کس طرح
نہ وان نک عقل ہو پوچھ نہ وان اور اک جاتا ہے

تراب اور سکی ہو کیا ہو
مرض ہو متیق کی جسکو تراب اور سکی ہو کیا ہو
نہ وان غلبہ سے سو رکاز نہ وان مادہ مرقی ہی
ختم کے چھار کھن کو گھر چاہیے
بس کہے نر آ نکھہ اوٹھا دیکھنا
دیکھ لیا جسے تمھیں سب کہیں
ناز وادار خوبو این کے ہتھ مارین
نام نہ لے شوق کا اے بھوس
فضل خدا ہو تو بلار دے سب
دل کو مرے لیجے گر چاہیے
ہم پر تری نیک نظر چاہیے
جاہیے اب آپ جدھر چاہیے
یار کو کیا تیغ و تبر چاہیے
داغ تو سہنے کو جگر چاہیے
دار بجانے کو سپر چاہیے
جسے کیا سب سے ہمیں خبر
ہکو تراب اور سکی خبر چاہیے
دہانے پاک آیا یا نسی کیا ناک جاتا ہے
یہی کہتی ہیں سب رو گئی لگ انکھ تپ گیا
یہ صوٹ ہی مری جس نے سین اوپر فدا
غلط ہو کر کون سنتا ہو گیار کوٹھی کر
خدا حافظ الہی خیر کچھو کہتے ہیں ہر اک
مبادا چاندنی ماری جیسا لایو وہ منہ چا
جو اس عالم سے تر دامن زبر خاک جاتا،
ترا عاشق جہاں بادیدہ نمناک جاتا،
کوئی گھبرا جاتا ہاں کوئی رمتناک جاتا،
مرانا بلند از گنبد افلاک جاتا ہے
جدھر وہ دشمن جان قاتل سفاک جاتا،
جب بسک لگے کوئی خستہ جگر دیا کچا جاتا
تراب اوس جو نشان سے کوئی نانی کس طرح
نہ وان نک عقل ہو پوچھ نہ وان اور اک جاتا ہے

دنیا میں جس کو دوست بہت ہیں وہ پسند
میں کیوں نہ بھیجائی سے جاؤں گا اگر
پیارے یہ پھڑکھڑکے مجھ سے بہت نہ مل
الفت تری خدا نہ کرے کہو سی کم
یہ نازنین ہیں و نہیں جنگو ہو اکی تاب
نعمت یہاں کی اور نہ کچھ چاہیے ہیں

ممكن نہیں قراب کسیکو وصال پار
جب تک خیال غیر کا دل سے اوتھانہ سے

پیر چاہے جسے وہ پیارا ہے
 نہیں چھپتا ہے عشق مرشد کا
 دل میں جسکے سما گیا ہے پیر
 پیر کی بار سب سہی جاتے

ہم ادوسی کے ہیں جو ہمارا ہے
 پیر کی دردا شکارا ہے
 کب ہن اور کا گزارا ہے
 فقط اک ہجر ناگوارا ہے

کب تراب او سکو بھولے جیتے جی
جسکی الفت نے او سکو مارا ہے

جیسے ہر دید کی خواہش کو رنج و دہری ہے،
 ہمیں تو لافعن و کیم پر ہر تعین میں
 تر شاہل اسکی کہنے کو چشم ظاہر سے
 جو میر دل کو بکل دیدہ و دانستہ کو بیٹھا

جو اداسکی یاد میں غمش ہو اور ہم حضور کی
 حقیقت سے نہیں جانی ہمارا عشق صوری ہے
 کہان انیامہ و پیغام سو کو صبر و سحر ہے
 اور غافل اگر کیسے تپائی نہ شو ہے

دیکھنا جسکا دور دشمن کی ہے
بلاچ اور یہ لک گیا دل ہے
ادیں

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory note, written in a cursive script.

کسیست یا چربا لہار اپنی چاہ کرتا ہے
غم درد و فراق اپنا مری ہر راہ کرتا ہے
جہان وہ سنگدل ظالم گنہ گاہ کرتا ہے
دہی ہوتا ہو لے یار و جو کچھ اٹھ کرتا ہے

بھلی ہر سب سے یاد اوسکی ہی تو ہو مراد اوسکی
تراپ اس بات سے بھگو دہی لگا کر تاہی

خواب کوین کوین کو نکروں سنا جہاں سے
یہ را کین ادسکا ہی جو کرتا ہے نقید
اسطرح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا
رکھدی مرے سینے پہ ذرا ماتمہ تو اپنا
ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس
کون اوسکی خبر لای مری کوں شاوے
اٹسو تو دہو دوی گا کسی روز ترا گھر
اسطرح یقین ادی مجھے اوسپہ عزیز د

پیش آئی تراپ اپنے لہو سے دہی بات
جس بات کی امید نہ تھی ہو جہان سے

کتا ہے نہ بخشو نگاہیں قصیر کسی
پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے
یہ میرے کراہنے کو ہو تقریر کسی
میں خوب سمجھتا ہوں یہ تدبیر کسی

Extensive handwritten marginalia on the left side of the page, continuing the poetic or narrative themes of the main text.

Extensive handwritten marginalia on the bottom right side of the page, including a small number '9' at the bottom right corner.

کب عشق کی بات مستحسن ہے	افقہ یہ دروازہ ہو گیا ہے
گھٹنا - بچہ وہ آپ آپ جو بیت	دل جھکا گداز ہو گیا ہے
انت بین نرمی یہ حال مستدر	اے بندہ نواز ہو گیا ہے
جس سے میں بھی نہ لو لانا تھا	وہ معمرم راز ہو گیا ہے
کیا کیجئے مگر اس کی مصیقت	یہ تیرسرق مجاز ہو گیا ہے

پر شکر کہ تانہ اس کے باعث	بار اور سنگا ہمار ہو گیا ہے
---------------------------	-----------------------------

چاہو کوئی دیوانہ نہ بنجیر کو دیکھے	دلکمرے اور زان گرہ گیر کو دیکھے
پتھر کو کیا پانی اور لوہو کو کیا نرم	دانش کوئی عشق کی تاثیر کو دیکھے
کیا شکل ہو گیا سن کیا رنگ کیا ریا	کوئی خوب مر بار کی تصویر کو دیکھے
وان صید کو چھ لاکھ نلے میں نشانہ	فی زخم کو کوئی دیکھے نہ کوئی تیر کو دیکھے
آواز پیار سی جو خدا کا مہ نہ واسے	وہ حرک اگر آنکھ سے پنجر کو دیکھے
گھائل کو دم نزع نہ کھلا سسمل برو	قاتل وہ بچھے دیکھے کہ شمشیر کو دیکھے

کسطح دل سے وہ مگر کیوں نہ لاسا	بیدل جو ترا سداوس سے لکیر کو دیکھے
--------------------------------	------------------------------------

غیر کو کیا کہانہ سے بدگمانی ہو گئی	یار کی لکیر جو میر میری ہو گئی
اوسو میری گھیر میں کل شریک ازاد ہو گئی	دل میں شمع کیو چھو کیا گرانی ہو گئی
نما مید بین شائق فی پیغام وصل	جان بخت از میر نو زندگانی ہو گئی

Handwritten notes in Urdu script are present in the margins and between the printed text blocks, including:

- Top left: عشق کی بات مستحسن ہے
- Top right: افقہ یہ دروازہ ہو گیا ہے
- Left margin: کب عشق کی بات مستحسن ہے
- Right margin: افقہ یہ دروازہ ہو گیا ہے
- Bottom left: کب عشق کی بات مستحسن ہے
- Bottom right: افقہ یہ دروازہ ہو گیا ہے

۲۲۷
کتابت در سال ۱۲۸۵
در شهر تبریز
کتابخانه عمومی

۱۔ بی بی سیدہ زینب علیہا السلام
 ۲۔ بی بی سیدہ جعفریہ علیہا السلام
 ۳۔ بی بی سیدہ زینب علیہا السلام
 ۴۔ بی بی سیدہ جعفریہ علیہا السلام
 ۵۔ بی بی سیدہ زینب علیہا السلام
 ۶۔ بی بی سیدہ جعفریہ علیہا السلام
 ۷۔ بی بی سیدہ زینب علیہا السلام
 ۸۔ بی بی سیدہ جعفریہ علیہا السلام
 ۹۔ بی بی سیدہ زینب علیہا السلام
 ۱۰۔ بی بی سیدہ جعفریہ علیہا السلام

نرگس کی انکھیں کھل دیکھو اس کی خوشبو میں
مجموعہ اشتاق تھا دنیاؤ دین سے دلو کو کیا
عاشق کو جین آرزو ہرگز نہوا کسی کی
پر وازہ جلتا تھا ادھر ادھر سے حروقی تلی

بچہ چشم کوئی: دوست کے نہیں لایہ دقہ نہیں کی
ایسی ست والی ایسا لگا پردہ انہیں کو نہیں کی
ماخذ آدمی خال و سکو اگر مشق فکری نعلین کی
سوز و گداز میں کئی شب سحر و فطری کی

دن بفرار سی بین گیارہ تا انتظار بین کئی
اکدم تراب آرام سے گزری مجھ جھنک

بارہ سنیھی تری کیا فراد کرتے ہیں شب
عاشقی میثود کا کوئی گریہ رسم دیکھا میں
نرم نقر میں نجای مسکرو و صیغہ
بس گیا جی میں مژدوس جو طلعت کا خیال

عشق شیریں چرگا ادا کے رگ و ریشہ میں ہے
اک ناکا و ستا و شاگرد و نکاہر میں ہے
یاں سمجھ کے پاؤں مہرنا شیریں میں ہے
دل میں ایسے کیا سما یا وہیر شیشی میں ہے

میں اسی پر محو ہوں کہتا ہوں جو مجھے تراب
دھماکا ہے اس کا کہ میرے کیم انزلت سے

انکھوں سے مری بار نہو دھرا سہنے
کیون تر جمی نہ نظر سے وہ لگا دیکھنے پھر آج
اگر نہ بھی عبادت کو نہ یاد وہ دیا ہزار
ہوتا ہے نہیں خشاک مرا ویدہ غریبار
ہر گز نہ کہی بار کو دے غیر سے ملنے
تو راہ تو سمجھتا ہی نہیں عشق کی باتیں

مقام رسیده و در مجلسی به حضور آئی
 اگر چشم نمائی نه بین منظور آئی
 بایوس نوکیون دل رنجور آئی
 چنگا ہو کسی طرح یہ ناسور آئی
 عاشق کا اگر کچھ بھی مقدور آئی
 ہو مرنے کوئی عقل سے محذور آئی

خائن پادشاه
 غلامان چاہے جو اس کو دیکھیں
 اسے خاک سے اور اس کا چہرہ
 پتھر سے اور اس کو دیکھنے کا پتھر
 گداز دے کہ وہ پادشاہ کی اس نقیب
 کو کھنے کے پتھر سے بدتر کشتا ہے
 ورنہ دیکھنے کو کوئی بدتر دیکھنے پر
 رخصت ہو گیا اور دکان پر جسے دیکھنے پر
 رخصت ہو گیا وہ دکان پر جسے دیکھنے پر
 رخصت ہو گیا وہ دکان پر جسے دیکھنے پر

دکان پر جسے دیکھنے پر
 رخصت ہو گیا وہ دکان پر جسے دیکھنے پر
 رخصت ہو گیا وہ دکان پر جسے دیکھنے پر

۱۳۲
 دی اک صاحب ہر دوسرے
 سوا دس کے نہیں کوئی دوسرے
 کیا اسے عدم سے ہم کو پوچھو
 ہیں ہر دم ادیب کا سر
 دی ہے جبکہ اگر افس دس
 عکاسین بھی جو دوا دس
 ہر گز تو سولی پر نہ لٹا
 ہر گز تو بھی پڑا نہ

سب اور کچھ بھی خیر ہے
میں نے سب کو بخش دیا ہے

میں نے سب کو بخش دیا ہے
میں نے سب کو بخش دیا ہے

ممنہ سے نہ کہہ اپنی کہ مر جاؤں تو دیکھوں اگر نا تھار قیہو سے وہ اکدن مری غصبت	مر جا سے نہ عاشق تری دیدار کی مجھے بمشتا تھا کھڑا میں کہیں دیوار کی مجھے
جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگات بنا کر وان آویگا آگے جو کیا ہے عمل بد	لک چنا بہت ہر ہر تم کار کی مجھے روز خ ہے لگی ہے گنکار کے مجھے

ایمان شراب اپنا سلامت رہی کیا ڈر بائین کے نہ اچھے مختار کے پیچھے	مل اللہ و آرد صبر و سلم ۱۲
---	-------------------------------

وہ گھر میرے آوے ہنسا دی مجھے یہی ہے مری اب خدا سے دعا میں اپنی ہی بس میں ادسی کر رکھوں نہیں اوٹھتی ہے دل سے یہ آرزو ترازو رجب جانوں سے یل اشک نہ فیلا لکھ کے جو نہ کچھ کہہ سکے مری یاد و قاصد دلانا اد سے اوٹھا نہ سے برق ذرا بیشک بول مرے دل کو ناحق کیا تو نے قتل تجھے کب کون گا مہیسا نفس کل اک درد دار ہے فی مجھے کما ہے دل میں میری یہی درد ہے	جو گھر اپنے جا دی رو لادے مجھے الٹی پھر ادس سے ملا دی مجھے عمل کوئی ایسا سکھا دے مجھے کوئی بر میں ادس کے بٹھا دی مجھے کہ اک پل میں ادھر بہا دی مجھے وہ قصویر اپنی کچھا دے مجھے مبادا وہ غافل بھلا دے مجھے تنک اپنا جلوہ دکھا دے مجھے خدا کے لیے خونہا دے مجھے کہ جی دار کے پھر بھلا دے مجھے وہ بیدر دی جو دوا دے مجھے تو امی پیرایشی دعا دے مجھے
--	---

میں نے سب کو بخش دیا ہے
میں نے سب کو بخش دیا ہے

میں نے سب کو بخش دیا ہے
میں نے سب کو بخش دیا ہے

میں نے سب کو بخش دیا ہے
میں نے سب کو بخش دیا ہے

اس جہاں میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی

ار سطر ہنساکھذا اسطر فراد شان تہارسی خدا کی صورت جلا ہے بار کی مرگان نین یہ نشتر فولاد ہے جال دکھلا کھوجو پھانے دہ ہر اسیاد ہے نفس پر کوئی فتح پادی تو مبارکباد ہے	غنچہ و گل نے کیا بلبل پر گلشن میں تم جل سے سمت بلا کو بر کردست قتل کی چشمہ کنی دل میں مر مرگ رہے سیکل شتر بار چوٹی کھو لکی عاشق کا دل کرتا ہر صید شاہ صفا غم کرتی ہن ہزار دن تلخ فغ
--	---

جاگئے سوئے تراب و سکونہ اگدم بھولنا
 اور سب بھولے پر اتنی بات رکھنا یاد ہے

کر روز عید عاشق کو میر و صلح باناں بنالگیر اس سے ہونا عید میں مکن ہر آن سحر س شام تک ہر فرم جلوہ گاہ خیراں جد صرد کیچو دھڑلش خوشی کا ساوداں	مینو نین مبارک آس سوہا رمضان جو کرتا تھا سدا پہلوتی یار و کجی نے سے ہر اک معشوق بن ٹھہرن کو دکھانا ہر حال اپنا کہیں دن ہو کہیں سیر کیجئے کہیں ساقی
--	---

رہی بھوکا پیاسا جو بیان بہر خدا چندے
 تراب او سکودمان شد واکر جو دغمان

ہجرت کی رات میں بھائی نین تار پیارے فقط اک ہمسے ہوئی دور ہمارے پیارے کیتو چھوڑ کر تم یانسی سدھار پیارے ہی عجب سیر ہو دیا کیناری پیارے دل دھرتا ہی مرا غون کی ماری پیارے	انکھ میں چھپی ہیں بن چاند تار پیارے غیر سب سے ہیں برسات میں خوش بار کو تھکا جھڑکی آنسو و نکی آہ کی بجلی چسکی کیا ہی دور کی ہوئی کویدہ تر بھر دوان آیت رعد پر سنا خین بادل گر جا
---	---

ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی

ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی

[illegible]

دیکھو دیکھو کیا حال ہے
 دیکھو دیکھو کیا حال ہے
 دیکھو دیکھو کیا حال ہے
 دیکھو دیکھو کیا حال ہے

دیکھو دیکھو کیا حال ہے دیکھو دیکھو کیا حال ہے دیکھو دیکھو کیا حال ہے	اب لو یا ناؤ کچھ نہیں ہے کام مجھے خوش نہیں آتا ہر وہ بوسہ پیغام مجھے غیر اسکے نظر آتا نہیں انجام مجھے
--	---

۲۶۲
 کل چو بھڑ سے تراب ادنیٰ مر نام لیا
 نیا نامون میں کیا عشق کے بزم نام مجھے

کیون دیکھ کر ہمیں تو ہر پہر کہاں چلے ماری خوشی کے چھوڑ کر آگے نہ چلے عزم سفر سے بچھو کر نہ کہو اب جدا جز بیدلی ہمیں نہ تار سے اور کچھ تاوار لیکے آج چلا ہے کدھن شوخ بلبل کی نہیں ست ہو کر نہ کر یک بیک	اتنے ہیں دیکھنے کو تری ہم بیان چلے گر سو ہی باغ وہ گل غنچہ دہان چلے ہم بھی ملیں گے ساتھ تری تو جہان چلے دل تیرے نذر کر کے ہم لئے دستان چلے کسکی اہل ہو دیکھئے کس پر کمان چلے گریز و تند باغ میں باد خزان چلے
---	---

۲۶۳
 ہر گز نہ کیجئے سخن خبر میں قصور
 کہتے تراب اس میں جہانگ زبان چلے

کر کے رنج و جد مجھے ہے اور دھڑ مار گئے بیکلی تب سے یکدم نہیں کل پر لے کوئی صیاد سی پوچھے یہ نیا ظلم کی کیا ہے ہمدردی تو نہ کوئی ایک راہ بار دیکھا بھی سے نہ ملا وہ خوشی	بھر عبادت کی لیے آئی تو جی مار گئے مجھ سے تم کہہ کہ جو کل وعدہ دیدار گئے دام میں جھپٹ کر کیوں مرغ گرفتار گئے کس سے غم کیے کہ سب محرم غم خوار گئے جسکے دربار میں ہم شوق سے سو بار گئے
---	--

پیل کیلے جھجھکے
 کیوں تو مری ہو رہی
 وہ صورت تو میری
 کیا ہے کہ نہ ہو
 کہ اس کا وہ ہی
 عین سادہ لفظ نہیں
 جو ان کی شہادت
 کہ اس کا وہ ہی
 عین سادہ لفظ نہیں
 جو ان کی شہادت
 کہ اس کا وہ ہی
 عین سادہ لفظ نہیں
 جو ان کی شہادت

فقط اس کے لئے
 کوئی دنیا طلب
 مجھے قس سے
 فرار دل
 قدم بڑھانے
 جو ہر اد
 قدم بڑھانے
 جو ہر اد

موتوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح

کسویرے صنم کے در پہ جاوے	شہسبیت الحرم کی آرزو ہے
عدم اوسکی کمر کو بے سے جانا	ہمین تب سے عدم کی آرزو ہے
تراپ اوسکی گلی میں بیٹھ رہ جائے	
اگر باغ ارم کی آرزو ہے	

کیا کام ہو جاوے جاتی ہے چاندنی	بوزنم یار کچھ نہیں بھاتی ہر چاندنی
ہوتا ہو برہمن جب وہ پر نر ناد سیر	اوسوقت اوسکی لطف دکھاتی ہر چاندنی
بن یار کچھ نہیں شب و صبا کی بہار	ہجرت میں اسے مجھ کو رولانی ہر چاندنی
اندھیر ہو کوئی نہیں کتا ہو اوس سے جا	جلد آ کر تیری یاد دلاتی ہے چاندنی
کیونکر نہ دل سے نالہ شب بگیر ہو بلند	کوٹھے پر میر جب لہراتی ہے چاندنی
خط کا اخبار آنے لگا منہ پر یار کے	افسوس چار و نکی یہ جاتی ہے چاندنی
منہ دھانپ کر نہ دے دل خستہ کیون	زخمی کو مارتی دستاں ہے چاندنی
کس طرح چاندنی کو کہوں مہر سے خنک	مجھ کو نواد کے غم میں جلاتی ہے چاندنی

روپ اوسکے گورے مکھ کا بڑی ہے تراپ یاد	
کیا چوٹ میرے دل پہ لگاتی ہے چاندنی	

سواپون کیون تلف کر گریہ کے لیے	مجنون بنائون خاص یہ زنجیر کے لیے
لے مجھ سے قیر و تری قربان منع دل	ہنتا ہوا پیر صید سے کوئی تیر کے لیے
کہتے جاں سکر ابر و رخسار گان پڑھاں کے	تیر و کان یہ خوب ہیں نچر کے لیے
کتاہے منہ کے واہ یہ تیر و کان تو میں	رکتا ہوں پیر عاشق و لیر کے لیے

موتوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح

موتوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح
مردانوں کی آواز کی طرح

دوست سے صحبت بڑھانے کیلئے
دل کا خون نہ دے کر دیکھو
دوست سے صحبت بڑھانے کیلئے
دل کا خون نہ دے کر دیکھو

ہیں اوسکو دیکھتے ہی یاد ہو گیا یہ خود
دگاہ پار پر میرے لحاظ کر کے تو کہہ
دو ایک بار کسی سے ملے او پھر فرستے

تراپ کا ہیکو در غور کرے امیر دین
ملے وہ اہل دل سے جو کچھ کمال رکھے

جب تلک خطر جہاہ باقی ہے
اوسکو تائب نہ کہتے کچھ بھی جسے
پھیر لی آنکھ یاد نے سب سے
ہو گئے سب طرف کر سنے بند
خط کے آتے سب اس سے ہو گئی بد
یاد سے اور ہم سے آج تلک
اتے ہیں دن بہار کے بلب
کچھ نہ چھو تراپ کا احوال

شیخ فانی ہوا ہے جون یعقوب
تو بھی یوسف کی چاہ باقی ہے

کیا پریشان وہ رلف مشکین ہے
جو کرے پیر ناتوان پر جسم
شورے فونی ذوق کا ترے

دو آدمی کا دوستی کا رشتہ
دو آدمی کا دوستی کا رشتہ
دو آدمی کا دوستی کا رشتہ
دو آدمی کا دوستی کا رشتہ

دوست سے صحبت بڑھانے کیلئے
دل کا خون نہ دے کر دیکھو
دوست سے صحبت بڑھانے کیلئے
دل کا خون نہ دے کر دیکھو
دوست سے صحبت بڑھانے کیلئے
دل کا خون نہ دے کر دیکھو
دوست سے صحبت بڑھانے کیلئے
دل کا خون نہ دے کر دیکھو

۲۸. *Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the previous page's content, mentioning 'میں نے' (I have) and 'میں' (I).*

بسطرف سوئی آؤ دھڑو لاد جی پو ہو
 سج گز دہ جو ادسے پہی ان کے چکے ہے

برخلافی جو کہ سو سلطان کی مارا پڑے
 بڑھ کی یاین جو کہ سو عرفان کی مارا پڑے

کس طرح کیجیے قرآن سے عین دعا گو رام
اوسکو جو ترغیب پر ایمان کی مارا پڑے

منہ سے جام کہ مشتاق ملاقات ہوئے
ہنہ شبنم اوس بت کا فک کہ جو نرات ہوئے
شرطہ کی جو تری ہاتھ سے خود مات ہوئے
یار آہ گایا گایا آنر برسات ہوئے
زلف کرناں بھیلے مار طلسات ہوئے
قید کا فرین بایں برق مادات ہوئے
وہی مردان خدا اہل کرامات ہوئے
اک دنیا میں جو یوں تارک لذات ہوئے
کیا صفت اذکی کہ نہیں وہ عجبات ہوئے
ہم تو اس بات سے کچھ اور ہی اثبات ہوئے

کل سے ہم بیٹھ رہے تھے کہ کوچی میں قمریاب
مور و لطف و کرم اہل کیا عنایات ہوئے

۱۔ دل کو دلچسپا کامل دلگیر آئے
کہا ہے کہینکہ مجنون کو نیز خیر آئی
قضا تیری ہو کیا دہ منورہ کی خیر آئی

[illegible][illegible]

شمارت من و دل بین تھائی
دل کے نصیحتوں سے دل میں تھائی
دل کے نصیحتوں سے دل میں تھائی
دل کے نصیحتوں سے دل میں تھائی

جو کسی کا بھی کسان نہ کرے
یار کی گالیوں سے جو خوش ہو
پیر بھائی میں اوسکو کیسے کون
یار می اوس سے نہ کیجیو یارو
آئینہ ڈور کے وہ کتنا ہے
بھٹکاو پر و انہیں تجھ کی
عاشق بقیرار اوسکا ہاے
گھر سے لپنے وہ ابتلاک نہ بھڑا
ہمتو خوبون سے ہو گئے برآس
لوے گل سے کوئی نپاوے خبر

دلیں جسکے تو بس گیا ہے تراب
نام تیرا وہ کون لیا نہ کرے

صنم کے دیکھنے کو ہاے دل کیا تھلا تا
مجھے چھو نہ دی کوئی وان اگر تانہیں
وہ مجھے کنگیا تھا میں گھر سے بھڑو گا
کون کس سے کتا تھا قسم کر کے گیا تھا
جینے کا وعدہ تھا آیا ہو گھر چند
کھو اٹھا سہا سہا کچھ کسطح صبر آوے

کہا نکسا و سکو سچھا اون گھریا رانا
یہاں کہ کر دین کیا نہیں کچھ بھٹکاو بھٹکا
تو کیوں یوں مچھا ہو عبت آسوتا ہے
مرا ہر نہ کوئی ایسا نہیں اسطرح جاتا
کے کوئی جس اب بھی آویا وہ کیونتا تھا
خبر آئی کی جھوٹی بھی نہیں کوئی شانا

اوس سے کوئی ہرگز التجا نہ کرے
حق میں اوسکے وہ کب دعا کرے
جو مرے درد کی دوا نہ کرے
بے وہ پیر نہ کچھ دعا نہ کرے
ق سامنے میرے کوئی ہوا نہ کرے
بھٹکاو اللہ خود نہ کرے
کسطح عرض دعا نہ کرے
بھڑو کیوں جگر جلا نہ کرے
کوئی خوبون سے آسرا نہ کرے
کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے

دلیں جسکے تو بس گیا ہے تراب
نام تیرا وہ کون لیا نہ کرے

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

جو سدا سب سے پہلے میں دیکھی
نہ کہ آواز اور جب میں رہی

کب ہی دوستی نہ کی جاوے گی
 جس کی ہم فخر و شرف و تکرار
 کب ہی آرام و دلجوئی و دوستی
 نہیں پا سکتا
 ان شاہ تراز

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴

ہفتین تو عشق اوسکا دل سے لپٹ جائے
ہفت میں نہ دیکھا کہ عشق میں رنج
نہی دل کہیں فوجیوں سے نہیں جاسا
عجلا کہ تانین وہ نہ جاسا

[illegible]

نہ گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار
تو ساقی اپنے خط و چشم میگسار کو دیکھ
ندمی حریفوں کو بھر بھر کو جام خلائق
وہ اپنے گھر سے پھر آدینکا جلد سے شاق
جو او سکو خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو
وہ ہو فنا کا نئے مجھ سے نام لے نادا
لگا تو شوق سے بحر محیط میں غوطہ

نہ گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار
تو ساقی اپنے خط و چشم میگسار کو دیکھ
ندمی حریفوں کو بھر بھر کو جام خلائق
وہ اپنے گھر سے پھر آدینکا جلد سے شاق
جو او سکو خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو
وہ ہو فنا کا نئے مجھ سے نام لے نادا
لگا تو شوق سے بحر محیط میں غوطہ

بتون کو دعویٰ خدا نیک ہے معاذ اللہ
نہ التفات او دھڑ کر تراب زریں

وہ غم مرا نہ کہی دیکھ مجال کے روئے
یہ کیا عقیدہ ہو یا رویہ کیا محبت
شفیق او نگو سب کے وہ باغ باغ ہوا
قدیم بار کاروانہ او سکوا یا یاد
سہی تیج کی گنجوین کسطح جہتا

ہوانہ دامن مژگان تر ذرا اپنا
تراب ہجرین ابکی سہن حال کے روئے
یاد ارگرم یار سے اغیار کی ہوئی

دلی کی ساتھ اس قدر نہ سنگ
کر گیا تھا وہ دو گھڑی کا ترس
تو دل او سکا جیسے کیسے سنگ
بہین اوں گھلین کی ہو خوشبو
اوس پسینے سے تین ذرا اپنی
چشم سے چشم تو نہ سنگ
لہان لہرام میں نہ دس ضیاء
لب ہی لہان او سکوا یا یاد
نہ گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار
تو ساقی اپنے خط و چشم میگسار کو دیکھ
ندمی حریفوں کو بھر بھر کو جام خلائق
وہ اپنے گھر سے پھر آدینکا جلد سے شاق
جو او سکو خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو
وہ ہو فنا کا نئے مجھ سے نام لے نادا
لگا تو شوق سے بحر محیط میں غوطہ

دلی کی ساتھ اس قدر نہ سنگ
کر گیا تھا وہ دو گھڑی کا ترس
تو دل او سکا جیسے کیسے سنگ
بہین اوں گھلین کی ہو خوشبو
اوس پسینے سے تین ذرا اپنی
چشم سے چشم تو نہ سنگ
لہان لہرام میں نہ دس ضیاء
لب ہی لہان او سکوا یا یاد
نہ گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار
تو ساقی اپنے خط و چشم میگسار کو دیکھ
ندمی حریفوں کو بھر بھر کو جام خلائق
وہ اپنے گھر سے پھر آدینکا جلد سے شاق
جو او سکو خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو
وہ ہو فنا کا نئے مجھ سے نام لے نادا
لگا تو شوق سے بحر محیط میں غوطہ

<p>۲۴۸</p> <p>دیکھو کہ اس کا دل کتنی بڑا ہے</p> <p>اس کا دل کتنی بڑا ہے</p>	<p>دیکھو کہ اس کا دل کتنی بڑا ہے</p> <p>اس کا دل کتنی بڑا ہے</p>	<p>دیکھو کہ اس کا دل کتنی بڑا ہے</p> <p>اس کا دل کتنی بڑا ہے</p>
<p>ام جند ہے کی اس طرف سے کھلے</p> <p>اول جواک طرف سے کھلے</p>	<p>دستگیر ہی تیرا پناہ سکی کر</p> <p>غیر کے ہاتھ جس کی گزرنے لگے</p>	<p>دستگیر ہی تیرا پناہ سکی کر</p> <p>غیر کے ہاتھ جس کی گزرنے لگے</p>
<p>خوبرو دینی میں کوئی بشر نہ لگے</p> <p>منہ چھپائے کہیں نظر نہ لگے</p> <p>آپ تک کس طرح خبر نہ لگے</p> <p>ایسے کافر سے کس کو ذر نہ لگے</p> <p>دوم کو اس کے دہم غم نہ لگے</p> <p>دیکھ کر خرم اور زخم پر نہ لگے</p> <p>کیون ادمہ زبانی پہ نہ لگے</p> <p>دل کسی کا کسی پہ گرنے لگے</p>	<p>گور سے گور سے ترسے قمر نہ لگے</p> <p>بارگ اللہ کیا جمال سے واہ</p> <p>سٹو سے میرے اک جہان ہو خیر</p> <p>جسکو ہرگز نہ خود اکا ڈر</p> <p>ازدخسہ کا ہے کچھ اور بھی لگا</p> <p>قریب ہی جہنم سے بار بار نہ مار</p> <p>عین گرمی میں وہ گیا تھا اودھر</p> <p>کیفیت دل کی کچھ نہ جان پڑے</p>	<p>گور سے گور سے ترسے قمر نہ لگے</p> <p>بارگ اللہ کیا جمال سے واہ</p> <p>سٹو سے میرے اک جہان ہو خیر</p> <p>جسکو ہرگز نہ خود اکا ڈر</p> <p>ازدخسہ کا ہے کچھ اور بھی لگا</p> <p>قریب ہی جہنم سے بار بار نہ مار</p> <p>عین گرمی میں وہ گیا تھا اودھر</p> <p>کیفیت دل کی کچھ نہ جان پڑے</p>
<p>جس گھر میں بودہ چار چشم تیرا پ</p> <p>کب مری آنکھ میرا اودھر نہ لگے</p>	<p>جس گھر میں بودہ چار چشم تیرا پ</p> <p>کب مری آنکھ میرا اودھر نہ لگے</p>	<p>جس گھر میں بودہ چار چشم تیرا پ</p> <p>کب مری آنکھ میرا اودھر نہ لگے</p>
<p>بلبل بیتانے کدیا مبارک باد ہے</p> <p>گرچہ معمولاً ہی پر اپنی کام کا انا ہے</p> <p>شہر میں چار دھڑل ہے ہی فراد ہے</p> <p>اوسکے رستی جن مشت خاک ہو ربا ہے</p> <p>ہر اک اشخ میں اس کی نئی ایجاد ہے</p>	<p>اند تون کا کہیں اور طرف صیاد ہے</p> <p>سہارہ لوح اوش بہن واکو مت کا کوئی</p> <p>مار کو عاشق کو کس راہ اپنی گھر کی لی</p> <p>مثل باد تیرا جلتی ہو ساری جسکی تیر</p> <p>خوش ادا دنی کی صفت کس سے ادا ہو گی</p>	<p>اند تون کا کہیں اور طرف صیاد ہے</p> <p>سہارہ لوح اوش بہن واکو مت کا کوئی</p> <p>مار کو عاشق کو کس راہ اپنی گھر کی لی</p> <p>مثل باد تیرا جلتی ہو ساری جسکی تیر</p> <p>خوش ادا دنی کی صفت کس سے ادا ہو گی</p>
<p>دیکھو کہ اس کا دل کتنی بڑا ہے</p> <p>اس کا دل کتنی بڑا ہے</p>	<p>دیکھو کہ اس کا دل کتنی بڑا ہے</p> <p>اس کا دل کتنی بڑا ہے</p>	<p>دیکھو کہ اس کا دل کتنی بڑا ہے</p> <p>اس کا دل کتنی بڑا ہے</p>

اگر دشمنین پر بھریاں درہ ہی اڑتے
گھائل تو ہے عاشق و معشوق قربان
لیل کی شرہ مجھ کی محبت کی جاگرت
جو دیکھ دو اُنستہ کرے سب تجاہل

دورہ جو ہر سال کا دامن نکالے
 بیہوش اگر تیر کا پیکر نکالے
 کیا پانوں سے وہ جا بیا نکالے
 کیا اوس سے کوئی جان بچا نکالے

کافر کو کہے رام محبت میں ہو بیجا نام
کوئی جگ میں تراب ایسا مسلمان

خدا بچا دودہ کا فرنیچے کی تہوں سے
 نہ بچ دی کہیں زرا ہد کو رشتہ زنا
 بہت بچھا جیسا کہ اسکے خاک و اسیر
 وہ گھر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے
 کہاں کی مولیٰ کہاں کا نسبت کیہاں
 جو در دیر کیسکی نہیں سمجھتا کچھ
 لیکو دیکھ بڑی کیا وہ شوخ پردہ شین
 لگا ہی رہی گھاؤ جسکے غم سے کا
 چمک فی جسکی کیا یاد و چاندنی میں
 چمن میں دیکھ بڑی جسکو چار دن کی بیا

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے
 لگا لو دامن سلیمان اوسکی سر سے
 خبا ر دل میں نہ رکھ بار پاک دامن سے
 کل نجائیں کہیں عاشقوں کی جی تن سے
 یہاں تو آگ لگی ہے اسارہ سادھن سے
 بہن تو کام پڑا دوسرے جان پرین سے
 جو چھپ کے سبکے طرف دیکھتا ہر جلدن سے
 دہر تانکے اوس نے فرہ کی سوزن سے
 میں خود شمع بن ہوئی سی ہر د کی ضرب سے
 وہ کیا سمجھ کے دل اپنا لگا دکھن سے

جو کام ادا نہ کیا دوستی کے پردہ میں
 قراں کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

۲۵۵

کر دشنین پڑے جس خیرہ دورہ ہی اولست
 لکھا لکھا تو ہے عاشق رہے مشوق قربان
 بیل کی خمرہ چھب گئی مجنون کی جاگیر میں
 جو دیکھ دوانستہ کرے سب سے تجمال

دورہ جو مرے یا کا دامن نکالے
 بیدم ہو اگر تیرا پیر کیا بن نکالے
 کیا پانوں سے وہ جا بیان نکالے
 کیا اوس سے کوئی جان کچھ جان نکالے

کافر کو کہے رام محبت میں ہو بیخ نام
 کوئی جب میں تراب ایسا مسلمان

خدا بچا وہ کافر بچے کی قبول سے
 دھچ دی کہیں زاهد کو رشتہ زنا
 بہت چھار چٹک اویکے خاک و سرین
 وہ گھر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے
 کمان کی بولی کماز کا لبنت کیہا رہی
 جو در دیر کیگی نہیں سمجھتا کچھ
 لیکو دیکھ پڑی کیا وہ شوخ پردہ نشین
 لگا ہوا دلیہ مری گھاؤ جسکے عمرے کا
 بیک فز جسکی کیا بار و چاندنی میں
 چمن میں دیکھ پڑی جسکو چاردن کی بیا

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہن سے
 نکالو داسے سلیمانی اوسکی سرنے
 خبار دل میں نہ کھیا ریاک دامن سے
 نکل نجائیں کہیں عاشقوں کی جی تن سے
 رہا تو آگ لگی ہے اسارہ سادق سے
 بہن تو کام پڑا اوس جہان فرین سے
 جو چپکے سبکے طرف دیکھتا ہر چلوں سے
 دہر ٹانگے اوس نے فزہ کی سوزن سے
 میں خورشید چمن ہو اسی ماہر کی خرم سے
 وہ کیا سمجھ کے دل لایا لگا دھڑکن سے

جو کام اوس نے کیا دوستی کے پردہ میں
 تراب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

سنو کی آشنائیں ہوئی حاصل ہوئی
 نچا ہوا لگا سیکو بھر کوئی مومن دکان
 جب سے پکھ گیا جان تر کر رہ گیا میں
 مراد دل نہ کارا مح کہ دلبر گھر سدا رہے
 وہ عاتق کس سدا کا ہر جو دشمن اک لگا رہے
 نہ خط او نہ لکھا مجھ کو نہ کوئی قاصد بھیجا

شراب اور قسم کی تھی کہ پھر آؤ لگا میں جلدی
 سب کیا ہو جو ایک بھی نہیں تشریف فرما

رخ پر خط سبز کی تحریر دیکھا چاہیے
 مجھ سے دہ کتا ہو کیا دیکھ سکا تیرا حال
 اوس پرہی کی آج میں ٹھہر گیا تھا
 شمع جس کا نام دمنہ تو جل جاوے زبان
 اوس کمان ابرو کی بیدھ پڑی تھی گاہ
 جسکو طفلی میں تھی کچھ درد اپنی برکی
 وہ تو بن بھیا مار سوتا تھا لاماں
 پھر لگی میرا ہی نظر او دھروئی مجھ سے خطا

وہ دل آزار اپنے عہد لرزائی میں تراب
 کبتاک مجھ سے رہی دلگیر دیکھا چاہیے

وہ دل آزار اپنے عہد لرزائی میں تراب
 کبتاک مجھ سے رہی دلگیر دیکھا چاہیے
 سوزہ یوسف کی یہ تفسیر دیکھا چاہیے
 گریسی ہی یار کی تقریر دیکھا چاہیے
 جل کے خاک او کی ہوئی اکیر دیکھا چاہیے
 اوس پر خیا کی تصویر دیکھا چاہیے
 کسچ اب لگتا ہے سیدھا تیر دیکھا چاہیے
 نوجواں میں اوسے پاس دیکھا چاہیے
 ہاتھ میں جو بوقت ہو تیر دیکھا چاہیے
 بخشا ہوا ب مرئی تقصیر دیکھا چاہیے

یار و کار دیکھتے ہو منہ سیرا
 یان تو آنسو کا لگ رہا ہے تار
 کبھی لعل اور کبھی گیسے اشک
 فاصدا اس سے کیتو یہ جسکی

جلد ادیکھئے ترا کا حال

خوش ہوں ہر جو در دیا غمناک ہے
 بلبل گے اور کیا ہو عشق کا برسے اثر
 حیلہ و سستی وہ سیر کام میں کرنا ہو کیا
 دامن کا ایک دوری ملوث دینا ہو صفت
 دل جو لبتا ہو کبھی چپ کی کبھی کھل کر
 تشنہ دیدار کا ہون اس سے کیتو جلد آ
 زندہ ہونے کو کتنا چھپ کے میخواری کریں
 بت جو دامگیر ہو میرا تو تر دامن نکھہ

عشق میں برداشت کی نہیں کھتا تراب
 زرد مشرب مشرب ہی قلندر سے پڑا بیاک ہے

میری میخواری کسی زغائب حاضر کی
 روز اقل دل لیا تھا کیا تلقین سورا
 کچھ تو مجھے سبیل کی دھجوائی دم آخر کی
 کچھ لحاظ حق پرستی ادنیٰ ہی کا فر کی

یہ بھی کہ آخری تماشہ ہے
 جبین کچھ گئی نہیں وہ آدمی کا خاکہ
 داغ ہر لالی کا سینہ گل گریبان پر ہے
 کام میں اپنی جو البائیز اور چالاک ہے
 گردش اس کی ہر غضبیا گردش افلاک ہے
 دلبر اس کو مست کہو جی چور ہی قرار ہے
 آنسو دیکھتا رہے آنکھوں میں بھیجی داک ہے
 دختر زر پر تو حید پ مجتب کی ناک ہے
 مینے جسکا ہاتھ پکڑا وہ تو دامن پاک ہے

عشق کو ہر کام سدا بخدا مال
 بے زنگی اپنی تواری یار کو دم
 بے باغ کا وہ گل ہے ادب کا پتھر
 بے خدے خلعت کیا غرض اہم
 بے دینی دوزخ کا جہان بھونچا
 بے تاب ہو ہر شہر فقر و فاقہ میں
 بے دل بن تو ایک سانی نہیں کی کہ در
 بے پروا ہو کبھی تو نویں بیرون آ

جلد ادیکھئے ترا کا حال
 جبین کچھ گئی نہیں وہ آدمی کا خاکہ
 داغ ہر لالی کا سینہ گل گریبان پر ہے
 کام میں اپنی جو البائیز اور چالاک ہے
 گردش اس کی ہر غضبیا گردش افلاک ہے
 دلبر اس کو مست کہو جی چور ہی قرار ہے
 آنسو دیکھتا رہے آنکھوں میں بھیجی داک ہے
 دختر زر پر تو حید پ مجتب کی ناک ہے
 مینے جسکا ہاتھ پکڑا وہ تو دامن پاک ہے

عشق میں برداشت کی نہیں کھتا تراب
 زرد مشرب مشرب ہی قلندر سے پڑا بیاک ہے

میری میخواری کسی زغائب حاضر کی
 روز اقل دل لیا تھا کیا تلقین سورا
 کچھ تو مجھے سبیل کی دھجوائی دم آخر کی
 کچھ لحاظ حق پرستی ادنیٰ ہی کا فر کی

[illegible]

وہ تو کہتا ہے نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے
گھر سے باہر کہ نہ جھنگا نہ ہوا
زنی بر چھٹی اپنی کر کے سو علاج
کل کے آگے لپکا ہوا شہ سے لپکا ہے
سو کہ ہم نے شہ سے لپکا ہے نہ لپکا

آج وہ دن ہے کہ سب کا سہا ہوا
۳۶۲

کل مجھ سے جو کہتا تھا کیوں نہ ہو جاتا ہو
کیا درد کی ہو سوز گشت عشق کی ذکر ہو
کیونکر پریشان ہو کا کل طیش دین سے
کیا خطرہ سایا ہو چھ چادر نہیں آتا
بہار کا حال اسکے کیا کیے ہو پوچھو
ماہِ فلک خوبی است کہ کیا سمجھو

کیون سیر پہ چڑھایا تھا کل کے تراب سکو
۳۶۳

وہ شوخ کمان اب وہ تیر سے لڑتا ہے
اگر کہہ کرانا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے
کیون جنگ بادل محسوس کرتا ہے محبت میں

اگر چہ جین جبین ہو کہ تیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کہ میدان میں تیر سے لڑتا ہے
ناصح تو دونا ہو تیر سے لڑتا ہے

وہ تو کہتا ہے نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے
گھر سے باہر کہ نہ جھنگا نہ ہوا
زنی بر چھٹی اپنی کر کے سو علاج
کل کے آگے لپکا ہوا شہ سے لپکا ہے
سو کہ ہم نے شہ سے لپکا ہے نہ لپکا
آج وہ دن ہے کہ سب کا سہا ہوا
۳۶۲
کل مجھ سے جو کہتا تھا کیوں نہ ہو جاتا ہو
کیا درد کی ہو سوز گشت عشق کی ذکر ہو
کیونکر پریشان ہو کا کل طیش دین سے
کیا خطرہ سایا ہو چھ چادر نہیں آتا
بہار کا حال اسکے کیا کیے ہو پوچھو
ماہِ فلک خوبی است کہ کیا سمجھو
کیون سیر پہ چڑھایا تھا کل کے تراب سکو
۳۶۳
وہ شوخ کمان اب وہ تیر سے لڑتا ہے
اگر کہہ کرانا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے
کیون جنگ بادل محسوس کرتا ہے محبت میں
اگر چہ جین جبین ہو کہ تیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کہ میدان میں تیر سے لڑتا ہے
ناصح تو دونا ہو تیر سے لڑتا ہے

وہ تو کہتا ہے نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے
گھر سے باہر کہ نہ جھنگا نہ ہوا
زنی بر چھٹی اپنی کر کے سو علاج
کل کے آگے لپکا ہوا شہ سے لپکا ہے
سو کہ ہم نے شہ سے لپکا ہے نہ لپکا
آج وہ دن ہے کہ سب کا سہا ہوا
۳۶۲
کل مجھ سے جو کہتا تھا کیوں نہ ہو جاتا ہو
کیا درد کی ہو سوز گشت عشق کی ذکر ہو
کیونکر پریشان ہو کا کل طیش دین سے
کیا خطرہ سایا ہو چھ چادر نہیں آتا
بہار کا حال اسکے کیا کیے ہو پوچھو
ماہِ فلک خوبی است کہ کیا سمجھو
کیون سیر پہ چڑھایا تھا کل کے تراب سکو
۳۶۳
وہ شوخ کمان اب وہ تیر سے لڑتا ہے
اگر کہہ کرانا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے
کیون جنگ بادل محسوس کرتا ہے محبت میں
اگر چہ جین جبین ہو کہ تیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کہ میدان میں تیر سے لڑتا ہے
ناصح تو دونا ہو تیر سے لڑتا ہے

دردی که بیست و دو روز است
 در دلم که بیست و دو روز است
 در دلم که بیست و دو روز است
 در دلم که بیست و دو روز است

<p>یمن تو نگرده شام و سحر او سیکا ہے کہ دامن آنسوئی تر بر او سیکا ہے یہ راہ عشق نہیں رہ گذر او سیکا ہے کہ جلوہ سب کہیں اچھوڑ دھڑ سیکا ہے</p>	<p>اچھی ہے زلف کا چرچا کہیں رخ کا یاں وہی خبر ہے مری گریہ وصال کی خوب سوا سے عشق کو دکھلا کون اسکی راہ جدھر نگاہ کر دو دیکھ لو اسکو او دھر</p>
---	---

<p>تو جس کا زیر قدم سے مین جاتا ہوں تراب یہ جوش عشق کا نتیجہ مین اثر او سیکا ہے</p>	
--	--

<p>کسی پر کوئی نہ عاشق ہو اگر اپنا بھلا چاہے جو دیکھ کر شمع کی صورت تو پر دانہ جلا چاہے کیسے کس طرح حال اپنا جو ادمن کلا چاہے ہو نہ جب دو پہر کا دل تو پھر سورج دھلا چاہے عطر یا لونہیں انہو پر وہ پر بھرہ ملا چاہے دو عالم کی کوئی فکر خدا سے گر ملا چاہے</p>	<p>دوانا ہو جو خود اپنی لہریں بچ دہلا چاہے مین جل مین بکون بجائون سا نہ تو کاتھن نکلا چاہے اشارہ کیجیے اوس سے تو ہو جاتا ہوا زرد رطل حسن عین کیوں عین عین عین مکتے اوسکے گل گل کے عرق تار ہو نہ د لٹھن ہے حقے ملنا ایک عالم میں لجا چاہے</p>
---	---

<p>کرے تصفیہ باطن طریق صوفیہ سیکھے تراب آئینہ دل پر جو کوئی اپنا جلا چاہے</p>	
--	--

<p>مکان خالی مین جیسے چراغ جلتا ہے کہ آگ لالہ کی دہکی ہے باغ جلتا ہے چمن مین شکر سے بلب کے زلف جلتا ہے پھیر لو لب پڑن کی آباغ جلتا ہے</p>	<p>شب فراق مین مرن لکا داغ جلتا ہے بنھل کے بیٹھو بل کہیں نہ پر جل جلتا ہے گل اوسکے سانے پھول نہیں سانا ہے مئی دوا تھ کس طرح مہر کے جام پون</p>
--	---

دردی کہ بیست و دو روز است
 در دلم کہ بیست و دو روز است
 در دلم کہ بیست و دو روز است
 در دلم کہ بیست و دو روز است

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

منشہازی کی تھی جسے تاج پوشہ تھا
بھو پاتا ہر جگہ جیب یاد کرنا ہر سے
نامت با آگ جسکو آشنائی ہو ذرا
دلین جو زہر کو صیب بدار خوبون کی طرح
کھتے ہیں اندھ اکبر بیکھے اور سکو سہمی
دست بستہ ہفت کو بھیجے ہوں اور سکا

بلطام خوبو نے جیب سلامت چھوڑ جا
یا اٹھی کوئی طرح نہ لگی شامت جھوٹ جا
اور سے با اٹھی مہشہ مول قیامت جھوٹ جا
دیر ہر ہر سبب تنہا مست چھوڑ جا
لبون زبان سے نہ بکیر اقامت جھوٹ جا
پھر تو پھر عیشہا رونسر اقامت جھوٹ جا

عشق میں نادم ہونے ہم نکل سے اپنے تراب
اگر خدا چاہے ہے تو ہم سے زندگات جھوٹ جا

سوا عشق سے رخصتہ آئی کیا مراد ملی
مثل ہے کمانے میں بھو ناطع سیرت کی
کلی کارنگ کھلا بیکلی کے بعد مجھے
دور ہر بانی بروں کو سر پہ لگا ہر تر
ہزار بچو نے حق حق کو ہے منہ لاک کے
بغل میں کوں نہ کون لکھنے کے اوسے مردم
بھمکے دارو پیے اوسے بہت ٹوکھوٹ
مڑہ پوچھو جو ملتا ہے گرسے گر کھہ کو

مہم نے دے مجھے پھر کی ایک سیاہ کلی
بڑھنے کی گئی مجھے دی تو میں جو مٹی ملی
کہ ابوس کی ہر ڈال اور نابل کی چلی
کشمے کرتی ہو وہ ذکر حق خفی چلی
جو دم ٹوٹ گئی دم بخود ہو کچھ نہ چلی
مجھے تو لکھی ہے تصویر اوسے سب بھلی
کبھی گرم دھوین سے مری زبان چلی
طریق سو ہنسی اوسکو ہمار جو دم ملی

تراب راہ سے تیری کمان بھٹک جا
اوسے دکھاؤ نہ تو اپنے سوا سبکی گلی

اب چاہو آؤ رات و دن و روز
دور نگاہ وصال دیا تو فرہ
بہشت وصال دیا تو فرہ
بہشت وصال دیا تو فرہ
بہشت وصال دیا تو فرہ

دوان شاہ تراب
دوان شاہ تراب
دوان شاہ تراب
دوان شاہ تراب
دوان شاہ تراب

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

وہ تو سلطان نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے
 بنی برستی سے بن نامرادی ہے
 وہ تو سلطان نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے
 بنی برستی سے بن نامرادی ہے

کئے لگا بڑے کے اکدن تراب سے وہ
 صورت فقیر کی تم ناطق بنا کے بیٹھے

عشق دوکان نامرادی ہے	عاشق کی کان نامرادی ہے
یہ تو سیدان نامرادی ہے	کون اس راہ میں قدم رکھے
ساز و سامان نامرادی ہے	اوسکی بے الفتی اور استغنا
بے حسے قرآن نامرادی ہے	اور سے حکم ہے کہ ناگ مراد
وہ تو خواہان نامرادی ہے	لٹو اور ٹھٹھٹھ کیہن دغا ہم
عہد و سنایان نامرادی ہے	یار کو عمر بھر ہمارے ساتھ
یہی پایان نامرادی ہے	نامرادی کی بھی طلب نہ رہی
انت نئی شان نامرادی ہے	اہل فقر و فساہن جو آپر

سے عجب اندون تراب کمال

دست و دامان نامرادی ہے

وہ تدر دان نامرادی ہے	جسکو میلان نامرادی ہے
یہ تو احسان نامرادی ہے	نہوئے ہم کیلے دست نگر
جسپہ فیضان نامرادی ہے	وہ ہی رہتا ہے نامرادی ہے
روز طوفان نامرادی ہے	کشتی آرزو گئی سب لوب
سر و بستان نامرادی ہے	دلے گراہ نارسا ہے دراز
یہی عنوان نامرادی ہے	خطرہ ناربونہ خواہش خلد

وہ تو سلطان نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے
 بنی برستی سے بن نامرادی ہے
 وہ تو سلطان نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے
 بنی برستی سے بن نامرادی ہے

44

[illegible]

گئے تھے یہاں سے فرار کر کے پہنچ گئے تھے
 جسے مقید کیا ہو یوں قید کر کے کیا تھا
 اوشوں میں کبھی لگا لگا کر اور لگا لگا کر
 تو اس کی ظلم کو کیا کہو غرض غم کی کہانی
 وہ ہمیر لکھ کر دے تھے غم سے اس کو سرور

ہو دوست بدلی نہیں احباب کی تہا
 نکلے کوئی میں جلتی ہوں دل غم سے کیا
 میں جلتی ہوں یہاں میں کہ فراق بار غلام
 میں ملک ہوں تو وہ شہر ہو تو دل کا گلام
 اوسے پہنچا غم دور نہ کسی دور نہ حجاب

نہاؤ سے برائی دروگر نہیں کیا فقر سے بھگوار
نہ قدم پر جسے رکھے تھاسر پہ وہی فقیر دراب

<p> تو بہت آوازِ خراب تر و چاہ میں خراب ہے تو ہزار بست کر رہا کہیں فنِ عشق پہ چھا تریاوت نگاہ کی ہوا محو لگ گئی تلکلی تو سر کر لگا جانتا کہیں نہ لگا کر تیناک </p>	<p> کہ حشر میں ہو گا مواخذہ مجھے خوفِ درخشاں تو مری نظر میں خوبیا تر و منہ پر کبا انقباض اگنی نیند ورنہ پلک چھلکی وہ ہنسی پر درخشاں تو اوڑ لگا مجھ سے کسانک کرنا تھڑی تپناں </p>
---	---

نہیں جو بردیونین کچھ وفاتے مراد ہے ہوا شیا
کوئی دل کسی سے لگائے کیا یہ جہان میں جہا

<p> خوب مشاطہ سے مراقبہ مند وستان ہوئی خواب میں ظاہر و شکل یوسف کنعان ہوئی سادہ رُونگی صفائی دیکھو حیران ہوئی وہست میدان تو اوپر نیکی زندان ہوئی مت کسی کوئی ناق و پر شدت چرخان ہوئی </p>	<p> موجہ قبضے میں دسکے کامل جانان ہوئی مصر میں جا کر عزیز دیکھا کعبہ نصیب کھل گئی قلعی اور تو مار کلی سب گھنٹ کسطرے مجنون کمال صحرائیں لگتا یارن ہجر میں اوش کی کہنے ہو گئے دہل بحق </p>
---	--

۱۰۱
 مہر دین سے پہلے جان باقی
 تو یہی کہ ہوا دل سے کیا کہ
 کیا تو سے فدا و سامان باقی
 اگر سے فدا و سامان باقی
 میں نے تجھ کو فدا و سامان باقی
 میں نے تجھ کو فدا و سامان باقی
 میں نے تجھ کو فدا و سامان باقی
 میں نے تجھ کو فدا و سامان باقی

بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی طرف سے کچھ بات سنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو اپنے دل سے نکال دے اور اسے کسی اور شخص کو نہ بتائے۔

عاشق کی جگہ کا نام عشقوں کے درمیان ہونے کی نرا دیکھ دے کافور ہو اوس گل سے لہجہ تبسم سے ہو مہلاتا ہم نے تو یہ پہلایا راستہ بھی اوس سے	پہن اوں کو پرے کیونکر چھین کیون ہو اوقات مضرب می میں ہونٹ کوئی سوکے بیل کے لیے، دلی نہ دیکھتے ہو چھوڑ کوئی محنت کا سرگزداہم یا پودے
---	--

۳۱۵
کون اوس بت کا نر رعاشق ہو ترا سب
کون اپنی مشیخت ہوں ربا دے کھور

جاک میں سب کرمین خوش کی آواز اندھ اندھ اکٹون کیا لن ترانیکہ شہور اکٹون بیل نظر آتے ہیں ڈر لگے سب اکٹون ہر درو ساری اکٹون سہر دوا اکٹون ہے ذوق عصیان اکٹون غیظ اکٹون ہر عالم عرفان اکٹون ہر جہں محض اکٹون ہر اہل تقوی اکٹون ہر مذہب اکٹون ہر بت پرست اور اکٹون ہر شکر	بیل و کل ہو جان نختہ وہی گلزار ہے اکٹون رنی مجھے اوڑھ ایش ہمارے اکٹون سو لیری و جلوہ و بار ہے اکٹون آبی لبیب اور آب ہی ببار ہے اکٹون عفو گناہ و دمت عفا ہے اکٹون نادان بنا اور اکٹون ہمارے اکٹون ہے محبت اکٹون ہمارے اکٹون قبیح ہر اور اکٹون رنا ہے
---	--

۳۱۶
نیک لکھو چاہے اور بکے کہتے تراب
اسطون بھی بارے اور اسطون بھی بارے

کون ٹھہرے اوس کمان برو کی زور اوس شکارا لکن کسب لڑے ہن فیضا	یہ وہ میدان بہاں چلے ہیں پر ہنجیر کے جی ڈاڑھی ہو نچوڑا کسے سینے جیر کے
--	---

بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی طرف سے کچھ بات سنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو اپنے دل سے نکال دے اور اسے کسی اور شخص کو نہ بتائے۔

بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی طرف سے کچھ بات سنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو اپنے دل سے نکال دے اور اسے کسی اور شخص کو نہ بتائے۔

بیدار ہو کر دیکھو دنیا کی سب سے بڑی بات
 کہ جس کو اس کی بات نہ آئے وہ دنیا کی سب سے بڑی بات
 کہ جس کو اس کی بات نہ آئے وہ دنیا کی سب سے بڑی بات

<p>کائنات کو خواب میں بھی پر تو کبھی رنگ نہایت نرگھریج ہاتھ مدین ہر چند تجھ کو یار کہتے ہیں سبھی تجھے جو کوئی قصاص نہ مانگو نہ خواہا بوس دکنار کہ جسے خواہا نہیں حال پر دل کا تجھے حسد و غمیں طرح</p>	<p>راشوق کا بخت کچھ بھی بیدار چاہیے کہ قتل دل کو واسطے ہتھیار چاہیے لیکن تری زبان سے اقرار چاہیے کا جیکو اس کے غم سے انکار چاہیے ہلو تو پیار سے مروت پر اپار چاہیے دوران کے اس کے دکا اظہار چاہیے</p>
--	--

ناحق کو یار باشی سے کرے تراب
 مولیٰ سے اپنے اسلو سر و کار چاہیے

<p>صورت مار شکل عقرب ہے جو ہنستا ہے اوسے پھبتا ہے عشق سے میر ہو گیا وہ شوخ بھکوا پنا سمجھ کے کہتا ہے ساقیا جلد آنے کر دیری دور سے زلف کی تو کھینچ اوسے عشق میں گر چہ قیس ہے اوستا عشق ہی راہ عقل سے ہر دور ہلو بیکسان ہے وصل اور حیران ہر فن میں ہے رویداد بقا</p>	<p>زلف کا تیغ و خیم یہ پیر ہے واہ کیا خوب یار کی چھب ہے ورنہ سرتا دم مودب ہے یہ فقیر و مین زند مشرب ہے ساغر شوق یاں لبالب ہے دل اگر غرق چاہے غیب ہے میرے نزدیک طفل مکتب ہے عاشقوں کا کچھ اور می نہ بے ہے حال میرا جو تب تھا سوب ہے ترک مطلب حصول مطلب ہے</p>
---	---

دور سے زلف کی تو کھینچ اوسے
 عشق میں گر چہ قیس ہے اوستا
 عشق ہی راہ عقل سے ہر دور
 ہلو بیکسان ہے وصل اور حیران
 ہر فن میں ہے رویداد بقا

اوسے جھڑپا ہوں اوسے جھڑپا ہوں
 اوسے جھڑپا ہوں اوسے جھڑپا ہوں
 اوسے جھڑپا ہوں اوسے جھڑپا ہوں

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دانائی
 ہو کا فرزت و ایہ مجھے کہتے ہیں والی
 جو اسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی
 جو باداتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا
 اٹھو جہان ہواست اٹھو ہر شیکستانی
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی
 اور دوسری عشق اور عزت مجھ کو آئی والی
 مشیت کھوئی یہ پیرن ملاست کی رو پائی

بھول جائے تراب کا سب کا رنج
 یار جو وقت جسلو نہ رہا سے

۲۷۸

گوئی ناصح کو دھکلا پر زاد دیکھی عنائی
 میں کسی زلفت بنہ و برنوا ہوا لہ و شیدا
 کہ لیلیٰ سو تو رکھیں سحر امن بڑا کر
 عذاب کو وضعت قبر کا سبب احباب
 میں کل ہو گیا ہے سفر و سفر کیا جب
 تمنا تھی مجھے جسکی نظر آئی شکل کوئی
 میں ایسے دبیر برجم پر کیا جا کر دل دن
 یہ قاصد دس سو کدینا جو ابھکا کد لینا
 وہ جگ میں کیا نامی عشق کو نامی
 میں و سکی شاہیر میں ہوا سو اوقیہ میں

تراب اوسے کنار اگر فقط لطف و مدارا کر
 فراق اوسکا گوارا کر کہ ہے معشوق ہرجائی

جسکی ہر بات مری دل کو پند آئی ہے
 کبھی کبھی ہے پر کھمٹی کبھی بل کھاتی ہے
 خط میں ہوسکو کیا شکوہ دیر بند رقم
 کیونکہ ہر شکوے قفس توڑی بجاری بلبل

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دانائی
 ہو کا فرزت و ایہ مجھے کہتے ہیں والی
 جو اسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی
 جو باداتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا
 اٹھو جہان ہواست اٹھو ہر شیکستانی
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی
 اور دوسری عشق اور عزت مجھ کو آئی والی
 مشیت کھوئی یہ پیرن ملاست کی رو پائی

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دانائی
 ہو کا فرزت و ایہ مجھے کہتے ہیں والی
 جو اسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی
 جو باداتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا
 اٹھو جہان ہواست اٹھو ہر شیکستانی
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی
 اور دوسری عشق اور عزت مجھ کو آئی والی
 مشیت کھوئی یہ پیرن ملاست کی رو پائی

جانتے ہیں کہ یہ کلام ہے
جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے

گہ کی نزل میں جل تھلک مسافر تھو جو دن سو آئے دنیا سے چین میں جو اس مسافر خانہ دنیا میں ہو کیونکر قرار واقعی یہ دار دنیا آخرت کا گھٹ ہے غفلت و عسیان میں جتنی کو گنی اتنا یا الہی دین کا فخر کہ دے تو فتن خیر	میت کو جو میرا یہ اور میری ہو شیم و کلش ایچ اینسٹن یارو آند و شدک رب رہی ہو کیا آیا دے گئے جو بیان تیری ہی شکی کا دور نہ ہو گئے اونسے بوجھو تو نہ کیا پایا جان کیوں گئے دوستی میں جسکی ہم بزم دوا ہو گئے
---	---

عشق میں بر عقل و ہوش و صبر طاقت ہو تراب ایک دل کے ساتھ کیا یہ یوفا چار دے گئے	۲۸۰
--	-----

کیا ادب اگر حسن لیلی ہے ہے مگر خنساں مجنون سے کیون نہ صحرائے قیس اور ٹھہرے تیری لیل و نہار کی کیا بات سر پہ ٹپکے کی ہے چمک کیا خوب اوسکو پھر پھر کے جام کو تر دے مختصک بھی ہو اور دھرمیلان نامہ بر چھپ کے خط مرادینا	یاد تیری چار و طرف بھیلی ہے نہیں پوشاک اوسکی سیلی ہے در پہ لیلی کس شری اکبسی ہے چہرہ شمس سے زلف لیلی ہے ہم شعلت سہیلی ہے ساقیا جو تر اطفیلی ہے میں جس مہجے سے ملی ہے میرے نلے کی لال تھیلی ہے
---	--

کھیتو اوس سے ہوا تراب فقیر بر میں کفنی گلے میں سیلی ہے	
---	--

جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے

یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے
یہ کلام ہے جس میں ہر حرف کا ایک معنی ہے
اور ہر معنی کا ایک کلام ہے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۴۴۴

ولین میرا وس پر دنی گانی کے
رقص بسمل کھیلے بلبل کا فتمہ شکے یار
دو تونو دشمنی ہرگز نہیں کرتا کوئی
عشق میں حال پریشان کھیلے میرا کلمہ

خلوت ہے دشت ہوا و سکوت بجا گاہا بجا گاہے

22

فی حدیث و کوئی مجھ کو باب ایک سا غرہ
بلا ساتی مجھے وہ میخ و ذوق بخود ہی
دشمن بکوشک آئی جو سپہ جام و ذکا
دست عشق کی کرتا ہو غوی ہی نہیں
جن میں بی بی گلشنی بلبل چھاتی ہے
میرے شتیان و گریز آری پرکتا ہے
اولو عاشق بچار بیخ و غم نہ آوا تانی

نہر آب اس کام کو توڑ کر ہر کاری و ہر مرد

اے میرے بھائی! میں نے تجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔
 اگر تیرے دل میں شک ہے تو اسے دور کر دے۔
 میں نے تجھے سچ بتایا ہے۔
 اے میرے بھائی! میں نے تجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔
 اگر تیرے دل میں شک ہے تو اسے دور کر دے۔
 میں نے تجھے سچ بتایا ہے۔

سب طرح زلف سے دراز نرسی
پیر و پسر بی بار جانی بوی
جس کی الفت سے بھگوانا
میرا سب اور سنی لگا نا

دوست اور سنی دینے دینے
دوست اور سنی دینے دینے
دوست اور سنی دینے دینے
دوست اور سنی دینے دینے

تیغ ابرو کیلینچ کے لکھیں تھے وہ تیغ
رلف کا ہر بال عاشق کے لیے منجھال ہے
دل دیا کیا اپنے مینے لیا اوسنے زور

چاہ میں اوسکی تو کچھ چارہ نہیں اپنا تراب
چاہے سو مولی کرے عاشق بچار کیا کرے

باغین لے لے چھو میں لگی گلشن میں ہے
باو خراک تو نہ سو تیغ ہوا تھا خارا تین
تازہ میوے انار کو سو گندہ تے سرخ چار کر
یا چمنین بھرتا ہر میوے قدم بر گزنا ہر

دیکھ کے شعلے گل کے تراب بن گئی بیل مرغ کباب
کون اودھ صراب جاسے بھدا آگ لگی گلشن میں ہے

تن پر ہے غم سے ناتواںی بڑی
عشق کی بات کس طرح ہو تمام
کس کو تو نے نہیں دکھا یا سنت
یار رہتا ہے دوستوں سے خفا
نہیں معلوم کس سے ہے
پیر بہن چاک گل بھی رکھتے ہیں
تیغ ببا شکر کر بڑے عا ہے کا

در دل کی ہر نشانی بڑی
رات چھوٹی ہے اور کسان کی بڑی
ہم سے ناحق ہے بن ترانی ہے
دشمنوں پر ہے مہربانی بڑی
دل میں ہے اوسکی بد گمانی بڑی
تو ہی بیل سے کیا دوانی بڑی
کھٹ گئی آفت جوانی بڑی

دو تو خود بویان گلستان ہے
جس جان بویان گلستان ہے
میرا سب اور سنی لگا نا
دو تو خود بویان گلستان ہے
جس جان بویان گلستان ہے
میرا سب اور سنی لگا نا
دو تو خود بویان گلستان ہے
جس جان بویان گلستان ہے
میرا سب اور سنی لگا نا

دو دامن گشت ہوا زلفان اوس
نیل میں داب کرتی لکھ
دو دامن گشت ہوا زلفان اوس
نیل میں داب کرتی لکھ
دو دامن گشت ہوا زلفان اوس
نیل میں داب کرتی لکھ

<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر قیسے شہاب سے کیر خود ہر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>	<p>بہا اپنے بند و نسی پروردگار کرتا ہے تو اپنے جی سے بہت کسکو پار کرتا ہے اسے شہید و نہیں ناقص شمار کرتا ہے کہ اسکا وعدہ مجھے سب قرار کرتا ہے</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر قیسے شہاب سے کیر خود ہر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>گر تری منہ کی چک اورین نچا ہی ہوئی تخت طاووس پر کشا پھرا پاؤں اس صبا کئی سو کیا باغ میں بھرائی بہار باندھنا نھا تجھے باگن کو اگر ادھون</p>	<p>آرے میں نہ جلایا نہ صفائی ہوئی حاصل و سکون جو در کی گدائی ہوئی اوسکے آنے کی خبر تو نے سنائی ہوئی تار مقیش سے چوٹی نہ گندھائی ہوئی ایسے عاشق سے کبھی آنکھ لڑائی ہوئی اصل دنیا کی اگر پاک کسائی ہوئی</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر قیسے شہاب سے کیر خود ہر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>گر نہ تو ماہین گرفتار محبت کا تراب کب مجھے قید مشیخت سے رہائی ہو تی</p>	<p>زلف پر بارے گنگھی جو لگائی ہوئی نیز آئی مجھے پھر آنکھ ذرا لگ جاتی زور و بل اپنا دکھاتی نہ مجھے زلف سیا در دمند و گد وہ بیدار دمی نکر تاہر گز</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر قیسے شہاب سے کیر خود ہر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>موجود کی مرے عقدہ کشائی ہوئی اوسنے گزرا بہن شکل اپنی دکھائی ہوئی گر مگر تک تری او کی نرسائی ہوئی دل میں اوسکے جو ذرا پیر پرائی ہوئی</p>	<p>زلف پر بارے گنگھی جو لگائی ہوئی نیز آئی مجھے پھر آنکھ ذرا لگ جاتی زور و بل اپنا دکھاتی نہ مجھے زلف سیا در دمند و گد وہ بیدار دمی نکر تاہر گز</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر قیسے شہاب سے کیر خود ہر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>

[illegible]

حجتہ رموز کو کب تک اگدن کی بیشک | موت آئیگی بجایک : امر ہے یقینی

دیکھئے ترا اب کتنے دنیا کے پار ہے

بارہ سی اور سیکی مہجائی ہوو جو یار دینی

یا ربن لطیف! تجھ کو کیا ہے | گل نہو جس میں وہ چمن کیا ہے

جسم بہمان خاک ہے ناپاک ہے خالی از روح جسم و تن کیا ہے

روح کا گناہ میرے بناؤ سنگار

عشق نے نامور کیا اور نہ قیس کہا ہے او کو کمین کیا ہے

دیکھ کر شہ تر کو مسرے نہ کہہ

کے لئے یہ کتاب ہے

حق و باطل سمجھ کے کہہ دی نہ راہ

شیخ کیا ہے اور برہمن کیا ہے

کیون تپِ غم سے جلے اور مرے | عشق سے دور رہے اور ڈرے

کتابک پیر کے ہجرین ساقی ساغر حشم اسک سے بھرے

سرو قد گلشن نے پار مرا

کا خون سے خدا کا دل لے کام

مردوں کے لئے دعا کے نام
وہ نہایت سے اس لئے تیار

وہ لوہے کی تیرہ سو سالوں کے مارے ہیں سیر
نہ نے محمد کو کہو سخت مار

یوں کہ ہم سبھی میں پر
اس کے لئے ان کے لئے

[illegible]

وہ مشق اسلئے مجھ سے جاب کرنا ہے
میں اپنا حال بھلا کس طرح کہوں
وہ ہر سخن پہ مجھے جواب کہوں
زبانی قاصد اگر کچھ کہے
جو نامہ ہاتھ میں دے تو کتاب کہتا ہے
کہ یہی غیر دوسرے عشق کہتا ہے
نہ از ان کہ میں کیا اضطراب کہتا ہے
کیسے کہوں دل میں تجھ کتاب کہتا ہے
اضراب کہتا ہے میں تجھ کتاب کہتا ہے

کسی سے ہو کر وہ تو اب کوئی نہیں
 غم نہ ہو کہ وہ تو اب کوئی نہیں
 غم نہ ہو کہ وہ تو اب کوئی نہیں
 غم نہ ہو کہ وہ تو اب کوئی نہیں

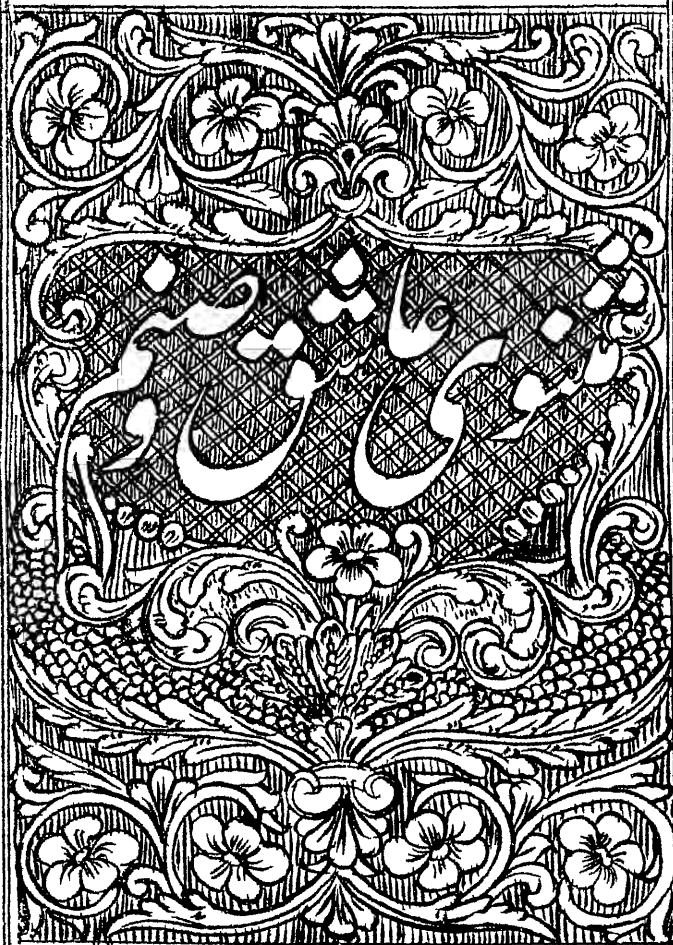
بہارِ حیات کی ہر شاخ پر گلاب کی بو
 ہر شاخ پر گلاب کی بو ہر شاخ پر گلاب کی بو
 ہر شاخ پر گلاب کی بو ہر شاخ پر گلاب کی بو
 ہر شاخ پر گلاب کی بو ہر شاخ پر گلاب کی بو

انجاس سے کون تیرے سار
 با ابی کر مری حاجت رہن
 درو بری تجھے پہنچان نہن
 ہے ترا لطف و کرم اور کشتی
 فضل سے اپنے تجھے کرے نوا
 تو غنی ہے مین فقیر ہے نواز
 جگر اس عالم سے کرے صفا
 و درو بری تجھے پہنچان نہن
 مری با ابی کر مری حاجت رہن
 درو بری تجھے پہنچان نہن
 ہے ترا لطف و کرم اور کشتی
 فضل سے اپنے تجھے کرے نوا
 تو غنی ہے مین فقیر ہے نواز
 جگر اس عالم سے کرے صفا

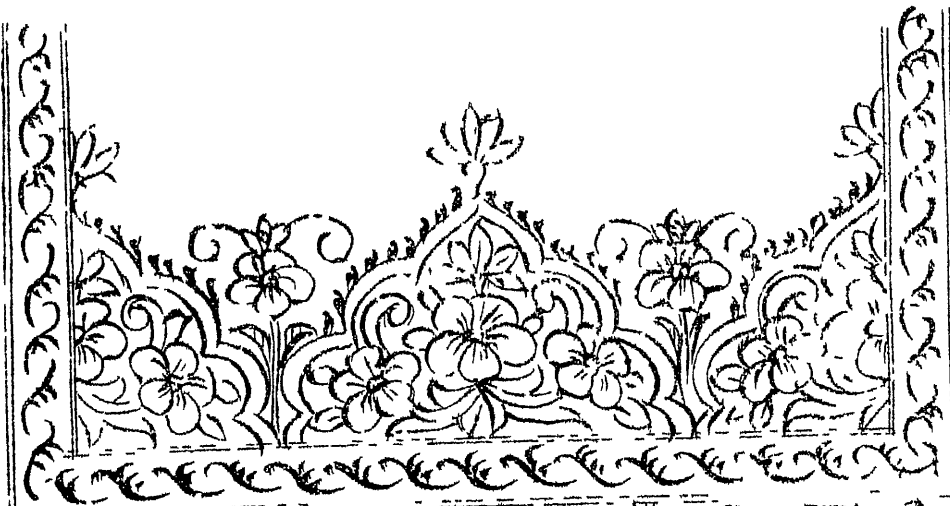
<p>اے خزان تو نے کیسی ہنکائی ہے اک ہوا میں درگنی سب خیمہ گل کی بہا فاصدہ سے کہتو تو بیٹا ہوا بگر خیمہ خوش بیوفا تو کر گیا تھا مجھے کیا قول فرا اوس سے کیا کیسے ترمی گان تین تیریاں اوس بت کافر کی چو نہ خدا دادی نکام حشر میں ہو کر نافع مری سخت مرزا</p>	<p>عید کا چاند ہے تو عید مبارک ہو تجھے نذر لایا ہوں دل ادھم کی بنگلہ مریول واہ کیا ساز طرب سے ہونری محل گرم محتسب میں ہوں اک نرگس مخمر کا مست زار ہارا حقیقت سے نہیں تجھ کو علم کہیہ منصور سے حق کہے تو سولی پہ چڑھا تو تو آزاد قلندر سے مشائخ میں مرزا</p>
<p>ہو گئی برباد جھٹ پھونکی ابھی ہے کیوں شور غل کر یوں بس چارہ ہی ہے جھکوار مری دانتی ہو انتظار سے ہے آشنائی دیکھ میری بیکاری ہوا ہے وہ دکھلاتا ہو مجھے مجھ سے کٹا رہی ہے دل پہ لگتا ہو ادھی کا لگا دکا رہی ہے کسے آگے مین کر دینے باد و زاری ہے</p>	<p>مجھے دعا گو سو یہ کر دید مبارک ہو تجھے عید میں دید کی تمید مبارک ہو تجھے عیش و عشرت کی یہ تمید مبارک ہو تجھے کر تو میزوارون پہ تمید مبارک ہو تجھے عمل خیر تقلید مبارک ہو تجھے ترہ سترہ تو عید مبارک ہو تجھے شان عجمیہ او تفرید مبارک ہو تجھے دکھلائی پہلی آن مسیحا کی کسو نے مرسم نرکھاز خم کو سلوا کے کسو نے جو بھی نہ حقیقت کہی شید اکی کسو نے چھوڑا کہیں بھی مرزا کو کسو نے</p>

ابو جان قہر میں جہنم کی آگ
 ہر شاخ پر گلاب کی بو ہر شاخ پر گلاب کی بو
 ہر شاخ پر گلاب کی بو ہر شاخ پر گلاب کی بو
 ہر شاخ پر گلاب کی بو ہر شاخ پر گلاب کی بو

بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم



طبع في المطبعه الكائنه في
طبع في المطبعه الكائنه في



بسم الله الرحمن الرحيم

خدا اگر عشق کو پیدا نہ کرتا نہ کہتا یہ بیختم کا از مضبوط نہ کرتا کہ کاس کا تیرا گرو نہ تو ما عشق اگر تار تار نہیں نہ و ز وجود و شاد ہو تا نہ تو کوئی کسے چشمہ یں کا جبار نہ یا تو مکر کوئی ظلمات کو تا نہ کوئی کثر نہ کہتا شہنشاہ نہ کوئی سر کاں گرمی سے جلتا نہ کوئی تا نگہ کو کرتا کہ آہو نہ ابرو کو کوئی شمشیر کستا نہ قد کو کوئی جلتا قیامت نہ نال نہ طہ کوئی دل گنوا تا نہ نہا کو کوئی کستا خیر گلزار نہ کوئی ہوش کو کوئی اصل اسب کسی پر دل کوئی اپنا نہ کستا	تو بند ہستی پہ کیا ہو مہر تا اگر عاشق نہ تو تا او بیفتون تو شیریں کا نہ جیتا اس قدر شو تو آہ چو نا کوئی نال و نہیں نہ کوئی وسل فامستاق ہو تا نہ ہوتا زلف میں کوئی کرستا نہ کہ کی او کو نا نہ میری ایک کستا نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں نہ کوئی نہ کو کہ کستا یکساں	نہ توئی گرم معشوق کوئی با دار اگر عینوں نہ تو تا او سپید نہ توئی شہدہ و اسق کی گرجا نہ غم نہ جانتا کوئی نہ شہ نہ کوئی انداز میر سب تا نہ قربان نہ کستا زلف کو کوئی معتب نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ نہ کوئی نہ کو کستا شہ	نہ تو تا کوئی ہاشق خیزد تو لہجہ کو بھلا کوئی بیانتا کیا نہ تو تا کوئی بھی نہ را سہ گاہ نہ صبریت و کھتا کوئی نہ جلو نہ کوئی ناز پر دیا واپا جان نہ کستا قید سہا سہ کوئی فر نہ کوئی ہوتا نہ او سکو کچھ متیاب نہ کوئی کستا یہ آئینہ صورت نہ کستا کوئی او سکو مثل چہرہ نہ کوئی مرد و مہیار کستا نہ نہ او کو کوئی تمشیل کرتا نہ کستا کوئی چہرہ نعل شہ شاد نہ حجر الاسود و نقطہ شام نہ کوئی سور سیہ و اینہ یار نہ مہر حر با کوئی او سکو قدم نہ لہجہ عاشقی کا کوئی سودا
---	--	--	---

مچھے سوخت ایسا قی گلازم سجائون نام نہا کیا اگلا یا قادر و است تھا اس کا چکمی اس طرح اسکی پہن پہنی وہ ابرو اس کے جوہر تھے قرہ خنی اسکی یا تیر و شان تھی نظر یا زونکو کر تیا تیرا چہن نہ تھا سر سے کا دینا نہ درار لبو کی اس کے کیے کیا طرائی لبس خن اس کے رکتی معجب نگ وہن میں یون و موزان جلوہ کرتے بسم کا جو عالم زیر لب تھا نایم گفتگو آستہ گفت مقابل اس کے گرا میتہ آتا نہ منہ پراوے تھی منہ زلف الو برس چودہ کا اسکا سال تھا وہ یا لاک تھا حلقہ آف ہوش عجب وہ اسکا دکھلا کر گڑھ تھے وہ جھبختی کمون یا قد بالا کھمکے سر پہ ترکانہ دھڑ تھا پنوجھو وضع اس سیمین کی عجب تھی حق و اسکی جھبانی نہیں کہ اسکی خوبی کی نہایت چلا ساقی عجوب بھر کیلے کہوں احوال عاشق جہنم	مچھے سوخت ایسا قی گلازم سجائون نام نہا کیا اگلا یا قادر و است تھا اس کا چکمی اس طرح اسکی پہن پہنی وہ ابرو اس کے جوہر تھے قرہ خنی اسکی یا تیر و شان تھی نظر یا زونکو کر تیا تیرا چہن نہ تھا سر سے کا دینا نہ درار لبو کی اس کے کیے کیا طرائی لبس خن اس کے رکتی معجب نگ وہن میں یون و موزان جلوہ کرتے بسم کا جو عالم زیر لب تھا نایم گفتگو آستہ گفت مقابل اس کے گرا میتہ آتا نہ منہ پراوے تھی منہ زلف الو برس چودہ کا اسکا سال تھا وہ یا لاک تھا حلقہ آف ہوش عجب وہ اسکا دکھلا کر گڑھ تھے وہ جھبختی کمون یا قد بالا کھمکے سر پہ ترکانہ دھڑ تھا پنوجھو وضع اس سیمین کی عجب تھی حق و اسکی جھبانی نہیں کہ اسکی خوبی کی نہایت چلا ساقی عجوب بھر کیلے کہوں احوال عاشق جہنم	کہوں احوال اسکا لکھن میں سب کھان اس سے سب کی کیا کہتے تھے املا سر ابا و صفت اسکا کیمین کیا لطافت سہر جہنم یون پر شکن تھی نظر و تھو یون سرخ پردہ و وونو وہ ترک مست یعنی چشم آہو کہوں کیا اس کے غم کا میں عالم نگاہ اسکی پڑو تھی آہ جہنم روان نبش لہ جہان ہی تھی نراکت میں جیسے برگ گل تھے دین یون تنگ جیسے خچہ گل حکام میں جو اسکا لب ہے تھا لکھن کیا اس کے عاشق کی مفا وہ گلو کا جو کرتا تھا نظارہ وہ کھ پر تھی عجب لکھ کا عالم پڑو تھی کانو میں اس کا بالے نہ کہتے کیون ہم اس کا کو بالا صنم کو دیکھ سب سے تھی حیران نکل اندام تو اسکی بر ملا تھی رکھے سر پر چنت کی ٹوپی بھاری وہ پینے تھا عجب نہالی پوشاک جو دیکھ تھی اس کو کرتا تھا شش نظر افتادون عاشق بر رویہ منہ دل قشش جس میں او و عشق شورش و بقیہ ارشش بیان تجھے کہوں اسکا کائنات	کہوں احوال اسکا لکھن میں سب کھان اس سے سب کی کیا کہتے تھے املا سر ابا و صفت اسکا کیمین کیا لطافت سہر جہنم یون پر شکن تھی نظر و تھو یون سرخ پردہ و وونو وہ ترک مست یعنی چشم آہو کہوں کیا اس کے غم کا میں عالم نگاہ اسکی پڑو تھی آہ جہنم روان نبش لہ جہان ہی تھی نراکت میں جیسے برگ گل تھے دین یون تنگ جیسے خچہ گل حکام میں جو اسکا لب ہے تھا لکھن کیا اس کے عاشق کی مفا وہ گلو کا جو کرتا تھا نظارہ وہ کھ پر تھی عجب لکھ کا عالم پڑو تھی کانو میں اس کا بالے نہ کہتے کیون ہم اس کا کو بالا صنم کو دیکھ سب سے تھی حیران نکل اندام تو اسکی بر ملا تھی رکھے سر پر چنت کی ٹوپی بھاری وہ پینے تھا عجب نہالی پوشاک جو دیکھ تھی اس کو کرتا تھا شش نظر افتادون عاشق بر رویہ منہ دل قشش جس میں او و عشق شورش و بقیہ ارشش بیان تجھے کہوں اسکا کائنات
---	---	---	---

<p>ہو کچھ اور سودا اور عالم دکانیندہ سکی جاتا تھا مقابل راضی کی اونٹے جو پوچھنے لگے گا کہوں کیا چیز تھی اخبار اس کی وہ باطن میں کتنا عشق اور سکا مایہ مہر کی لہنی بناسودا اوسنی م سحق کرتا رہا اس سے موافق ہو عاشق کا دل اور سر گرفتار چھڑانا اوس سے ہر پھر نہ شک کوئی جان نہ سوائی ہر عاشق لگا کینے وہ سودا کی سادرات کبھی مرد زبان پر ریختہ تھا گیارہں ہاتھ میری گیارہوں</p>	<p>و گفتگوی دلجوئی صنم با عاشق در اریش تویش و کیفیت دکان در اریش</p> <p>تھیں نہ تو تھو کیا نہ تو تھو غرض اک پیرا ویتس یکا کی ہو اسکو بے راضی و دلا اب مزید ازل جو رہی تھا پشت عاشق کو وہ شوق بھایا خیال اسکا وہ دانتے نہ دانتا کب لٹھے دیتا عاشق اسکو وہ کیا الفت نہ دے سکے دلو با مال لگی ہو نہ ہر اک کو کو لٹے وحشت</p>	<p>راہین آنکھیں ابون فونکی باہم خزیداری کھیلے سودہ بیدل صنم نے تب کہ کیا لہجے کا کہا اوستی بیان بکچھ میری سبھی مہل اوسکی تھی عاشق کو بچا صنم نے اسکی قیادت کی مایہ اسے باپ نہ کیے شستہ ہی تھا وہ لڑکی نے تو دل اسکا بھایا اور عاشق تو دانتے لیکے مٹا اوسکی گزرتا عقل اسکو کانسے جدا ہو تو جو اسکا ہر حال مہر امیں سے ہوش محبت عزیز و عشق میں مٹے پناہ</p>
<p>اگر ہو تو اسکا دیدہ یاد دل نہیں ہو کسی کا آشنا دل گیا تابو سو میری کیا مراد دل کبھی پڑھتا تھا رو رہی غزل وہ</p>	<p>سنوئے یون کیسا مبتلا دل تو ہو مٹا لے مجھے جدا دل جو سچ ہو چھو تو ہو خود ہو غلام دل تراپ بن ہو نا کو کھینچی ہے</p>	<p>انہی ہول مراد دل مبتلا ہے وہ دلبر کہ جدا مجھے نہوتا کسے ہو جو ناخو ہو کو نا حق کبھی جاتا تھا صحر اکو کل وہ</p>
<p>وہان رہتا ہوا شوق دل آزا نہان شغف میں کوئی نہ غمخوار وہ یوسف کو ہزاروں میں نہ خدا ہا اگر کہ کسکا طلبگار کبھی ہنس کبھی دانتا تھا بیت بیت کچھ میری بکثیت ہے کوئی سودا علی باتیں بناے کہ دل اسکا کسی پر سرد وانا</p>	<p>عزل</p> <p>ہو دل کی بدلت میں گرفتار جو وہ مجھے کہ تو کیوں ہر تیار کہ غم میری غم سودہ دلدار منوں میں نیست کیل اپنی تیار کہ آدی خود بخود میری طرب تیار تو کیوں بیدل ہو چکا گیا ہوا بیان کرتا کہ کچھ خیال دل کا کہ عشق و مشتاق انتوان نہ متن</p>	<p>کیا دل مجھے رسوا با دار طبیعی ہو چکے محبت ہو اکو سیم عزیز و دلو میری غم بھی ہے مری صورت سودہ ہزار ہوب تراپ لہنی جانکو پڑ حادی جو کوئی ہو چھ تیرا حال کیا ہو نہ کہتا اور کچھ احوال دل کا سمجھتا ہو ہر دانا و کورن</p>

دو اپنے منہ سے کہہ کر نہ کہتا دل بہتا جہاں خوشہ دل جی	کہ دل میر فلان پر ہر شید مکان سے دس منہ کہ فصل تھا	دیکھنا تھا کسی پر راہ و سکا پڑا تھا وہ بار بار واقعہ راہ	وہاں کوئی تھا نہ تھا اور نہ تھا کہ کسی نے نہ تھا نہ تھا
نہ تھا اور نہ تھا کہ اسکو نہ تھا خیال و سکا بھی رہتا تھا اکثر	اوسو بجایا تھا وہ فضل کا نہ کہ شاید او کو کوئی ادھر شرم	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ جو آئے تھے کوئی دن اس کا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
بہت ہوتا تھا شادوں ملک و سکا بنا ہر کہ کہ حیلہ سیر بازار	سلی ہوئی او شمع کی اوس دلو باطن میں ہر شوق ویدار	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
ارسی بازار میں لوگ مکان تھا وہاں جا لیکر باعث بڑی تھی	کہ اوسکا دوست اک تھا وہاں تھا کہ رہتی تھی کان دسکی فری تھی	وہاں ہا تھا وہاں نہ تھا نہ کہ رہتی تھی کان دسکی فری تھی	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
منہ بھی خوب اوسکو جانتا تھا دو ہا نہ تھا کہ دو کا نہ تھا	کہ چٹون چاہ کی بہتا تھا نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
منہ دیکھ کر ہوا کا اسلو نہ وہ شیریں لب ہر شکرین تبسم	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
مقابل دیکر جب پڑتی تھی اکھیں کئی عاشق کی اک رت اسی طور	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
منہ احوال اوسکا سن تو لیتا مریت اوس منہ بھی کہ نہ تھوٹے	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
میان عاشق و معشوق رزیت جہاں کے دل میں آتی میں خواہر	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
عزیز تر زنی کا لیا خون محبت کا عجیب ماجرا ہے	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
بنا ہر محض وہاں نہ تھا کری تھا خوب درخشاں اندامین	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
ہو ایہ رفتہ رفتہ اوسکو معلوم نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا
نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ نہ تھا کہ میں نہ تھا نہ تھا نہ	تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا تو اے معشوق! تو اسکی بیکلی کا

<p>اور سحر و جادو غریب و ابلہ آلتی تھی اور نہ میرا ہوا قلنس نہ کہتے تھے وہ عاشق ہو جان عاشق کا کہ پتہ نہ تھا خداوند وہ ہی نہ تھا صنم کی بی بی تھو دیر ہوگی خون تر نہ وہ تھو کیسے کسے گا غرض عاشق یہی نہ تھا</p>	<p>ایسا عینا رکھتا تھا اور نظر نہ پڑا سکو کہتے تھے وہ دنیا صنم کو کہہ دے رہتے تھے جو نہ تھا یہی نہ تھا تھی اس کے چہرے پر آئی کون سا وہ روز ہوگا اور آؤ گیادہ کس دن آئی سیسہ ہوگی کیونکر محک ہو گیا اسی پر تھیں وہ مانتا تھا</p>	<p>ایسا ہر میلہ ہر شہر دھیا کا انہوئی لیکر نہ ملاقات کہ اوکھرتی تھی جو نہ تھی اور نہ تھا اور نہ ہو کمال صنم سو ہو کبھی تھا ملاقات مرے گھر کون دن یہ عید ہوگی مرا یہ غنچہ کون کسید کھلے گا یہی ہی پس لیا تھا اس کے سوا</p>	<p>اور سحر و جادو غریب و ابلہ آلتی تھی اور نہ میرا ہوا قلنس نہ کہتے تھے وہ عاشق ہو جان عاشق کا کہ پتہ نہ تھا خداوند وہ ہی نہ تھا صنم کی بی بی تھو دیر ہوگی خون تر نہ وہ تھو کیسے کسے گا غرض عاشق یہی نہ تھا</p>
<p>کہ آئے آٹھوٹے پہلے گرایا پلا وہ محکب غم جو زار ہو سے مجھ سے بھی میرا یار اسدا تاما راز نہ پائی سے محرم کہ جاتا تھا کبھی عاشق کہ مرزا کہ پایا ہنسنے جو ناگھا خدا سے</p>	<p>رسیدت ایام میلہ آنکھوں و خون شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواب شد و گفتن عاشق با آشنائے واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنا با عشق بیخو و</p>	<p>رسیدت ایام میلہ آنکھوں و خون شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواب شد و گفتن عاشق با آشنائے واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنا با عشق بیخو و</p>	<p>اور سحر و جادو غریب و ابلہ آلتی تھی اور نہ میرا ہوا قلنس نہ کہتے تھے وہ عاشق ہو جان عاشق کا کہ پتہ نہ تھا خداوند وہ ہی نہ تھا صنم کی بی بی تھو دیر ہوگی خون تر نہ وہ تھو کیسے کسے گا غرض عاشق یہی نہ تھا</p>
<p>صنم کو سنا تھیں دیکھو ناگیلا میں معلوم ہوا دسکا اٹھنا اور حوا و حرا کہے کہ سنا لے چاہے بھی کچھ انا کہو گے بہت فرحان شاد و اٹھا</p>	<p>تقریر تاہم اب آٹھوٹے گرمی ہو یقینی اسکا جانا اوٹھو و اسنو کان پر اسکی آئے کہ عاشق فرم کس دم چلو گے یہ سکر عاشق شیدا و اٹھا</p>	<p>وصول اسکا ہر خاطرہ ممکن اسی جیسے سحر ہوا اس سے ملنے صنم سو یہ ابھی چل پوچھ لے صنم نے روز اسکا خود بتایا پھر دن گذرے جاو گا وہ دن</p>	<p>برائی جو مراد اپنی کہیدت کہا دے بہت بہتر چلیں گے کہا عاشق فرم اسکی نہ کیجے سحر آٹھوٹے میلہ کا جو آیا کہا آگے کون کیا داستان میں</p>
<p>اضطراب عاشق برد میلہ با تظاہر یکپاس و ز موافق وعدہ صنم و تسلی کردن آشنائے مسعود آخر الامر رقتن عاشق و آشناد میلہ و کیفیت اجتماع آنجا و بستن صنم و نیافتن مقصود</p>			
<p>کلاہی بہرے لاسانی کلام سنو مارو جیسے لاون آیا دلی اسکا تھو نہ میرا خندان</p>	<p>مجھے سحر کر دے مجھے تھو ہوئی جب صبح عاشق پر خوار کہو نہ کیا اسکی دور تھو</p>	<p>کہ آپو بخا ہر وہ شہر کا ہنگام خدا نے بہت خفتہ کو جگایا پھر کی انتظار لی وہ سپر عشق</p>	<p>کلاہی بہرے لاسانی کلام سنو مارو جیسے لاون آیا دلی اسکا تھو نہ میرا خندان</p>

<p>عاشق عالم دیکھ کر دیکھ منہم کہ چہ شان او سنی نیایا ہر اک سبب ہی یہ باہر خود تھا کہان ملتا تھا اس نوحہ میں با تھا پھر اوس جگہ سے آگے ملتا یکایک بخت و خود یاد ہی کی</p>	<p>نظر آیا اوسی وان اور ہی طابت بن اوسے کو سہو پہنچا کہ شاید سہو کسی جاگہ وہ بیٹھا رہا ہر چند وان عاشق طلب گار رہا خورشید کی تالش میں</p>	<p>لگا کر نے منہم کی جستجو وہ کبھی جا کر سر تا لب تریا کبھی بھرتا سواد و گردن لالاب رہا و در اتا ہر جانب فادہ منہم پر سکودان جینا کھنچا</p>	<p>پہر ۱۱۰ اوسے و ان چار سو شاید سہو میلان شہان کرتا کبھی ستر کون جا بیٹھے تھا بیتاب اگر اکھڑ تو تھا اک جگہ پر وہ قیامت کا وہی عاشق پڑا تھا خفہ نے آگے اوس کی ہر ہی کی کہ جلا دین مزد کسب پر وبال وصال کار و سیر باغ خرم کہ کیوں بیٹھا ہوتا شکل مفسر تو کسے غم میں کسے نشین ہے تو ہی اک بلغ خرم یا نہی کچھ دور یہاں کیوں دھو کھاتا ہر اچھی تجھے یا نہی وہاں جانا ہر موقع نہی دینا اوس کی نظر وان</p>
<p>پلا ساقی شراب شہانہ نشال کروں خود بیان میل کا عالم کہا اک شخص نے عاشق سے کہ تجھے کیا دھوپ یاں لگتی نہیں ہے تجھے گر سیر ہی میل کی منظور وہاں جا بیٹھے ساز میں خوشی پر ریزہ نکاد ان ہوتا ہر مجمع کیا عاشق جو قصہ مختصر وان</p>	<p>منع کردن شخصی عاشق را از شستن آنجا کہ در تابش خورشید بود و در نہائی آن بسوی کوستان خرم کہ آنجا اجتماع میلہ تمام خوبان و مہاجنان شہر بود و رفتن عاشق وران بلغ و دیدن کیفیت آنجا و بلع تالش بسیار دیدن منہم را شستہ در مجلس و بیان سیر آن مجلس و روداد منہم و خوبی و پوشاک و روداد عاشق بیچارہ و در ان مجلس و ہجوم میلہ</p>	<p>کروں کیا میں با آگے لگا کر تہا شہر کے ہندو مہاجن تھی کبھی لہجی چوٹی شوکت جاہ ہر اک مجلس میں مان طرب تھا مکان آگے کھے ہر اک کا نثار عرصہ جو جابھے سوسے باج تھا وہاں کچھ بھی نہیں ہرگز مرا تھا وہ ہر فیصہ میں جا جا جھانکنا نہا یا جب نظر اسکے وہ دہر لگا کر نے وہاں فریاد و زاری نہویش نظر بہ تک کہ لیلی</p>	<p>نہال سبز و میوہ وار کا مصفت وہاں آگے آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اویسے خیمہ خزاہ نہاں ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار عجب نگین ہر باغ و بوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سہی دل لگا تھا ہر اک سہو چھپا اور سکا پت تھا تو بیٹھا اک جگہ مایوس ہو کر نہایت اوسپند سی ہر قاری تو کب ہوو لگو مجھوئے تسلی</p>
<p>وہ گکش دیکھ کر لہر اقسیم ہے وہ سارا باغ تھا شاداب خرم جدا ہر ایک کی خیمہ طحری تھے موافق ہر کسے ساز و سامان نہا کچھ اور ان تھا رگ ہی رنگ جسے کوئی چیز وان ہوتی تھی قصور وہاں خود کھاتا ابنوہ سارا کری تھا جستجو اپنے منہم کی بہت دھونڈا اور ان تان بقد وہ رنگارنگ باغیچہ وہ کھڑا اگر چاہے جگہ پر سہم اوسکا</p>	<p>کہ دنیا میں ہی باغ ارم ہی ہو تو خود ان عجایب لگ باہم خرینے سہی وہاں چھوڑ پڑے تھے مسیحان تھا بلا مذہب و پایاں بجے ہر طرف بلبل اور مرد و گ وہ آبی آگاہ ہوتی تھی موجود پریشان کیوں نہو عاشق بچا میدان بندے شکل منہم کی نہا یا نظر وہ غیرت حور لگا کھنچے نظر میں اوسے جو غار تشی اوس کی کرتا تھا بست</p>	<p>کروں کیا میں با آگے لگا کر تہا شہر کے ہندو مہاجن تھی کبھی لہجی چوٹی شوکت جاہ ہر اک مجلس میں مان طرب تھا مکان آگے کھے ہر اک کا نثار عرصہ جو جابھے سوسے باج تھا وہاں کچھ بھی نہیں ہرگز مرا تھا وہ ہر فیصہ میں جا جا جھانکنا نہا یا جب نظر اسکے وہ دہر لگا کر نے وہاں فریاد و زاری نہویش نظر بہ تک کہ لیلی</p>	<p>نہال سبز و میوہ وار کا مصفت وہاں آگے آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اویسے خیمہ خزاہ نہاں ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار عجب نگین ہر باغ و بوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سہی دل لگا تھا ہر اک سہو چھپا اور سکا پت تھا تو بیٹھا اک جگہ مایوس ہو کر نہایت اوسپند سی ہر قاری تو کب ہوو لگو مجھوئے تسلی</p>

وہ کہتا تھا سائے کا یا ر تیرا	جو ہو گا بخت نکستہ میرا تیرا	کیا تھا وہ وہ آئینہ کا منہ نہ	اوس پر لڑکھائی
نہو تا گراوے منظور آنا	تو کا ہنسکے ہنس کر تار و آنا	تو نہ کر آئینہ زلفیہ گیان	رنگ بھنگیہ لڑکھائی
بہم بیٹھے تھے راتوں اس میں	کوئی تو نہ باہر جیسے بزم میں	نہا آبا و جن اک استشنا اور	کر رہا تھا اسکی بیٹھائی
وہ اوٹھکر وہ سوا کے کھل گیا	بہت انسان کرنا توں لگایا	کہا کیوں آپ میں سوت بیٹھا	یہاں پر یہ چاہو بیٹھ جان
اتنا تھا کیوں نہیں تم دیکھتے ہو	کہو جہ نکو جواب کسی تکدو	کہا عاشق ز اوس خیریت	یہ بیٹھ میں سما یہ کیسی ہے
مجھے لاحق ہوئی ہوائ تیز	ہوئی د لہر مریہ فکر پیش	کہا کہ ہمارا میرا گم ہو گیا	میں نے بات سی سون ظہریشان
گھر سی دو تین اوس جیسے میں تھا	پھر آخروں السوا عاشق کا تھا	کیا ہمدردی نہ دس اشارہ	اور ٹھوکر ہوا اوس کو دوا
اوتھا دلالت یہ میل کر کے عاشق	پھر آونیکے بیان ایسا صاف	عرض دلالت دے وہ دوا کا	لگا رہا موٹے سے غل غل
پھر اوس داغ میں پھر چارو	بہم کہتے رہا بس مستور	ہوئی بھل ہو وہ اوسا تو	نورانی نہ بھل آ یا وہ خوشید
ہوئی نو میدی میں اسید اوسکو	کھلا منتقل ہو یہ سید اوسکو	کہ بعد از پنج وخت ہو جہاں	خدا قادر ہے سب اوسکو قدرت
بہم غم پڑتے ہیں اسبابا دی	بہت دی میں مراد میں نارادی	دلالت ثبات یہ لائق تلوہا	بہت نو میدا دیوں کی لنگوہا
نہو جہ خدا کا ستر کشوف	کر دیوں و چرا اپنی و کونون	وہ جو چاہی کر کر سندرہ	نہیں جہاں اوس وصل کچھ در
ہوا عاشق کو کچھ جانب گذران	نیسے تھا ہونڈتا آ یا نظردان	کھلا کیا رہا اوس پر تاجا	وہ دی من طلبی کا تاجا
منہم بیٹھا تھا اپنی من میں ان	کہ تم سب ایک جگہ کا دل و کان	عجب تھا اوس جگہ بندہ یار	کوئی نہ اتنا تھا جسکو چار
یہ اگانہ تھا سے اوجھا جمع	نیا جیسے بسا ہو کوئی موضع	نہایت خوب تر نگین تھی مجلس	بہت پر غرور نگین تھی مجلس
وہ مجلس کی کروں تو ان کیسین	کہ اوسکو شکے کے میں گیا	منہم اوس میں ہوا اسطرح مشور	ستار دین میں ہو جیسے چاندور
ہوا وہ اوس کے عازری خبردار	لگا نہ وہ دیکھنے اوسکی طرف	کہا ہمدرد اوس شاد ہو کر	منہم بیٹھا ہر تیرا دیکھ ایدھر
کہا عاشق نے دیکھا میں نے دیکھا	برائی ہو مر و دل کی تنہا	جیسے میں دھونڈ لھتا تھا اوسکو	مجھے حق نہ منہم کا منہ دکھایا
ہوئی کوشش میری بہر مقصود	ملا تھ سے مجھ کو دل محمود	برایا جسطرح مطلب ہمارا	تو مر دل کا بھی ہو مقصود
رفاعت تھے میری خوب کی داہ	یہی میری حق دوستی داہ	مثل بہت فرق ہو دیو جہاں	تو پھر ہوئی ہر آسان مثل شکل
گیا مر کو بہن کھا جیستالی	نہ شیرین سی ہوئی کچھ کامیالی	گیا صحر کو دیوانہ ہو مجنون	رہا نہت ہو جہ میں لیلی کی محزون
سلف سرا جگہ عاشق ہو کوسو	کسی کچھ نہ آئی کام تکدو	کر بن کیا عاشق چچا چتہ	اکیلے سی نہیں کچھ کام بنتا
ملا تھ میری بدولت میں منہم	یہ دولت بانی سی تیر و دم	کہا تنگ میں کر نہ شکو تیرا	خدا روشن کر کر کا شان تیرا
منہم کے پاس اک لڑکا تھا بیٹھا	کہ عاشق کرتین وہ جانتا تھا	کہا اوسے منہم سوت باسیا	کہ عاشق دیکھ بان بچاں ہو بچا
سمجھ کر وہ بڑا لاسکرایا	یہ راضی مجلس میں چھایا	منہم عاشق سی تھا گود بیٹھا	ولیکن تھا بایں کو ستر بیٹھا

نظر عاشق کی دودھ لگی تھی	وہی مرد نظر اسکے پڑا تھا	کہ عاتق نے گہری مٹی نظر آتھا
بوم لڑتی تھیں آنکھیں چمکی چمکی	نظر کرتا تھا جھپٹ جھپٹ گاہ بگاہ	صنم پہلے دیکھ کر اسے اناظر آتھا
نہ حرکت تھی نہ کچھ جنبش تھی اس کو	کھڑا تھا دم بخود جو نہ تھا آزاد	وہاں مالت کی پھر پھر چھڑایا
تھی اس کو برہین تھک کار کی چمک	سہوا تھا عاشق اس کو دیکھ کر	کہوں کیا جو صنم کا تھا وہاں گاہ
وہ کھڑا چاند سا وہ رنگ گور	وہ نک کیا خوشنما او سین کی تھی	بنت سے ساری وہ چمک نہ تھی
تھی اس کے نور سے وہ بزم رن	کے تھا چاند اور تراہ زمین پر	نظر کرتا تھا جو دین نا زمین پر
کہ سخاوت و میلان کھل گیا تھا	کہ رنگ و سکا داتا تھا نظر	عجب تلک درویشا تھا کرین
وہاں عاشق کھڑا یلین مجلس	بہو جیسے شعلہ آتش نمودار	بندھی تھی سر پہ سے سنہ سنا
نہ بنتی کسطح تدبیر مجلس	فقط میل ہی کی تقریب سے تھی	وہ بزم آراستہ ترکیب سے تھی
رکھ تھا آپ بھر بھڑکوا خزان	مکالی یہ طبع اس سے نہی تھی	صیانت و خزان کو گوئی کی تھی
غرض بیکوہہ تو شخصیت نیم	بیان کچی تو ہو کر صبح سے شام	وہ بلوان اور شیرنی کہ تمام
کھڑا تھا عاشق ابجا اک لنگر	سجونی و صیانت بیکوہہ پنی	کھڑی و چار اسید کی گزری
جہاں آیا تھا منہ چوہہ دیکھ	کھینے ہاتھ نہ اس کا دھلا	صنم اور دھواغت پاکے آیا
صنم بھر آکھ گیا مجلس میں	پھر آکھ اس سے لڑی نزدیک	نظر ادھر پڑی نزدیک اگر
تراب کر گیا خدہ تبہ بیان	کیا جیتوں تو اس کے نیم لبیل	ہوا جب شیرم اس سے وہ بیل
نہ لیتا اگر کچل سکوں ہاں تمام	وگر نہ کر چکا تھا شور و نالا	اس سے دوست ہدم کو سنبھالا
ہر اک اس از سر ہو تا خبر	تو یا حوالہ ان شہرت پر تانا	اگر ہدم نہ اس کو ضبط کرتا
جوانت سے منو گویاں جاری	کہ جانا غیر نے راز نہانی	خفا ہوتا پھر اس سے باری
صنم نے دل میں ان پر ہو گا جانا	پر پہل نقل و لون بہان	ہو اس از کوہ و لون بہان
جو تیرا دکھانشا تو پر چلے ہے	انھیں ہی تیرا انا علم حاصل	جو کوئی ہو تو ہین تیرا دکھال
صنم کے پاس نزدیکے برابر	خبر ہوتی ہوا اس کے زخم آنکھ	نشان اوستے گود و نہان
پڑی اس کو نظر اور صر جواگاہ	خبر تھا اس سے صورت آشنا تھا	وہ عاشق کے نہیں پہنچا تھا
نہوا صاحب لاس کا جو چرچا	سلام اس کو کیا اس سے یہ علم	ہوا اس سے مخاطب وہ بکریم
سلام اس کو صنم نے کیا کیا	دیا عاشق کو کھٹکھٹ علامی	ہو تب جھکے وہ اس کا سادما
وہاں عاشق کو سب راہ بھلا	شہادت کی دیت عاشق کو تھی	نہ کچھ مجرا نہ عرصہ بندگی تھی
نظر نرس کی موت ٹٹکی تھی		
لگی تھی ہر طرف نظر دہلی ڈوری		
فقط دیدار کی کوشش تھی اس کو		
نپٹ باریکے تیار کی چمک		
بدنیں چاندنا رہو کا وہ جوا		
وہ مجلس تک سے تھی اس گلشن		
اور گرد اس کے بنت لکھ دگا تھا		
کر رہا تھا سب لہا لہا میں مجلس		
کہ اذکاجو دھری تھا عیس		
ہر اک کو آگے شیرنی دیکھان		
اصی صورت سے کی مجلس میں تقسیم		
تا شاد دیکھتا کرتا نظار سے		
ادھی جانب کھڑا تھا وہ کرتا		
ملا کر آنکھ اپنے صنم جان سے		
ہوا تیر نگہ کا اس کے قربان		
قویہ جاتا بت رسوا و بدنام		
نپٹ ہوتا وہاں رسوا باز		
تو کچلے کوئی ہر زخم کاری		
کہ مارا تیرے میرے نشان		
تو چمکی سے خبر آنکھ لے ہے		
تھا بیٹھا اور کلا دسکا برادر		
کھڑا دیکھا اس دوران موت آہ		
صنم تو وہ ہین تیرے دیکھا		
حقیقت میں سلام دسکا نیا تھا		
لنیم جہل سے جوں غیر بھلا		

صنم نے کی جرات نہ و نوازی ہوئی عاشق کو کسی سزا دی ہو تھا عاشق اسد مگر کیا ہی تو زشتوں کی حاشیوں پر جا	ہوئی عاشق کو کسی سزا دی ستارہ ہو گا کہ کیا جانی رہا عاشق کھرا شادانی حالت رہو کہ بے تکلیف خود بیان	ہوئی عاشق کو کسی سزا دی ستارہ ہو گا کہ کیا جانی رہا عاشق کھرا شادانی حالت رہو کہ بے تکلیف خود بیان	صنم نے کی جرات نہ و نوازی ہوئی عاشق کو کسی سزا دی ہو تھا عاشق اسد مگر کیا ہی تو زشتوں کی حاشیوں پر جا
نکوی ساعت میں ہو جا گا انھیں یہ سنکر تب تو ہوا چار عاشق وہاں سے تھا مکان اسکا کہنت کئی تھی پہلے اسکو شوقین	اوٹھا و جلد بانیے اپنا ویرا اوٹھا دل سے جلاؤ گا عاشق جلا آیا دل سے بے رنج خور نہا چاہے میں کچھ نہ اسکو والد	اوٹھا و جلد بانیے اپنا ویرا اوٹھا دل سے جلاؤ گا عاشق جلا آیا دل سے بے رنج خور نہا چاہے میں کچھ نہ اسکو والد	نکوی ساعت میں ہو جا گا انھیں یہ سنکر تب تو ہوا چار عاشق وہاں سے تھا مکان اسکا کہنت کئی تھی پہلے اسکو شوقین
ہو تھا کو کہن زیادہ اسی سے نہی عار اشکانی اسکو شکل عرض یہ عشق چاہے سو کر دینا چلا آیا مزین محل کچاق	اٹھاتا تھا وہ شے اسی سے کہ رکھتا تھا وہ ازبشوق کمال بیان اہل خرم میں رہی حیران نہی قطع سافت اسکو بخت	اٹھاتا تھا وہ شے اسی سے کہ رکھتا تھا وہ ازبشوق کمال بیان اہل خرم میں رہی حیران نہی قطع سافت اسکو بخت	ہو تھا کو کہن زیادہ اسی سے نہی عار اشکانی اسکو شکل عرض یہ عشق چاہے سو کر دینا چلا آیا مزین محل کچاق
نہایت بخود معمور تھا وہ کئی رستہ میں بس مشکل سوا تھا	پنٹا اسد دم میں ہو چکا وہ بڑا تھا ستاد ہر شیا کا ستارہ	پنٹا اسد دم میں ہو چکا وہ بڑا تھا ستاد ہر شیا کا ستارہ	نہایت بخود معمور تھا وہ کئی رستہ میں بس مشکل سوا تھا

باز گشتن عاشق مجبور از میلہ ہمراہ رفیق مذکور و مریض راندن تمام شب دران کیفیت و
صبح بیدار شدن و ندیدن رو صنم و حیران شدنش کہ آیا این ماجرا غلط بود یا فی الحقیقت
و تسلی کردن آشنا و لا کہ واقعی چنین بود اضطراب مکن پس رسیدن از صنم حکمت

اوہر آسائی برہمن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا کہن	حدوی ہوشیار فی شوق عقل نہا کچھ ہوش باقی اسکو رہن	حدوی ہوشیار فی شوق عقل نہا کچھ ہوش باقی اسکو رہن	اوہر آسائی برہمن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا کہن
ز ہا بخود فرمین راستہ بھروہ سحر ہوتے ہو غفلت سبیل	چھکا تھا کیفیت میں ستارہ سہو چھپے صبح کو ستارہ لا رہا	چھکا تھا کیفیت میں ستارہ سہو چھپے صبح کو ستارہ لا رہا	ز ہا بخود فرمین راستہ بھروہ سحر ہوتے ہو غفلت سبیل
نزدہ مجلس نظر آئے نہ میلہ لہان وہ کیفیت ہوا وہ عالم	پڑا ہون کیوں بیان کیوں گلا یہا ایک ہو گئی مجلس ہی بہرہم	پڑا ہون کیوں بیان کیوں گلا یہا ایک ہو گئی مجلس ہی بہرہم	نزدہ مجلس نظر آئے نہ میلہ لہان وہ کیفیت ہوا وہ عالم
سنم چھو بنیں اب دیکھ پڑتا مراد ہوا اسی حیرت میں	مگر یہ خواب کا سبب جرات تھا جو بیداری میں تھا کچھ دیکھا	مگر یہ خواب کا سبب جرات تھا جو بیداری میں تھا کچھ دیکھا	سنم چھو بنیں اب دیکھ پڑتا مراد ہوا اسی حیرت میں

کودن پیرو با بیدار کمر چو کمر او ای اس مبارک که از تو کعبه و سکه شایسته بر آید تو کسور به سر آید سگرینیا چو می به کمان آید فکر سبزه کدام تنی در تیرا بر آید عجایب آید و راجه راجه مهر و خفاص محبت به آید گیا تها سیه که بیست کی کل سین و مان تها تو بھی میری ساتھ تھم سنی یہ وار داس کی جی ترا یہ ماجرا سب واقف ہے ترا شا باغ میں دیکھا تھا سینہ اوس کے چاد دین سم با پیادہ اسی سر چنگو پشہ بہ پشہ اگر اسپر بھی یہ باتیں نہیں سنی عاشق واجب بات ساری یقین آئی گئی تھی کہ لہو کے عراق کے فوج اور سے کہا تھا پلا ساقی مجھے اک جام لبر غلیت ہو جو دم لہجہ میں وہ ستر کا محبت سے عاشق کہان پر او کے ہاتھ تھپتھپ ایک جونی کی کچھ اس کو پات لو اس کے خوشی و مسکند	کر و خیزد تکی تون بیت آستینا کما سے تیرہ ران نامی و یو یو سا جوم با آختہ تیرا سا ران ند آتھ در اٹھلے تجو جسم خبر کر اور چھا ہون یار میں جستم سکر کچھ کی طرح میں دل و جیہا کر خدا با کی کچھ ہر یا سینہ ہل کسی تالاب پر یا سینہ گل میں تر شا دیکھتے تھے او سکا با ہم کدام کیوں تجو بیکو بیکو صنم کی دید کل دین ہی ہوئی کر کر تم تجو کیا تھا کل صنم تھے کے تھے تجو جرجان ست باز مثال خواب کل کا انداز ہے صنم سر جو چو چو جا کے یک یک گئی تھیں اوس کے بیکو ساری تھکے یہ عقدہ کش کل سکر سے صنم ز بھی نشان دہی یا بھتا	جو موٹا کمر سے شایہ فونڈ نہا ستہ اس کا تیرہ ہو گیا اوسنے ایسا سکا نبی نہا یون تری لہجہ جرجان نور احمد سے تو کر احوال ظاہر عجب سار و محبوب نیزت ہر چو نجا یون استہ وہ یا غلط مان پرتا ہر سکا بجا پتہ و مان آتے باغ میں لڑتے ہو ہو اتھا جرجان عاشق کو تو عبت ہو تیرت و حیرانی تھو ہو اتھا علوہ کرے سینہ بہ کے تھے جرجان دیکھ دیکھ و مان کیا کہا نہ میری دیکھی تو اپنے دل سے ایو نہ خدا کو واسطے لگ ستون نبی تھیں اوس اخبار نبی صنم سر بھی کیا تھا اس سر جا عرق بر زن عاشق کو تو جرجان	تو خوابا دس میں کتابا توخت سودا تھا شکل جیہ تپائی نافرمان کدام عاشق مسکین جو بالان تو چو کسلے خاطر پریشان کہ ہون میں بھی ترا ہم از آخر سب سے جسکے یہ حالت ہو چو یہی حیرت مر و کو کو فقط ہے کر و سر دل مرا آستنگ فریاد صنم میرا نظر آ گیا تھا مجھ کو کدام ہم سوا سنی کر و بیشن کدوں کیونکر نہ محنت ثانی تھو نہیں کچھ دیر میں تیرے قوت نہی ان کی طرح اقبال و قزاق مگر تجو نہایت جرجان تھی سیاق اشی سے یہ تو مذکور نہا تو دیکھ شین تو اپنے سہما نبی اوس خبر ہادق خبر طرعی جو دیکھا تھا وہاں میری تھکا وہ میری ملیا و جوہر باغ و جرم کہ دور و فلک اس فتنہ انگیز میرا کو کھینک کر کش تھیں صنم کو عشق میں چھانکے تھو کبھی یا پاتہ آسنا دقت و غم پلا اس وقت میں میرا تو اس پر قلل غن لعل اک ذرہ نہیں
---	--	---	---

نہیں معلوم کیا اونی پڑھا تب	موافق ہو گیا اوس کو دین	ہو اسی شیش دیکھا نو افق	گو سب اپنے عیش عاشق کو صاف
موافق جب ہو گیا اونی راس	لگا مر بوٹ ہو گیا راس	ہو ناگہ مخالفت چرخ کج و	لگا کرتے جہر اونی کی تلک و
جدائی کی سنی جب کوئی قصو	نہو کس طرح سے قاتل تقدیر	جدائی کا عجیب جابر اسے	نہیں ملان قدرت چون چاہے
خدا مالک ہے چاہے سو کر میں	فلک پر تہمتیں کرتے میں دان	غلط ہے مگر کون مختار ہو خلقت	خدا ہے قادر اور لاپا رہ خلقت
سوا حق کو جو چھوچھو گراہ	سخن حق پر ہی دالہ بالہ	دل لایق ہے جن دلیہ کو	کہ نسبت دیوین اپنی طرف شکر کو
کہ ہے یہ شمع میں آداب یار و	پر ایسے لوگ ہیں کیا ب یار و	سنی تھے حکایت یان تلک کی	پتہ چھو آگے نیرنگی فلک کی
سقا اب داستان ہے عاشق	رسیدت حرف جدائی صنم از زبان جہم	کہ امرو ز صنم ازینجا سفر کرد و بنیض آبادت	کہ کرتا ہوں بیان سحر جاشق
پلا ساتی مجھے جام لبالب	و بعد از دو سہ ماہ مراجعت خواہد نمود و	باستماع این خبر مبتلا شد نشس برنج و در د	کہ دور کا نظر پڑتا ہے دور
ہو اور ہی کوئی نہیں چلی	وہ بیدل تھا مکاتین اپنے بیٹھا	یہ ماضی کی نہ استقبال کی فکر	نہیں پھر عیش کی خدمت بیگی
وہ چاہے تھا کہ ہو وصل دلو	نہاے تھا کہ ہو گا ہو ناگاہ	ہو اہم نظر کرو سپہ مران	خیال دلستان میں اپنے بیٹھا
جہان ممکن نہ تھا ملنا ملاوان	کہان جا تو تم اب و رہے	کہ مرزا نہ ہو کر جا تو تمل	فقط تھی اوسکو انجھال کی فکر
وہ میران ہو کتب بولا صنم	اور اسی پر ہے چہ فرما دینے کا	کہا اوسے صنم زتب یا رشاد	کہ رستے میں ملا اوس نازنین
ارادہ ہے مگر تلک کو کمین کا	چیدی گی آہ عاشق پر تباہی	سلام اوسکو تو میرا من کرنا	طریق دلبری و دوستی کی
میں فیض آتا کو اسد ہوں	کہ جانا ہوں یکایک بافرقت	کہا ہدم نے تباہی کے کہ جا	حزب احوالی عاشق سے فاضل
وہ کیا کیسے ہو کہ ایسی صورت	روان آفر ہو ایہ کیسے شمشاد	محبوب اس شخص ہو جو آیا	اگر اس عاشق کو ہدم خانہ بر باد
کہا دو اک مینے کی ہے قواد	وہ سنتے ہی سہا میرے کا پال	چری کا نو میں اوسکو چہین بہا	یہ سنگر گرچہ ہو گا اوس کا مرنا
کہا یکبارہ عاشق سے احوال	ہوئی اوسکو نہایت بیزاری	کردن کیا حال دوسر کی بیکاری	پھر رگے کٹنے دن میں یہ تباہ
لگا کرتے نکلان آہ و راسی	نہیں تحریر کی طاقت قلم میں	سیاہی کو نہیں آتی ہر وقت	مکان پر عاشق مسکین کو بیٹھا
تلک چھائی جھنسی ہو رتم میں	چری او سپر بلا سے ناگمانی	ہوئی محشوق سہا عاشق کو	نظر آنے لگی مرگ مقامات
نہو عاشق بچا را کیون فغانی	گیارہ ہر قرار و تاب و طاقت	پڑا بستر و وہ بیمار ہو کر	لکھن کس طرح سوہ ہستان میں
لگا دلیہ جو اس کے زخم جہر	نہو تا تھا کسی کے روبرو	نہ خواب نور سے تھا اوسکو کل	نہیں بنتی جو اس نم کی کھا پتہ
نکرتا تھا کسی سے گفتگو و	نہن کو میں تھی نہ شب کو آرام	ہر تھا دوسر جان ترن و سک	کہ مر دلی اوسکا پھر کہنے چھوڑی
چڑھتے ہی گزرتی صبح تا شام			نہایت زلیستہ پیرا ہو کر
			ہوئی شمع شکل اوسکی جیسے بیاہ
			ہر وقت فراتھا شیلو ہر سک

کبھی کبھتا تھا وہ دیوانہ پرین دیوانہ جانکر محکوم نہ مارو زیادہ گفتگو نہ کرو دست	رنجیت		نہیں ارینختہ ہرگز بن خدا کے واسطے اسکو بھارو دل و دین ہوش و تسکین چارو
کبھی بھر کردہ سینے سے دم سرد کبھی یہ اس پناہ پھاڑتا تھا کبھی کرتا تھا ایسی شکستہ کاری جدائی کا کبھی چرچا جو بڑتا	عزل		کبھی تھا باوقیس و دام مجنون زبان بولا گوچہ مذکور فریاد کہ بھر جاتی تھی خاکستہ چین تو فوراً یہ غزل سو رو کر پڑھتا
یہ ہر قسمت کی اپنی کج ادائی مصلحت سچ کی کب پیڑ پتی منو کیوں مجھ پر پیڑی کا نالم	عزل		لگے سب سب سے کرنے بونائی کسے ملتی ہو اس در کی گائی سناؤن کیا صنم کب جید گائی
کبھی چون غم نہ ہوتا تھا خاموش جو گلشن میں کوئی لیجا تا اسکو نظر پڑتا جو اسکو سرو آزاد جدھر وہ دیکھتا سنبھل کی صورت جو بلبلی دیکھتا نہ کہنان ہے صنم کو غم نہیں اوسوی کو کھویا نہ کہنا وہ کسیکے مانت تھا مجھے از بس تھی اوس سے آغوش موانع اوس کے میں کستا تھا بڑ	عزل		کہ اس لاکو ہو پرواغ دل کا کسی صورت نہیں ہوتا تھا خندان صنم کے رخ کو کر جاتا قصور صنم کی اپنی آنکھیں دھیان کرتا زیادہ بلکہ وہ ان ہوتا تھا ملگن گئے تھے عورت سے اوسکے سبھی رک نہ بن آئی کسی سے ایک تب سیر کہ کستا تھا وہ سب پناہ غم سوز جو حبل ال اوس کے میں یہ پڑتا
نہ جاہ و زحم کی آرزو ہی قرار و صل پختہ ہو تھا رہے کوئی دینا طلب کیا ہو کوئی دین قدیم رنجہ اور حرکت انین بار مجھے تب سے عدم کی آرزو ہی	عزل		فقدان کے کرم کی آرزو ہے ہمیں جموں قسم کی آرزو ہی جیسے بیت الحرم کی آرزو ہی

کری کر تباہ او سنے۔ ہر بندہ کا	قدم مارنے وہ گرتا تھا ہزار	یہ عالم دیکھ کر میرا	کوئی تو سنا تھا نہ سنا
کوئی تو بچہ نہ تھا نہ سنا	کوئی گناہ نہ تھا نہ سنا	جو قاصد بچہ لگاؤ گناہ	کرم کیون برا میرا نہ سنا
یہ دانگ میرا کیون ہوا ہے	عزیز واد سکا میں کیا لیا ہر	تو قاصد میری کہہ کر دوسرے	نہ خط لایا نہ میرے کبھی تم
یہ آشفتمہ ہوا ہے اک صدمہ پر	کھلی ہر ساری حالت اسکی ہیر	نہایت بغیر میری ہوا ہے	صدمہ کے عشق میرے ہر شہر یہ
صدمہ سکا ہوا جیسے بد ہے	یہ عالم تب میرا سکا ہو گیا ہر	میرا دیوانگی میں ہر شہر	خفا اس میری نہ تباہ ہے یہ مجبور
کہ ہر بین رزم سکے حال سب	کوئی ایسا نہ تھا نہ لیا ہر بار	یہ قصہ سننے تباہ ترس گیا ہر	کسی حلیہ کے اپنے تیرے چہرہ آیا
نہایت پہرہ اوں میری بار دیگر	ردان ہوتا کہہ کر کوئی چہرہ	غرض میں دردمند کو حال تنہا	وہ فارغ حال تھا نام نہان
کوئی کرتا بچہ اوں کی تیرے	کہ اسکو کہیے اب پابز بنجیر	کوئی کتا تھا نہ لایا نہ لیا	کوئی کتا تھا نہ لایا نہ لیا
ہر اک کہتے تیرے تیرے لایا	تیرے میں تیرے حکم کا حلق	مجھے یوں سوچی اسکو تیرے	کہ گھر چلیے اسکو تیرے
بیان رسوائی از سر تیرے	صدمہ کی یاد اسکو دہم ہر	کہا تب سے مجھے ہر مطلب	کہ ہر دیوانگی تو اسے غالب
جلدیا کسے کہنے سے یہ مگر کو	اسے لیا سکا کون باب دور کو	بہت مشکل میرے کہہ لیا سکا	کسیکے ہر کہنے میں درانا
اگر تیرے کہنے سے ہو تو بہتر	شابی کر کہہ مجھ کو دیرت کر	کہا میں کہ بار ورم ہر زمان	سیر و نزدیک تیرے ہر آسان
میں تو کی اسکو میرا نہیں	یہ سودا کی کچھ آزاری نہیں	لگاؤ ہر شہر تیرے چہرے	نہیں جا کی شورش اسکی بار
اسے عبوس کرنا فائدہ کیا	کر دے گئے پابز بنجیر اسکو	اسے تیرے بہت فریاد کی ہر	اسے کچھ اور ہر دیوانگی ہے
اسے ہر سہرے ہر شہر	محبت تیرے ہر بچائی ہر وقت	اسے تم اور کچھ بار کو بہت	نہیں یہ لایا طعن و دلالت
گرفتاری ہر دلی ہر مجبور	ہوا ہر یہ بدلت و کمر و	اسرا میں لیا جاتا ہوں کو	نہ آئے دو گنا بچہ ہر گز اور کو
یہ کہنے پاس عاشق کی گواہ	کیا آواز ہی جو کہہ دے گواہ	نہاؤن کا نہیں کیا لو کہہ	کہ راضی ہو کر وہ بولا کہ اچھا
تیرے کہنے میں ہر نہیں	صدمہ کی یاد ہر تیرے کہیں ہوں	نہاؤن کا نہیں کیا لو کہہ	صدمہ میں ہر مجھے یان کون آرام
دکان پر اسے جاتا ہوں ہر	نہیں ہر تیرے کہیں کچھ ہی	وہ ان روزوں کچھ نہ	مکان کی نہایت نہایت
اگر یہ اسے نہ تھا ہر	کر دین مجھے خلق اسکو ہر	وہ وہ خلق وہ خوبی کہاں ہے	ہر لاف زبانی و آسان ہے
صدمہ میں ہر تیرے کہان سوئی	مجھے ہر ہر ہر ہر ہر	مگر لا جا رہے شتاق ہر	مگر ہر اسے وہ ان آدمی
ہر قایم ہو گئے تیرے ہر	سادات تیرے کو نقص	کہ آخر یہ تو گھر مشرق کا تھا	اگر عاشق تھا تو کچھ کیون نہ کیا
نہاؤن کا نہیں کیا لو کہہ	نہیں کہہ تیرے کہیں	نہیں کہہ تیرے کہیں	یہ عاشق تیرے کہیں
نہاؤن کا نہیں کیا لو کہہ	نہیں کہہ تیرے کہیں	نہیں کہہ تیرے کہیں	نہیں کہہ تیرے کہیں
نہاؤن کا نہیں کیا لو کہہ	نہیں کہہ تیرے کہیں	نہیں کہہ تیرے کہیں	نہیں کہہ تیرے کہیں

من کا اسکے میں جو بارہنہنگا ترجیح میں یہی اب صلیب سے نہیں ساقی اب صحت سخن کی الہا اب اگر سر سنا کر کھلیدی ہو اللہ عاقل عاشق کھر کورہی ولین میں دوسکو پوچھا یا اب ہو اتھارنگل و مکار غفلانی کسی کو علم ہرگز نہ آیا معیشیت کا بھی غم سوتا ہی ایسا فقط و دایک کس تھو او کس کس اگر چہ او سکوتھی یا نہ صوبت صنم کی میں جو کچھ بات تھا جاب سوا اسکے تھا کام اسکو کچھ مہینے دو کا وعدہ تھا ہر چار ہو عاشق کو دل میں غم و چن کما تیا کدن جھکو بلا کر کما تیا کدن لکو سمجھا دن کما نہیں انسی پھر وہ اب تملک مجھے بتا ہر اب تو نہ ہر کھانا کما او سنہ بھلا فرما کیے تو تجھ میں دھست اپنا جاتا ہوں جواب دسا و دیکھ کر کیا کہی کما عاشق دیکھ کے تملک کما تب ہی تو خط تو رستم کما	جو کچھ دریا بہت ہوگی سو کونگا تجھے سنا بیان کی کیفیت سے سجنا نہ رسا بہت آشنا عاشق راو بیان رد و داد او اچھے پر و در سحر صنم گذشت نتھاجس ہر واقعہ کوئی نہ بدن پر چھا لگی تھی نالوانی کہ اسکے دلو کس کا غم کھایا پڑ دینا کوئی روتا ہے ایسا او نہیں معلوم تھا دل سے کانا و اب املن میں تھی ہر کس خوش سنا آتا او سکوت چار و ناچار مہینے کٹ گئے دین میں ہی طور نہو تیا ب کیوں نہ تملک کہ کیوں نہ تملک لکوا یا مہر جان کہ میں مر جاؤ گا اب ہر کھاکر کئی جن توں مرئی قاتل تملک کہ نہیں انتظار کی تملک یہی ہر موت کا میری بہانا میں عام ہوں مجھ کو کھاکر تو ہو تیرے کہ میں باتا ہوں تسا تیری کس وجہ سے کھی کسی یا میں اس طرف چوں کوئی خط تو تر اچھا لگا و در	یہ تیرے ساتھ ہوا لہذا بہت یہ بندہ ہر تیرے ہمراہ چلیے کہ عاشق کو سبوی مرضی ملے گی کہ لہجہ اول و سہی ہر کھر کورہی رفاقت میں بھی انتہا کناہی صنم کو غم و سہا اسکا ہر حال کے تھا ہر روز فکر و بیشت کلیجے پر ہر اسکے کو سنا و در کہ تھا تنہا سے کھاکر باہر بغا ہر کہ بہت تھی یاد و در تو البتہ وہ مجھے جی لگاتا اسی خاطر اسی ہی جستجو میں ہو تیرے تیرے بیدل سخن و در او حرا نہ دہنم ساست بہت نہا الحق کسی پر ایسی شکل بہت کی جس پر میری رفقت ہو دشمن مرا اسکا نفل مجھے تو اپنا مارنا سو چھتا ہے میں اک تیرے کہتا ہوں جونا عشت کتا ہر تو بھکو و نا کہ اسکو کیجیے اک خط تو تحریر کہ تیرے ہوا سہو وہ دلا ہم نہیں بتا مجھے کوئی ناہر کہ عاشق دیکھ کے تملک
نانہ کاشتن عاشق صنم را تجویز آن ہمدم و اظہار و در و شکوہ تغافل صنم		

ستم عاشق فریب زار پرورد دری آنکوش تو بس سزاوار هوا حسد است تو مجھے جدا کیا ہے آہ تو جب سے سفر کو نہ دل کو ہجر میں بتیاب کیے تھ غم سے تیری ایشیں کمرش نہیں بھتی ہے یہ آتش بھیا سجے کیونکر میرے سوز سوز کو ہین لوگ جھکو دیکھ کر یان نہیں غم میں تیرے کوئی غم خوا عجب یہ حال اپنی غزل ہے	بغا جو سگدل غم ستمگر ہوئی ہین رو تو رو طین میں سے مرئی آفت خدای کیا ہر غم سے صد بارہ جگر کو بلا شک پارہ سیما کیے نہ دل ہو بلکہ سرتاپا ہر آتش تو رہیں جتلیک میری نہ آ کہ جن سینے میں میرے شعلہ داغ الٹی یہ کمان سے آیا طوفان مری آزار سے ہین لوگ نیز اس	دل نعرہ دینا ز شوق دیدار ہوا غایب جو تصویر نظر سے ہوئی حب سے مرئی تہمت میمنج جدا ہن میں لکھوں کیا حالت کہوں کیا ہجر میں سکی زاری جگر سوزان نہیں ہر غم سے جگر خدا کیوں سطرے ملک رحم کر تو مری گری سے اک عالم طبع ہے نہیں بھائی کیسکو میری ہوش جو کوئی دوست دیکھی ہو مجھ کو اسے	یہ اپنا دعا کر مہون اظہار بہا کیسیل خون اس چشم تر سے کنارہ کر گئی دل سے صبر سے تڑپا ہر حال مرغ بے سیل نبٹ رہتی ہے اس کے دوجیالی دل دجائیں لگی ہر آگ میرے جلا تا ہے عبت میری جگر کو جہاں جاتا ہوں ان آتش لگو ہے مری نواسے ہر اک کو تالیش کے ہر اسے خدا یہ جلد مر جا کہ یاد آئی مجھے یان بر محل ہے نہ لیتا کوئی مسلمان نام حیرت یہاں ہین ہر شمارا یام حیرت نہ دودہر خدا و شام حیرت
مرا آحوال ہر جا میری غم تو کیوں لیتا نہیں میری خبر تجھ اب زندگی سے میری کیا کام سنوں کیوں آتش میں میری کیا میرے ہجر میں بچا رہے نہ ہوں جہاں جو رہے کچھ نہ ہوں بہنیں دیا ہوں کچھ تکلیف کو	سنوں کوئی مجھ سے امید نام ہوت کہ ہر آغاز مرگ انجام حیرت جو گزرا مجھ سے کل سنگام حیرت ترا اب سکو کسی ہر ساغر نہر نہیں معلوم کیوں میری غم ہوت کیا ہر رحم دل تیرا کہ حراہ کبھی بھی جان تو نے جھکو پیغام کہیں معشوق ہو تو ہین کیسے ہوئی اک روز بھی لیلی نہ جھوٹ کہ خود کو کاہی ہر رسم دور جھوٹے کلبہ دوسری تو کھو	سے ہجری اگر بنوی نہ ہوت اگر دو ایک نہ ہوں تو سیسے مجھے تم اور جو جا ہوسو کہو کہیں میں جھکو عاشق جام حیرت تجھے کیوں مجھ سے آتی ہوں نہ تجھے مرے میری کیا پروا تجھے میں جانتا تھا ہر باکی جہاں میں سم خود ہوئی میری بخت میں دیا خود ہونے ہی تجھے میں اور کچھ کتا نہیں بجھوئی حق کے جھکو سلا	کیا ہر ہجرت تیری مجھی گرد کبھی اک برہ خط بھی نہ لکھا غلط ہو جھکو جو تجھے گمان کیسے بھی ناؤ کی کمی سے کبھی شیریں نے او کی بلوچی نہو ناہن میری مجھے ہزار ہر ہر حسن تیرا تا قیامت

سپردن نامہ عاشق بدست ہمد محبت کیش و فرستادش پیش صنم معرفت خویش

دیا جھکو خط لکھو سنی الفت
کہا دل ستم دینا ز بارہ کچھ اور
کہا نہ کفایت اس قدر ہے
سخن بہتر ہی جو مختصر ہے

سوا اسکے نہیں کچھ اور معنوم	جو طبعی طور سے سب سے مرقوم	نہیں کچھ فایده ملو یا کرنا	نقطہ انہماک ہوا ہمارا کرنا
چڑھیکا کب معنوم عاشق کا لہو کا	جو سمجھ کا تو یہ اندک ہو گیا	غرض لطف و کرشمہ وہ خط کو	یہ سمجھ کر ادا تھا او من و غلط کو
ابھی کرتا ہوں اس خط کو روانہ	مجھے کیا دیکھا اسکا غمناک	کسا عاشق نے جان سے ہر دلی	ابھی ایسا اگر چاہا ہے ترا پی
جواب اسکا ملے لیکن شتابی	کہا میں نے کہ ہر ممکن شتابی	و یا خلد بیٹھے آرزو نامہ بر کو	ہوا فوراً روانہ وہ اوہ ہر کو
نہ تھا قاصد وہ تھا یک دنیا	چلے تھا جلد جوں باو شتابی	وہ بیک بار داتا تھا ہوا تھا	معنوم کہ پاس کر چکا ہے ہر دنیا
معنوم بھی جواب دسکا لکھا جلد	و ہائے الزم قاصد ہر اجل	معنوم جو لکھا تھا اور سکو کہ تو ب	ذرا مینٹو و سہو نہ ہوں ہم کیا کتو

نامہ معنوم در جواب عاشق متضمن بر تفسی و مرشدہ آمدن خود از انجا

سراسر عشق سر تا پا محبت	ہاں دوری و پامال ہجرت	محبت نامہ تیرا سہو پہو بجا	پڑا ہے جہ کچھ اور سہو لکھا تھا
رقم تھا کہ یہ او میں حال محل	ہوا کشوں پر ہر ہر مفصل	جو کچھ تو نے لکھا ہر دلی ہے	یہ لیکن حصول عاشقی ہے
نہیں ہجرت سے کیا تجھ کو خبر ہے	دو انو عقل تیری ہاں کدھر ہے	ہوا تھا کس لیے تو مجھے پہنچا	کہا تھا کتے تجھے ہر تو ہجرت
بھلا پہنچے کیا تھا کب تجھے صید	تو اپنے ہاتھ سے آتے ہو تپ	تجھے گردن نہ کرنا مبتلا یوں	تو میرے عشق میں پڑا تھا بھلا
تو اپنے دلیں تک آ کر سمجھ جا	یہ سب کتا ہوں نہیں تجھے کجا	کر رہی ہر ہجرت میں ہر جو شکوہ	نہایت دور سے انصاف ہے
میں تجھے روٹھ کر آیا نہیں ہاں	کیا قصداً بیٹھے طبع و جان	تجھے یہ ہجرت کا معسوم تقدیر	مستم اپنی نہیں کچھ میری قصیر
ترد و اسکا اپنے دل سے کرو	ہمیشہ تو نہیں ہے کا مجموعہ	بہت عاشق کو غم کھانا پڑوے	کہ بیٹھے ہی ہی مر جانا پڑوے
نہیں ہر ترسا ہر عاشق درویش	معنوم کہ جو درد سید لو دستم ہے	سدا جو عاشقی میں چاہا ہر کام	اوسو عاشق نہ کیے ہر خود کام
جسے ہرگز نہ تو تاب جدائی	کر رہو وہ کیوں کسی ہر آشوب	ہر معشوق کو کھو کتا یہ نا ہے	نقطہ ہر جھوٹ و تراوی کی خطا ہے
کیسے ہوں اگر وہ دانی ہاں	نہیں وہ دانی زیادہ کوئی ہاں	جہاں پر دانی کا اک پر ہے ہر	وہاں تو شمع بھی کب کب جلیجے
اور ہر مونا ہر گریہ و زاری	اور ہر بھی شمع ہر سوز و گریہ	تینکا جہاں ہر ہر اکینہ میں	نہایت میں ہر ہر ہر غم میں
رہے شمع سارے سات جلی	وہاں میں دوسری ہر گئے غلطی	اگر نہ عشق میں عاشق ہر جا	بہت انوار ہر شمع میں ہر جا
اور تھا آہن ہر ہر ہر ہر ہر	بہت ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	گردنی ہر جو معشوق تو نہ لیکن	نہیں عاشق ہر ہر ہر ہر ہر
کر رہی ہیں کیا کیا انوکھی یاد	کر رہی ہیں کیا کیا انوکھی یاد	بڑا دے نا یا جلی کبھی	کبھی ہر ہر ہر ہر ہر ہر
اور نہیں ہر عشق میں ہر ہر	نہیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر	بہت ہر ہر ہر ہر ہر ہر	بہت ہر ہر ہر ہر ہر ہر
نہیں مناج و ہر ہر ہر ہر	نہیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر	نہیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر	نہیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر
یہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر	یہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر	یہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر	یہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر

کسی عاشق و مشتاقی جگر کی سی تو اب تو دل میں بیستہ سمجھنا جو تیرے ساتھ بند ہوئے کیا کر تو انجیری میں مبتلا نہ رہت نہیں کرتا ہوں اس کی گفتگو میں تو خاطر جمع ہو رہے یا میرے نظر میں اپنے خط رکھنا یہ دہشت	نرا و سپریت اس کی کھلی ہر آئین کے چہرے پر تیرے ترستا رہاں پر لاؤں کیا شاہ قہر کری ہو یا رکی یا رہی نہ کا کہ عذرا و سکا کر دگار و بر دین میں آ پو پناشتابی با س کہ ہر مکتوب بھی نصرت الملائکات	وہ سب گار کی جڑ میں نکو یہ نفس الہامی ہونے کی بات منو کا میں تیرے شکوے جو ہر خط و پیغام کا شکوہ بجا ہے ارادہ ہو را ب گم کا جلدی میرے آئین میں اب دوری ہوگی خدا انت تجھ کو شادان شاد رکھے	رہی ہا بیک اس مجھو ہوں کر ہو دن ہو تو وہ کہو نہ کہ رات کہ سفاکاری ہو تا جگر پاچار نکسے را حق تو سہ لکھا ہے مجھے ہاں عزم نہ ہو دھوکا جلدی تجھے بن دیکھے گویہ میری ہونگی یہ دل میں تیرے راجی یاد رکھے
---	---	--	---

رفتن آشنای خط پیش عاشق شیدا و بوسل خط شاد و شہن عاشق و گردن دیا

جو خط لیک گیا میں اس کے آگے کہا امیر جاحظ اب آؤ وقت صنم کی میرے خوشبو ہی ناؤ زیادہ مجھ کو اب تشنہ کر موت دکھاؤ مگ میں خط یا ر مجھ کو دیا خط او سکوت میں جو طر کے ہوا او سدم نہ پناشتا و ان جہاں میں جہانک جلتا ہو مگ پر حجاب تیرے خط او کھلے اوٹھا دانتے پھر انہر گوا یا ہو امتوقع و صلت ششانی	نصیب سے گویا سو تو سب جا ستھاری یاد میں کرتا تھا تو جواب خط جو آیا ہو دکھاؤ کہ ہوں ششاق میں سکا بند کرو مگکا طالع بیدار مجھ کو جواب نامہ پایا او سنے مر کے کہا مجھ پر کیا یہ تو نے احسان ترا احسان یہ سب کون کا کہ آئیک صتم کے خروہ پایا غم او سکا اس بہا بیے بھلا یا لگی بڑھنے امید کا سیابی	وہ مجھ کو دیکھے ہی ہو گیا چاق مجھے تھی انتظار ہی تھی تھری ترا آنا ہوا بال و پناشت کہا میں کری ہو کہ پناشتابی تو رفت کر مجھے شک بیٹھنے دے صنم کا خط جو او سکے تھا یا مجھے کیا دولت نامی لگی ہاتھ کہا میںے تکلف جانے دوجی وہ سارا خط سنا یا پھر مجھے صنم کی او سنو جب خبر ہی پائی بہت تھیں ششاق عاشق و زانی	وصال یا میں ہو جیو ششاق کہو کچھ کہو اسید واری کرو بے خدا کچھ تو اشارت عبث کہا تا ہوا تھی چٹا بی منو بچہ میں اتنا پنا خط لے کرو او سکوت کھو سننے لگا یا تو رفت سہ تر ہوا قبلہ حاجات صنم کا اپنے لوط تو پڑھو جی سنی میں عبارت جو کچھ تھی گئی یا اس او سکی اور امید آئی کہ جلدی ہو کہ میں پھر وصل جانی
--	---	---	---

قریب رسیدن ایام وصل صنم و بقیارے عاشق و رفتن او و وطن صنم و بعد
چند ہی آمدن عاشق صنم و یکایک بردگان نشسته و ملاقات باہم

ادھر آسانی آتا ہو گیار جو وعدہ کر تو بیک رنگے دن	ہو و صلت ہو مجھ کو دوسرے ہو و خاطر مجھ پر سر اربابن	مجھے نقشے میں ہو جو کر کردی ہو عاشق کو دل میں لیا رہ	کہ درت سارنی پس دور کر کردی کہ چلیے لکھو میں پایا رہ
---	--	---	---

کسی سے پرفری بھی کچھ نہ کیجیے گیا جون توں غرض مجھ لکھنویں دکان پر کسی اکثر بیٹھا سب ہوا اک روز اسکا بخت بد جوا نکلا وہ دکان کے برابر گیا اک بارہ اوس سے پیش رفت نظر آئی جو شکل او کی کیا ایک جہاں منظور تھا عاشق کو جانا	تنہا ادھر کی راہ لیجیے رہا ایک چند اوسکی جستجو میں پہنچا اوسکی خبریں پوچھتا جا نظر آیا کیا ایک وہ ستمگار پڑی آنکھ او کی ناگدہ صنم کو ہوئی اتنی بھی بھلے سکھ نہ بڑا پڑا لید او کے شبہ شک گیا تو واسطوں لیکن دوانا	نہی تو جس مری پارو مکرم بدان تھا تو شمع شب زور کے تھا وہ یہی ادھر زور کھین جاتا تھا عاشق اور سون ہوا عاشق کا تب کچھ اور بھی کر صاحبی است او سے بجا کر سہارا ہو یہ کوئی شفیق اور کہو کیا اشتیاق او کا کام	نہی تو جس مری پارو مکرم بدان تھا تو شمع شب زور کے تھا وہ یہی ادھر زور کھین جاتا تھا عاشق اور سون ہوا عاشق کا تب کچھ اور بھی کر صاحبی است او سے بجا کر سہارا ہو یہ کوئی شفیق اور کہو کیا اشتیاق او کا کام	نہی تو جس مری پارو مکرم بدان تھا تو شمع شب زور کے تھا وہ یہی ادھر زور کھین جاتا تھا عاشق اور سون ہوا عاشق کا تب کچھ اور بھی کر صاحبی است او سے بجا کر سہارا ہو یہ کوئی شفیق اور کہو کیا اشتیاق او کا کام	نہی تو جس مری پارو مکرم بدان تھا تو شمع شب زور کے تھا وہ یہی ادھر زور کھین جاتا تھا عاشق اور سون ہوا عاشق کا تب کچھ اور بھی کر صاحبی است او سے بجا کر سہارا ہو یہ کوئی شفیق اور کہو کیا اشتیاق او کا کام
---	---	---	---	---	---

اوس تو وصل میں تم بھی نہیں رہی کہ اوجھائے میں چہ سر و تہمت نہا نون کیا صنم کو کشتن تھا جواب لے سکے جو دیتا تو بہ تنگی یہی ہر شان شفتنا وغیرت بلا ہی یار و شان بے نیازی یہی تو عشق میں خطر بڑھتا ہے کیسے مرنے دینے سے اوس کی دکھاتا تھا صنم ایسی کھائی منو جب تو جہ کچھ صنم کا مدائی میں اگر وہ مہربان ہو کوئی معشوق پر کیا معتد ہو غرض احوال عاشق کیا کہیں صیا و شرم تھی یہ وغالب سحر بخش اوسکو مہر لگاتا ادھر رہتا تھا ادیکہ صورت صنم وہاں اس طرح کرتا بناٹ مجھے ہوا من جگہ کہ بات سنو جی تو وہ اپنے نہیں ایسا بنا کہ کہیں بیٹھ نہ اس کے بر میں نہ نہ کری گزشتہ عاشق اپنا اظہار جیسا عشق کا شکل ہے ہر چند بڑی لگتی ہے جو نہ ٹھوکر ثابت جو کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں یہی ہی یا معشوق کی صورت	اس وقت کہو چاہو حضوری کر دیتا اوس غم و صدمہ کہ عاشق سے سخن کرنا نہیں تھا کہ کھلتی ہنسنیوں پر دوزخی یہی ہر عشق میں مرنے والی حیرت یہاں ہر تار قدم ہے جا بگڑی ہزاروں لوگ بیان ماری پڑتے کیسے وہ نہیں کھتا ہے پروا نہ تھی گویا کہ اوس سے آشنائی منو جب جو حد و بیان اوس کی غم کا تو دوری اوس کی بھر کھینچ کر لے کوئی کہ بات یوں نہ بکھیرے جوا و سپر وصل میں گدڑا تھا کہ اوسکو جانتا تھا اپنا طالب منو تا دو بدوا نکھیں چڑاتا ادھر جلتا تھا یہ پروا نہ موت منو عاشق سے گویا کہ گداوٹ منو کی کسی عاشق نے بوجھ کہ اوس سے یار کو نفرت نہ آدی کھڑا ہو دور کر لے دے دیدار حضور صاحب گاہ ہون جمع دنیا اسی پردہ ہوتی ہیں رضا مند نہیں بھاتی بڑا کو بھی شرمست تو لائیں کہیں کہیں کہیں کہیں اوچھین بھی غیر سزا کی ہر نفرت	صنم سے گودہ ملتا تھا ہمیشہ سوا اس کے نہ کرتا احتلا اور جو عاشق کیسے کوئی بات کہتا خدا جانی پشیدہ اسکا کیا تھا اسی میں عاشق کی ہر ہلاکی جو اس آدمی میں ڈیوار پڑتی ہے صنم کہتا تھا شان بآبالی منو بجان کہیں عاشق بچار نہیں تھی اپنا زنا وغالب کری جو اس طرح بے اتفاقی دکھاتا تھا وہ نہ اپنی ہی غنا کیسے بس میں نہیں کہیں کہیں منو معلوم ہوتا تھا یانا کری تھا جان بوجھ اسے نکل نہ کرتا اوس کچھ حزن و کلم نظر پڑتا تھا وہ نا آشنا محض صنم کہہ سانسے عاشق دروازہ جو کوئی جا ہی کہ معشوق سے کیا منو معشوق اسکو دیکھ مجھوب بہت کرتے ہیں معشوق اپنی خفا کبھی عاشق کرے ایسا نہ اسکو بہر حال اذکو کچھ اپنے خون رقیبو کو عدسہ میں عشق کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کبھی پرسل عاشق ہو جوا بک	وے تھا اوسکا یہ آئین پوشیدہ یہ استغنا کو یا رو کیجیو غور صنم سکر اوس غم و صدمہ رستا جہا تھا جو رہتا تھا زوارا تھا اسی سے پہلے میں عشاق شاک کیسے بھلی دوسری جیتا سنا ہے منو عاشق کی کیوں گزشتہ عالی تفاصل نے صنم کو اوسکو مارا منو تھا کبھی اوس سے مخاطب تو صحبت اوس کی ہر کلام تی بھلا عاشق منو کو سطح حیران خدا شاہد کیسے ہیں نہیں کہ کہ عاشق سے منو تھا تھادہ ساز دکھاتا تھا اوس شان تجاہل نہ غمہ اور نہ عشوہ نہ تبسم نہایت شرمگین شکل و حیاض بے تھا آپ بھی گویا بگا نہ منو معشوق اوسکا اس سے بیزار کری وہ طبع جو ہلو سکے مرغوب نہ عاشق یہ جوجا رہی شرا کہ معشوق اسکا اوس سے مجھوب نہ کیجیو سخن میرا فراموش منو دیر نہ ثابت ہوتی ہر شاق یہ نہایت رشک کی چوٹی پر بارو یہ معشوق کی حنین بہت شک
---	--	--	--

کمان خوش آواز و سکون غریبی نایاب	در بستان عشق بهر کجاست خواجه ناز	به شکرش واقعی کس طبع بجای	او چنان کند که کونایه بر آواز
بکجه اسب نگو سحر بهر تاملت	که استنک کور بهر اسکی بر تامل	جودا نرسد بهر در و راه نور طوطا	نه با آبی سحر آفرینار دستا

رفتن عاشق بر دکان نم و نندیشش بجا و پیران زبانش که بارش و جواب آن

مهر و مهر مجھے البانی مست	و آن بهر عقل و بشمار می خورد	مچھیرہ وہ ہام فی ہوا کی ساتی	بہر ملک بھی غفلت و غفلت بختی
سنو عاشق کی اوراک طرفہ داد	سمجھ کر چھین لو سکون و کجیو داد	و کار پر یاری کی ایک بہر عاشق	کیا بیٹھا وہ چون دست و سب
منم سو مالی او سد و دکھ	بڑا بھائی مگر او سکون مان تھو	تو حق کر کتب عاشق زلو بھیا	کمان گھر مان بجائی بھارا
کسین کچھ بچا کر کیا تھے منم کو	نظر بڑا تاملین وہ آج ہو	اگما او سن کر دی ہر اسکو مست	جہاں تیکہ ان جہاں جھڑتا
ابھی مین اراکین کو اسکے ایام	مناسبتی کو بچے اسکو ارام	ابھی منت کی دل سے کتا مین	عوض اراکین مین بیٹھ مین
ابھی تو جاسیہ مکتب کشینی	اسی قابل ہر اسکی نازینی	کما عاشق زو چھو کما خوب	پڑھا نیکارو کو اسکو اسکو
پڑھی ہر فارسی گراہی تھو کی	کمر بڑھ کر جو بانی ہر ضروری	یسی تو اسکے مین تحصیل کردن	نوشہ دغا و کی بھنگی ہی حسن
و لو استاد ہو کوئی نیک و توفیق	پڑھا و و حریف و سکون عاشق	یسی او سکے وہ کتا تھا بڑھیا	پڑھا نیک اور بڑھا تھا شرب
کما اسکے بڑے نوبت کہ مان بیا	کیا جتنے بھرتی کی میا بخی	بست قابل چھو اسکو کوئی کم	پڑھا و بھنگی اور بھنگی اسکو
او چھین سکے پڑھا ہر اقبال مین	پڑھا و نیک دہی با مین	کما عاشق زو کتا نام ہو کیا	کمان ہو بیکہ بھڑا کتا
پتا یا او سن کر تہ نام و نشان	و کتا پاس ہی بھڑا کتب	پسنگر جھین بڑوہ ہوا شاد	کما بستر ہی مین حریف و استاد
اوسی مکتب مین تم اسکو بھارو	او خیل و استاد اسکو بھارو	کما بھائی زو تبا و سکے کتا	مری نر کی تو ہر پنا سب
تھیں او سپر کر و اب مہر بانی	نہین فقیت مین کی جھا کی ثانی	پڑھا و تم ہی اب اسکو گرم کر	یسی ہو کچھ بھڑا پتا بہت
کما عاشق زو بھنگو علم کیا ہے	نہین مینے بھی کچھ بھارو	کما او سن کر سبت ہر اسکی لائق	سین مین کوئی قابل تھو نایق
زیادہ تھے ہو گا کون قابل	تھیں علم ہو گا سکون حاصل	عرض او سوت تو عاشق زو نالا	کرو لی لیتا تنویہ شہر والا
او کتا کچھ عذر نامہ سمیع کر کے	کیا پھر میرے دن صبح تلکے	نر کیا پھر منم کو اپنا او سدن	ہو بڑا ستہ خاطر تپا و سن بن
کما بھائی سے او سکے بعد ازیر	تر مین سے جی ہوتا نین	کروں تو مین مین تیری کتا نیک	تری خونی مین لاتی ہر یان نیک
پڑھا کر تادہ آمیزش کی مین	سمجھتا تھا کتا کی اسکی کتا	منم کتا کچھ باتو مین لایا	کما کیا اسکو مکتب مین بھیا
کما تبا سک بھائی زو مین ہی	و گھر مین کھلتا ہو گا نین	یہ خدمت مین بھارتی ہو گا نیک	کسین اسکو کی باتین سلسل
کما حریف باہر کل ہو گا حاضر	کرا تانی تو انی پاس خاطر	ہماری یہ عرض تسلیم کچھ	اوسے اب آج ہی تعلیم کچھ
یقینی تہ تو عاشق نے یہ جانا	کہ پتا ہی مین کو تبا حانا	کما مین تو بچہ و سر مین حاضر	منو تاتا بمقدور اپنے قاصر

مجھے کل گھر کو جانا ضرورت ہوا اچھو دھڑکے دل بھی لاجار کیا تھا کیلے یہ دُور تو سنے تو کیا نادان تھا کہ تجھ سے نکرنا تھا تجھے واللہ انکار ہوئی تھیں یہ نادانی نہایت یہی تھیکو ہوس تھی عاشقی میں اکیلے ہو کبھی اداس ملاقات ملیکا پھر نہ تھیکو ایسا قابو نہ وہ تنہا ملیگا اپگر گھر میں کما عاشق نہ تھیکو یہ سنکر ہوا اک بات سو لیکن دل لہجہ صنم ہو گا کسی کتب میں گر جو استاد اوسکا ہو گا مجھے کون سکھ کو جو یا رانیا کرونگا وہ رفتہ رفتہ مجھے ہو گا لوبہ پڑھانا اوسکا سینے خود نہ مانا وہ ہر روزہ مکان پر میری آئے پڑھانا سیلے محکو نہ بھایا نہ تھیکو پھر میری الفت پیمائے سی جاتی نہیں شک نہ تاج	رہیں ستر کا کمان کوئی نہ تھیکو تھیکو پھر نہ تھیکو ستر نگار تھیکو عجز کیا اس تیرے دُور ترا ہوتا ہوا اوسدم ہوا کوئی کرتا ہوا ایسا کام نہ ار مجھے آتی ہے میرا فی نہایت یہی کھتا تھا خواہ میں اپگر میں کر دینے نہ خطرے یارے بات کر گیا کو ہزاروں سحر ہار سین آتا ہے ہرگز نظر میں نہ اسے مہربان اتھو کدھر کیا تھا اس سے پہلے نہ تھیکو کر دیکھا میں بھی نہ تھیکو دھڑ سو گا دھڑی صورتے دلنگ وہاں جا جا کر میں شرم نہ تھیکو یہ سو بھی تھی مجھے تیرے مضبوط کیا بھائی سے اوسکے اک بھانا جال اپنا وہ بے پردہ دکھائے میں اپنی دید سے بھی باز آیا خبر ہوئے تھی اپنے برائے سوزن نیز و سوزن کو یوں بھر دیا رقابت میں تو ہی کو تو عشق کو اپنی ہاتھ سے میں دیا گنج مرو دنگو پر یہ سیرجہ آزار تو بھائے گسٹج عاشق گر گرو	پڑھاتا میں اسے ورنہ نہ تھیکو سما عاشق سو تھیکو احوال ارویو نہ تھیکو کیا کیا یہ صامت اطلب تھی تھیکو یہ روایت لگتی تھی تھیکو سدا تھیکو اس کی تھیکو تھی اسی تھیکو میں رہتا تھا تھیکو نہ تھیکو تھیکو یہ دن میں نہ وہ آہنکا تھیکو تھیکو ہر گئی تھیکو میں تھیکو تھیکو سمجھتا ہوں میں اپنا تھیکو تھیکو مجھے تھا پہلے یہ کور خاطر تھیکو سے کرونگا اوسکے یاری جو آمد شد میری ہوگی دل گیم نہیں کوئی شرم ہو گا غالی غالی نہ تھی تھیکو کو موجب تھیکو کیا انکا رہنے یہ سمجھ کر جو دیکھے گا اوس سو ہو گا شیدا میں اپنا عشق ہوں تھیکو تھیکو سوا اوسکے بڑا خطرہ ہی تھا کمال عشق جسکو مقدر ہے اگر پا دین رقیب نہ تھیکو قابو تھیکو تھیکو تھیکو و سواس محبت کا یہی ہمارا دیکھا ہوا تھیکو کے کئے تھیکو تھیکو	کردن کیا اس ضرورت سے ہو کر کما تھیکو پڑوس کا ہی لہجہ حبش تو سنے ہوا بل دسکو دیا یہ نسبت تو عجب مٹی تھی تھیکو گئی کیا ہاتھ سے منو تھیکو یہی تھیکو تھیکو آرزو تھی صنم کا وصل ہو کر صبر نہ تھیکو تو ہی لاجاریوں ہی تھا مقدر کو وصل اوسکا ہو خاطر تھیکو رہی تھیکو ارمان باقی بندھا تھا اراقی یہ خوب سبب یہ آتے تھے مجھے اول خاطر کر گئی وہ میری پاسداری صنم پھر مجھے کر گیا نہیں شرم میری حالت کا شاعر ہوا قاتل نہ بن آئی ہماری یہ بھی تھیکو اگر مجھے بڑھیکا وہ تھیکو رقیب یا کر دن آبی ہو پیدا کیسکو میں بغیر نبی سنا تا نہو جا اور کوئی عاشق مبادا اوسے رشک تا میرے تھیکو کرین دو دنگو میرے دست باز صنم کو میں پڑھانا اپگر پاس شریک نہ تھیکو جاتا ہر دیکھا ہوئی دانا کی اوسکی مجھے نہایت
--	---	--	--

مستخرج ہے التفاتی معشوق و مینا فتنہ قبول تھا تو انہوں نے مینا سے عاشق کو روک دیا
و انرا از صورت بمعنی و میان جھگڑا تو بی بی تانی معمولت سے ہر پادشاہی میں در دست

کہ ہر اسی ساقی سیمین بدن ہے تو مجھ سے ذرا او مہربان تم و مینا عاشق سے رکھتا تھا وہی ناز کبھی بولیکا مجھ سے بار از خود یہی کرتا تھا وہ دوسے مناجات یہی رہتا تھا نہ عاشق کاران خدا اس کو سنو کی اگر نہ یہ سنت کہ مجھ سے کلمہ دوستانہ جو اب کی ہو مرا مقصود حاصل جو اک لطف میں ہو جاتی ہر فانی یہ شب بکلیں میں چون امواج ویرا جو صورت کو نہیں خود پاداری سرا پاؤں جسکی ہو کوفانی گئی چھب ادری آئی جوانی نہ اوس سے کبھی نہ ملی کر سزا بھلا عاشق سے کوئی پوچھو نہ سزا یہی مار میں ہو پادار و دینار جو اب و سکا وہ عاشق کیا کہوگا رہا ملتا صنم سے حسب معمول کہ مگر مگر سا تھا اب تو بھی بچھر صنم ہر مہربان عاشق پر اب کی گیارہ ت کہ کد کد کد رگھر سے	کہ عروانی تری من رہتا ہوتا سنو عاشق کی باقی دکان تھا فل کا تھا اس کے دو ہی انداز کبھی مجھ پر کر گیا کچھ نفستہ اکھی ہو کبھی تنہا ملاقات اسی تو بر میں پھرتا تھا حیران کہ بر آدمی اگر بند ہو کی حجت سے منہ سے مر مر میرا فسانہ تو صورت پر نہ دینیں کچھ بھی دل عبث ہر حرف اوس میں رنگانی تویر کا ہو اکدم میں کیا کیا تو حسن لے سکا کمان ہوگا تازی صفت ہو اسکی کد کد کد جانی ہو کین حسب بیان کب اوفانی نہ کوئی تاز برداری کر غرض جیسے معشوق تم کہتی تھی دوزخ تنہا تھا تھیں بیت جسکا دیر خجالت کیا کد کد کد پے ہیکہ رفتن عاشق برد کان صنم و نجوبی ملاقات شد نش چنانچہ بدل آرزو داشت ملا چھ جگہ کے اوس سپہر سے صنم نے کی بہت اوس دن افغان	شایدی اکچھ رہی بلا دے صنم کو پھر ہوا پڑ صناد یہی عاشق کو رہتا تھا تانت کبھی مجھ سے کر گیا بہر جوابی کبھی گھر میں مر آدمی وہ تنہا وہ رہتا تھا اسی باعث سنگین صنم سے مجھ سے اتنی راہ ہو جا مصیبت مر آدمی ہو آگاہ نہیں کھتی ہر صورت کچھ بھی جانی نہیں جسکو کسی صورت بقا ہے ہوگو ساتھ سب کو ہر بعد دم شک زار میں ہو جائتہ زرد رہی ہو جب تلک معشوق ادر نظر پڑتا نہیں بھر کوئی طالب نہ کوئی از کاب ہو تا جو کاب یہ دو ہی شخص ہے یا ہو کوئی ادر نہیں معلوم تکو اب ہو کیا کیا تھا حق سے عاشق تو جو عید رہتا تھا اسکی سوسلی کھتی ہو پڑا ہوئی تھنی اوس سے شیرینی خند ہوئی اگر نہ عادی اسکی وہ قبول رہیگا کب تلک تا خوش شکر ملاقات اوس ہوتی ہو کد کد نہ تھی عاشق کو جو ہر گز قطع
---	--	--

کھا ابکی بہت روز و نیر آئے	بہت مدت میں پاؤں تشریف لائے	کہو ہر خیریت خوش تو رہو مجھ	یہ سنکر اوستے جھبک کر بندہ کی
کہا شکر خدا الحمد للہ	وہا کرتا ہر بجو یہ ہوا خواہ	ہوا ہون بود بہت کہ تو ہو	رہا خدمت سے خیر و بد تو ہو
بہن از مدت ترا دید اریا یا	خدا نے مجھ کو ترا جلوہ دیکھا یا	کسے تھی یا دین تیر شہ بر تو	ہوا خدمت میں پہراب بہ اندر
جو کچھ واکری زبان سے اریا یا	کسی عاشق نے اپنے جی کی ساری	ہوا عاشق منہ سے سوخت اسی	گیا بھول اوس گڑھی سے بیخ بنی
نہایت ہو گیا شاد و خوشدل	یہ ہوئی دلی مرادیں اسکی حاصل	تسنا اوسکے جی کی سب آئی	مراد اپنی جو چاہی تھا سو بانی
وہ دو لون جب لگو کرے تکلم	تکلف و درمیان ہو گیا کم	او دھر کرتا تھا وہ بندہ نوازی	او دھر ہوتی تھی اسکی سرفرازی
او دھر کرتا تھا وہ لطف و تفقد	او دھر ہوتا تھا یہ تلخ و بخود	او دھر کرتا تھا وہ لطف و محبت	او دھر کرتا تھا یہ محبت و خوش آمد
او دھر کرتا تھا وہ شفقت زبانی	او دھر ہوتا تھا یہ زبان نہانی	او دھر کرتا تھا وہ اک لطف کی بات	او دھر کرتا تھا یہ مان قبلہ جات
او دھر کرتا تھا وہ تعلیم و تکریم	او دھر کرتا تھا یہ آداب و تسلیم	او دھر کرتا تھا وہ دیکھا نوازی	او دھر کرتا تھا یہ کس صاحب ساری
غرض کیا کیسے عالم اوسکھڑی کا	صنم کی مہر و عاشق پروری کا	کلکھن کیا یا روا اسکی ہن آئی	وہی سمجھے ہو جسے آشنا کی
نتھا اوس عہد میں کی اوسکو نانی	یہ کہتا ہو نہیں عاشق کی زانی	لفظ اوسکی دہشتور ہی عجب تھی	جو عزبی جا ہو سو دین سب تھی
صنم تھا خوب نہیں شہرہ آفاق	عیان تھا جبکہ ہر کس کا دل آفاق	بہت شوق دیکھو نور سے تھے	جہا نہیں سیکھو دن جو ہو تھے
منو گاہ پر کوئی محبوب اب	منو کا خلق میں کوئی خوب اب	کوئی ایسا نہ سیمین ساق ہوگا	کسی میں نہ حسن اخلاق ہوگا
خلیق ایسا کوئی جانی منو کا	کوئی یوں خندہ پیشانی منو کا	نہ بڑنی میں کھلی و سکی جہنم	تخل ختم تھا اوس نازنین پر
کبھی عاشق پہ چھٹھلا نہ ہوگا	کبھی ناخوش اوسو یا یا منو کا	وہ اون روز دین میں تھا کو فرما	وہ تھا عقل میں بڑھو نے بالا
سرا پاؤں و افش اور اک تھا وہ	شعور و ہوش میں چالاک تھا وہ	خدا داد سوزی تھی خوب سنیر	بھلے کو پاس ہوتی ہر بھلی چیز
دھجی عاشق سے بانگ بھی پاری	صنم کرتا تھا کیا کیا پاسداری	قد اوسکی کر رہ تھا سب زیورہ	سمجھ کر کہہ اشران زادہ
نکرتا کیوں صنم عاشق کی عزت	کہ وہ خود بھی تو رکھتا تھا شہرت	قدرا شرف کی کرتے وہی ہن	حقیقت میں جو مرد آدمی ہن
وکر نہ لکے ہو میں شہر والے	نہاؤ نے جن کیسے کام ڈالے	مخصوصا شیخ طفلان کا نزار	بھلا یہ بھی کیسے ہوتی ہن یاد
صنم ہو جب میں ہن شاد و ناو	کو صوف اوسکا کیا شہینہ ناو	نہ تھا کوئی واقعہ اوسکے برابر	منو کا شہر میں کوئی اوس سے بہتر
صنم میں جو کہ صوف و خوبصورت	نہیں مخفی کسی پر بیان ہن	نقد عاشق تھا اوشا اوسکا	کسے تھا یک جہاں و شہا اوسکا
مبارک تھا غرض عاشق پہ نہ	کہ تھا وصل صنم سے میرہ اندوز	ہوا افضل خدا جو بہ پیشہ شامل	ہوا یوں بول خاطر خواہ حاصل
وہ وہاں کی تھی مجلس قمار و فزون	وہ مجلس تھی بزم جشن و نور	نہ تھا نور روز وہ تھا عید کا دن	وہ روز عید تھا یادید کا دن
کہا نہ تک کہ جو اوس کی تعریف	صنم کیا کیا کر رہ تھا دلی تالیف	وہ شہر تھا صنم کی پاس بیٹھا	نہٹ بیٹھو وہ سوا سن بیٹھا
نہ تھا وہاں کوئی دشمن و اتفاقی	یہ صحبت مل گئی تھی اتفاقی	وگر نہ اوسکی ادھان لکیر مہی	جو ہم غیر سو خالی نہ رہتی

منو کیون در منم کا کئی گرم بازار	منو کیون در منم کا کئی گرم بازار	منو کیون در منم کا کئی گرم بازار	منو کیون در منم کا کئی گرم بازار
صنم کو با بھل سو تانھا محبوب	صنم کو با بھل سو تانھا محبوب	صنم کو با بھل سو تانھا محبوب	صنم کو با بھل سو تانھا محبوب
حزینا ر سنی بھی باجھل سازنیا	حزینا ر سنی بھی باجھل سازنیا	حزینا ر سنی بھی باجھل سازنیا	حزینا ر سنی بھی باجھل سازنیا
سہنی آئی فانی در سکو ہر تاشا	سہنی آئی فانی در سکو ہر تاشا	سہنی آئی فانی در سکو ہر تاشا	سہنی آئی فانی در سکو ہر تاشا
بیات ر تانھا کا لہوہ دن	بیات ر تانھا کا لہوہ دن	بیات ر تانھا کا لہوہ دن	بیات ر تانھا کا لہوہ دن
راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر	راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر	راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر	راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر
نہ نہ اوٹھن کو جی پر وکی اوٹھا	نہ نہ اوٹھن کو جی پر وکی اوٹھا	نہ نہ اوٹھن کو جی پر وکی اوٹھا	نہ نہ اوٹھن کو جی پر وکی اوٹھا
راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر	راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر	راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر	راہیٹھا صنم کو کہہ دہ برابر
ہزارے تو بہر قصہ ناگہان تھا	ہزارے تو بہر قصہ ناگہان تھا	ہزارے تو بہر قصہ ناگہان تھا	ہزارے تو بہر قصہ ناگہان تھا
کہہ بر لایا دہ تیر دستار امان	کہہ بر لایا دہ تیر دستار امان	کہہ بر لایا دہ تیر دستار امان	کہہ بر لایا دہ تیر دستار امان
مہوہو کامران تہنسا بھی کوئی اور	مہوہو کامران تہنسا بھی کوئی اور	مہوہو کامران تہنسا بھی کوئی اور	مہوہو کامران تہنسا بھی کوئی اور
صنم نے بھیکہ کی یون مہربانی	صنم نے بھیکہ کی یون مہربانی	صنم نے بھیکہ کی یون مہربانی	صنم نے بھیکہ کی یون مہربانی
اوستہ ایاد کریم وقاسے	اوستہ ایاد کریم وقاسے	اوستہ ایاد کریم وقاسے	اوستہ ایاد کریم وقاسے
یہی سوز و سہا بنا طلیقہ	یہی سوز و سہا بنا طلیقہ	یہی سوز و سہا بنا طلیقہ	یہی سوز و سہا بنا طلیقہ
کسی دن اتفاق البائبر کو کاسے	کسی دن اتفاق البائبر کو کاسے	کسی دن اتفاق البائبر کو کاسے	کسی دن اتفاق البائبر کو کاسے
کسین یہ بھی میسر ہوئے کہ	کسین یہ بھی میسر ہوئے کہ	کسین یہ بھی میسر ہوئے کہ	کسین یہ بھی میسر ہوئے کہ
کرکافق تری یہ حل مشکل	کرکافق تری یہ حل مشکل	کرکافق تری یہ حل مشکل	کرکافق تری یہ حل مشکل
یہی تقریر باہم ہو ہو ہو	یہی تقریر باہم ہو ہو ہو	یہی تقریر باہم ہو ہو ہو	یہی تقریر باہم ہو ہو ہو
کہہ ہوا بدستان کا آخری دور	کہہ ہوا بدستان کا آخری دور	کہہ ہوا بدستان کا آخری دور	کہہ ہوا بدستان کا آخری دور
اسی اک جام میں ہوئی فراغت	اسی اک جام میں ہوئی فراغت	اسی اک جام میں ہوئی فراغت	اسی اک جام میں ہوئی فراغت
نظر آیا اوستہ سے مقصود ممکن	نظر آیا اوستہ سے مقصود ممکن	نظر آیا اوستہ سے مقصود ممکن	نظر آیا اوستہ سے مقصود ممکن
کہہ نزدیکیا پڑھلایا بدستور	کہہ نزدیکیا پڑھلایا بدستور	کہہ نزدیکیا پڑھلایا بدستور	کہہ نزدیکیا پڑھلایا بدستور
کمر بن ہن یار کی جیسے قرانت	کمر بن ہن یار کی جیسے قرانت	کمر بن ہن یار کی جیسے قرانت	کمر بن ہن یار کی جیسے قرانت
کبھی بہت کبھی کر تانہنسم	کبھی بہت کبھی کر تانہنسم	کبھی بہت کبھی کر تانہنسم	کبھی بہت کبھی کر تانہنسم
ہوا عاشق بھی کچھ کسنا آخر	ہوا عاشق بھی کچھ کسنا آخر	ہوا عاشق بھی کچھ کسنا آخر	ہوا عاشق بھی کچھ کسنا آخر
عزیز ار د کا تھا دہی گزرگا	عزیز ار د کا تھا دہی گزرگا	عزیز ار د کا تھا دہی گزرگا	عزیز ار د کا تھا دہی گزرگا
نظر بار و کی تھی اہل بدستور	نظر بار و کی تھی اہل بدستور	نظر بار و کی تھی اہل بدستور	نظر بار و کی تھی اہل بدستور
خرید اوستہ کوہ کر تانہنسم	خرید اوستہ کوہ کر تانہنسم	خرید اوستہ کوہ کر تانہنسم	خرید اوستہ کوہ کر تانہنسم
اسی پر دہ میں کر تانہنسم	اسی پر دہ میں کر تانہنسم	اسی پر دہ میں کر تانہنسم	اسی پر دہ میں کر تانہنسم
ہر دہ تھی تھی تھی تھی تھی	ہر دہ تھی تھی تھی تھی تھی	ہر دہ تھی تھی تھی تھی تھی	ہر دہ تھی تھی تھی تھی تھی
راہا اوستہ تھی تھی تھی تھی	راہا اوستہ تھی تھی تھی تھی	راہا اوستہ تھی تھی تھی تھی	راہا اوستہ تھی تھی تھی تھی
اوستہ تھی تھی تھی تھی تھی	اوستہ تھی تھی تھی تھی تھی	اوستہ تھی تھی تھی تھی تھی	اوستہ تھی تھی تھی تھی تھی
سبب تھی تھی تھی تھی تھی	سبب تھی تھی تھی تھی تھی	سبب تھی تھی تھی تھی تھی	سبب تھی تھی تھی تھی تھی
کیا فوراً ادا دہ گانہ شکر	کیا فوراً ادا دہ گانہ شکر	کیا فوراً ادا دہ گانہ شکر	کیا فوراً ادا دہ گانہ شکر
نین باقی رہا اوستہ کی مطلب	نین باقی رہا اوستہ کی مطلب	نین باقی رہا اوستہ کی مطلب	نین باقی رہا اوستہ کی مطلب
ترا مطلب تھی تھی تھی تھی	ترا مطلب تھی تھی تھی تھی	ترا مطلب تھی تھی تھی تھی	ترا مطلب تھی تھی تھی تھی
سبب عاشق تھی تھی تھی تھی	سبب عاشق تھی تھی تھی تھی	سبب عاشق تھی تھی تھی تھی	سبب عاشق تھی تھی تھی تھی
خدا کا شکر تھی تھی تھی تھی	خدا کا شکر تھی تھی تھی تھی	خدا کا شکر تھی تھی تھی تھی	خدا کا شکر تھی تھی تھی تھی
مین حاضر ہوں تھی تھی تھی	مین حاضر ہوں تھی تھی تھی	مین حاضر ہوں تھی تھی تھی	مین حاضر ہوں تھی تھی تھی
نہیں تھی تھی تھی تھی تھی	نہیں تھی تھی تھی تھی تھی	نہیں تھی تھی تھی تھی تھی	نہیں تھی تھی تھی تھی تھی
خدا کا فضل تھی تھی تھی تھی	خدا کا فضل تھی تھی تھی تھی	خدا کا فضل تھی تھی تھی تھی	خدا کا فضل تھی تھی تھی تھی
بار و دیگر رفتن عاشق نر و صنم دھربان	بار و دیگر رفتن عاشق نر و صنم دھربان	بار و دیگر رفتن عاشق نر و صنم دھربان	بار و دیگر رفتن عاشق نر و صنم دھربان
یا رفتن و عرص حال خود کردن و چند	یا رفتن و عرص حال خود کردن و چند	یا رفتن و عرص حال خود کردن و چند	یا رفتن و عرص حال خود کردن و چند
ابیات خواندن روبرو صنم و از مدعا	ابیات خواندن روبرو صنم و از مدعا	ابیات خواندن روبرو صنم و از مدعا	ابیات خواندن روبرو صنم و از مدعا
خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن	خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن	خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن	خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن
کیا بیٹھ کے عاشق یار کو کہا	کیا بیٹھ کے عاشق یار کو کہا	کیا بیٹھ کے عاشق یار کو کہا	کیا بیٹھ کے عاشق یار کو کہا
خبر میں کھیت اوستہ کی کیا ہم	خبر میں کھیت اوستہ کی کیا ہم	خبر میں کھیت اوستہ کی کیا ہم	خبر میں کھیت اوستہ کی کیا ہم
کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا	کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا	کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا	کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا
کلف بر طرف خوف و ہوس	کلف بر طرف خوف و ہوس	کلف بر طرف خوف و ہوس	کلف بر طرف خوف و ہوس
جو کچھ گفت و شنید اوستہ کی تھی ہم	جو کچھ گفت و شنید اوستہ کی تھی ہم	جو کچھ گفت و شنید اوستہ کی تھی ہم	جو کچھ گفت و شنید اوستہ کی تھی ہم
نہ کچھ شکوہ نہ کچھ رن گلہ تھا	نہ کچھ شکوہ نہ کچھ رن گلہ تھا	نہ کچھ شکوہ نہ کچھ رن گلہ تھا	نہ کچھ شکوہ نہ کچھ رن گلہ تھا

یہ ادس کے ہیں بھر قوت آیا پر معشوم پر جان کرنا بھلا بھلا پنویں پوچھتے رہنے کا سبب تہ ما ادس کہ ہر کیا معشوم غم معشوم ہر سببی عاشق کو بیا کما دے ایک شعرین جھکے ہیں صنم نے تہ سبھی کس کس کا وہ شعرین تھیں نہ مطلع ہو یہ اور الفاہی ہوتا تھا نہیں فقط عاشقان ہی کہنے ہیں آ کسین تار کی ہر ایک کھیت کسی معشوم نہیں ممکن رہتو کہ عاشق کو آتش آہنا عزیز عاشق کو حالت بدی کی بہن بڑی ہو جھکاکل کھڑا کھل مقصود میں تری رہا ہوں نہ یہ میں نے بار بار ہر آریا جو غلط خواب میں ہونا ہو گیا وہ خوابوں سے اگر شہمہ بیان کیسکو عشق میں سے کھڑے ہے معشوم یہ اقمہ کچھ عجیب ہے کیا آری لے سکر صنم نے ترا سب قیل ہر شایاں تصویر صنم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو اس عشق و دلستان سے	کہ کہیے یا رہی کچھ قصہ اپنا کہ کچھ تو کہیے اسدم راز اپنا بچھڑو تو مجھے اس قسم کو اب مجھے یہ معشوم ہر سبب دروغ و ہوا او سپر نراق شعرا ثبات سناؤں آپ کو کرسو دے شاد کہ اسکو تو حسب الحالی آیا بہر حال اسکو دیکھنے کا مقصد دیکھ اسکو ہوا سو وقت علوم کہ معشوم تو کون بھی ہو نہ بہت محبت ہوتی ہر دونوں طرف کہ عاشق سے معشوم کو کھولت یہی تھا فی الحقیقت زعم اپنا میا کی یا پر سب پر غمی کی جدا آنکھوں سے لڑتو جو اک پل ہین ہوتا ہی تو ہرگز نہ امت جو شب بٹنے کا تیرو حیاں آیا ہین ہوتا ہی بیدار ہیں اکدم سخن بوجھ و دلی داستان مجھے تو رات دن سوچتے ہے کہ تیرو دل باطن کا سبب ہے کہا ابو جھار احوال ہینے محبت کا ہر وہ رواد تحقیق ہوئی عاشق کو تازہ زندگانی کھلکھل او کھل گیا ہر درمیان	بھلا کچھ تو صنم سے کہیے احوال یکایک سنہ اس کو جزو خود یاد کہ عاشق کو سبب دس کہ کما کہ ایک میں فی صبر کی ہے ہوا عامانہ ہو کہ میں نے نہ بھلا پر معشوم یہ یہ شو جیسا آیا صنم کو کانچہ یا لڑی ہو زیادہ اون یا اپنا ہر کوئی چاہ اسی ہر جہ میں انور رفتہ رفتہ مجھے تھے نہ نفسا منظور او دھرم ہو ہو سیکھنا بندہ خیرت ہو نہ نہ خالی کوئی یا پھر اس معشوم کا اک مطلع سنایا کہا یا شک نہ ہو گنا تیری ترا ہی دھیان رہتا ہو حسب مری آنکھوں میں تو ایسا بسا ہو تو خواب میں سلج مشور کہوں کہ وہ اپنا عالم خواب گذر نہ دیکھتے تھے یہ بھلی رات مجھے ہر خواب بیداری ہی ہو تیر صنم سے ریلجھ کو اس قدر ہے محبت پنا مجھے ہم جانتے تھے ہو اب سہر عاشق معشوم کہ ہو میں ہر چہ نہان تر بلین صنم نے بھی حجاب سے کیا	جو گدرا غم میں لے سکے جو کوسل کا سر کس پر فتنے آشکار یہ شعرین ہیں کس کس کما مجھے کتنے اس سے ران لگی ہے کہ جو شعر سخن و زور کو شوق وہ شعر و جہ میں تھا مطلب آیا وہ معشوم او سپر نراق لڑی ہو ہوا خود نہ دیکھتے شمع آگاہ کہ عاشق کو آریا و یہ رفتہ صنم ہوا لاشل ہر یہ تو مشور او دھرم ہو ہو آریا نہ امین کوئی کرتا ہر اخلا کوئی لڑا او سو بھی وہ سمجھ کر سکرایا یہ نوبت عشق میں ہو کچھ بیری رہی ہو دیکھتے تیر غم و سوز بہنہ ساسے گویا کھڑا ہے کوئی ہو جیسے بیداری میں ہو جو بیان سے جسکے دل ہوتا ہو جیاب کہ تجھے خواب میں ہو ملاقات صنم کا وصل ہوتا ہے میسر او سو پر واقعہ یوں ہی مشور محبت کو تری ہم جانتے تھے ہوئی تبار و سبک معین جاگہ لگے آپس میں کرنے اختلافین لگے ہر دو سخن یا رسی کے باہم
--	---	--	---

کہیں کیا اس کے طبع عاشق کی حالت نہیں کوئی آرزو اب بیکو بانی خدا کا فضل ہے جو جھپٹا لے کہوں احوال اس کا اب کہنا تک سہیں کچھ دوستی کی مدد نہایت دو جہانک شرمین بہا تھا یاد محبت کی محبت کچھ خاصیت تھی کسی جو تھی حکایت ہجو و غم کی چھپا تو ہیں بیان سلیس و اسرار لکھے پھر کیا کہنی یا لکھی حکایت سطح اس طرح ہر اک کا یار ب	لگا تھا ہاتھ اس کے گنج لب و لبت زیادہ واس سے کیا ہو کی ترقی ہو ہی نہیں سب کا مقصود حاصل کہا کہنے کے لایق تھا جہا تک ارسی کیا کیسے جو ہو نہ نہایت سہیشہ دیکھ آتا تھا معشوق کو کہ ہر محبت میں غنا نہ کیفیت تھی صنم کو جو رو پیدا دوست کی کسی کچھ نہیں کہیں لڑائی نہ ہو تھی ہر قسم کی راسخ ہر اک طالب اس کا ہوا جس کا مطلب	وہ کہتا تھا مجھے آج کا دن جہان بین جو پہلو عشاق جو گھر ہی دریا جہانک و فارغ لبالب پھر اس کے آگے شرم و دوستی ہے یہی اس کی حقیقت میں عنایت بلاناغہ وہاں جاتا تھا ہر روز نکھون احوال ہر روز کیونکر وصال قرب میں ہوں کہ خود آج جو قرب میل میں تھا حال عاشق نہ کیا پھر کسی دن اس کو خوش اکیں جو راجی یوں ہی مقصد	بالشبہ ہر معراج کا دن کئے بالئے سبھی انہیں مقصود وہاں بیٹھا ہر خوشنود تھی نزد و ہجو و رنج عاشقی ہر ترقی و دوستی کی دن برتن تھی وہ اکبار و سب مل آتا تھا ہر کہ ہو تو ہیں سید فرشتے و فقر کہ خود بیان دم خود ہو بہن مقرب کسی سے وہ نہیں کہتا تھا شمن بہر ہو تھی یا را و اس کی کیا خوش جیسے میں جا ہوں باؤں ہر اک
--	---	---	--

راہ یافتن عاشق در عشق صنم از صورت بمعنی و گردیدن مجاز آئینہ
صورت و بیان کردن کلمات توحید و دید و شہود و اسرار حقیقت و معرفت

تو جھپٹا لے کر اب تجھے ساتی کری جو چسپ حق فضل و حق کہا عاشق نے اکرن پز و لیں ہوا تب دل پہ عاشق کر یہ الفا ہوا عاشق بہت یہ بھید فہر حقیقت ہر معنی کی شکل عالی یہ شکلیں او کی جزو ہر معنی کہ اس کے عشق میں نہ علم آیا کری ہر عشق میں جو پاکبازی کھلی او ہر حقیقت یہ کہ ہی وہی ہر حسن پر لیلی کو مقصود	کہ دیو کی جھکوا حاش عشق باقی صلابت میں اس کی ہر دست چھپا کر کون کل اے گل میں مقید ہیں سب مطلق جلوہ فرما کہ شکلیں ہیں سب حق کی اظہار یہ شکلیں ہیں سب ہی خدائی کہ بانی کی سوا معنی نہیں یہ فیض اس کی ہر دینے پایا حقیقی ہو وہی عاشق مجازی صنم ہے ہر نظر حسن انہی اوس کی عشق میں کچھ نہیں	یلا دیو سے صاف طور کری ہر سنائی جسکی منظور یہ شکل خوب ہر کسے بنائی یہ صورت میں حقیقت جلوہ فرما حقیقت گرچہ صورت میں نہان حقیقت میں یہ معنی ہیں کھلا عاشق یہ جب یہ ہر کھنڈ نرم و مل بھی کیوں عشق صورت سنایت عشق کی کچھ نہایت وہی ہر صورتوں میں کچھ ہو وہی کہتا تھا شیریں پہو ہر	کہ دیکھوں ہر جگہ اس کا طور اوس کی نزدیک کر دی ہر دور کری ہر کون اس میں لڑائی اوس کا حسن سب پیش نظر آو ولیکن فی الحقیقت خود بیان سوا باقی کو دیکھو میں ہی کیا صنم کا وہ ہوا ظاہر میں معنوں مجاز کیا ہر قطرہ حقیقت اوس تب حق و انہی معرفت دیکھا وہی ہر جگہ پنہان و پیدا وہی تھا صورت ہر دور و زمان
---	--	---	--

صنم کی شکل میں وہی خان بہار زی ہر رنگتہ بونہو لال و گلاب وہی کرتا ہر جزو و وہی ہندی فقط تنزیہ کر وصف خدا ہے سوا او سکے نہ کوئی عاشق پر شوق ہوا اس سے تو ثابت خواہ مانو یا	وہی عاشق کی پر دین عیان وہی ہے جسے ہر شوق و میل وہی سوسن ہے کافر و ہندی تو پہ تشبیہ میں کیا دوسرا ہے وہی خالق وہی ہے آپ مخلوق خیر کوئی غیر حق و اللہ باللہ	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل و بار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و دیگر	اور سبکی رنگ سو رنگین ہر گلشن اور سبکا عشق ہر لیلین بھر برہی بھی اس سے کر کیسے تو جنت اور سے تشبیہ میں کسی ستر تنزیہ ازل سے لایا ایک ہر سی بات ہزاروں اس میں نکات ہیں وارسلر
اسی پندار کا ہر نام مسلم اسی باعث سی ہر باہم تفاوت اور ہر دعویٰ اور ہر موسیٰ بنایا حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا حقیقت میں بڑی کوئی نہیں وہی کیسا نہیں ہے کوئی مظهر جو ہمیت خدا (و سکون ہی ہے)	اسی سے ہر تمیز جن و آدم گیا کعبہ گجا ہے خانہ مسجد پہر ان دونوں کو آپ میں لایا ہر اک تھامتہ میں پر نور جا کہ سب کچھ کو با تھو نسوئی ہے کہ دیکھو ایک سی ہر ایک بہتر کیسے رہے نہیں دیکھی سنی ہو	اسی پر شمع کو میں کل جا رہی غرض اس میں جن کی عجایب اور دھڑکا را دھڑکا ہر چہرہ بٹا ہر ایک بدر ایک ہر ایک کہیں لچھا پاتا ہر سی چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی الشا عکوانو	اسی پر شمع کو میں کل جا رہی غرض اس میں جن کی عجایب اور دھڑکا را دھڑکا ہر چہرہ بٹا ہر ایک بدر ایک ہر ایک کہیں لچھا پاتا ہر سی چیز خدا کا مظهر جامع ہر انسان خدا کی ذات ہی الشا عکوانو
ہزاروں اسکی ہر شان و مقامین کیا ہو تو فی ساقی میسر عیان کرتا ہر وہ اسرار پنهان ہوا اک وزمین عاشق کو سائل جو تم فرمائی ہو سو سب کا ہو	بہم ایسی نون سی جیسے راقین عیان یہ راز ادہر سر سر ہو محبت کا اوسے ہر سر انجام کہ ہر مظهر مخصوص و عالی اوسیکو ہر حال اپنا لکھاتا نہ مجنون سے نہ میں لیلیٰ سے ظاہر وہی جان جو عاشق ہو جانین	پر سیدن حقیقت حسن و عشق از عاشق کہ چہیتند این ہر دو در حقیقت و جواب عاشق و تسل شدن سائل از تقریر عاشق بر کیفیت	پر سیدن حقیقت حسن و عشق از عاشق کہ چہیتند این ہر دو در حقیقت و جواب عاشق و تسل شدن سائل از تقریر عاشق بر کیفیت
کہا یہ وہو فی جن کی صفات جسے کچھ گفت کتنا سے غیر ہو اوسے جاہت کا یا و عشق ہو سنیر انسان ان دونوں علی وہی سبب ہر پنا د کھاتا ہر جن و زن عالم معنی سر فہر یہ کیفیت نہیں آتی بیان میں	بہم ایسی نون سی جیسے راقین عیان یہ راز ادہر سر سر ہو محبت کا اوسے ہر سر انجام کہ ہر مظهر مخصوص و عالی اوسیکو ہر حال اپنا لکھاتا نہ مجنون سے نہ میں لیلیٰ سے ظاہر وہی جان جو عاشق ہو جانین	ازل سے تا ابد رو کا ہر ساتھ لہو دانی خدا فی آب جاہی صنم و سبکی نالیش کا ہر مظهر جہیل و سکا سنا ہر نام ہنہ سچتہ میں اس جو ز و فو توئی ہوئی سطح سے یہ مجکرات نہیں ہوتا ہر عالم انوکھا سوسنا	ازل سے تا ابد رو کا ہر ساتھ لہو دانی خدا فی آب جاہی صنم و سبکی نالیش کا ہر مظهر جہیل و سکا سنا ہر نام ہنہ سچتہ میں اس جو ز و فو توئی ہوئی سطح سے یہ مجکرات نہیں ہوتا ہر عالم انوکھا سوسنا

ہیں یاد کو عاشق و معشوق مغل	بہترین زوہنیں کیو بسطے گل	عیان ہوا سپر ہوا پاک طینت	کہ ہر صورت میں تجوی کی لذت
کما تہیں آست صدقہ	سمجھتے تھے ہر محکوم تر اکمنہ	یہی ہوا قیصل حقیقت	یہ علم آیا ہے تیری بدست
وہ اک اور بھی صدقہ ہے	کہ او سکے رخ کی قدرت کچھ ہے	کما عاشق زوہن کی ہر ارشاد	عوض کی ہر اموں منت و ارستا
نہ حسن اوروں میں کیا ہے	نہ سائیں کیوں ہیں زوہن ہوا	نہیں حسن کی کچھ تھو دوق	کہ ہر اموں پرستی کا بہت شوق
سمجھاری جانیں کس کو ترجیح	بیان دسکا کر تہہ ہر تھو	کیا عاشق زوہن تھو جسے یہ ار	نہیں مران کا تھو تھو یاد
شب بویا میں جب عرش اوپر	کے رفرف پر اکب سپر	نہ انی زوہن او تھو ہوا	جمال با کمال اپنا دکھایا
نہی پر کی جوت زانی اظہار	ہوا اموں کی صورت بڑو ہوا	ستجلی جہت کی شکل اموں	ہو شک میں کر کا زوہن ہوا
سہوئی تھو اسکے انور دل پارہ	کہ ہر تھو جوت حسن لارا ہوا	نہیں اموں کو کی شکل بہتر	کہ ہن اس بات کو شاہد میر
وگرنہ اوس کچھ مشکل سنا کی	پیمبر کو نظر آتی سند کی	مری اموں پرستی پر ہوا ہوا	خدا کیا سست کچھ شک نیچو
ازل میں ہوا اموں کی کچھ جاہ	میں اموں دست ہوا اللہ	خدا کی چاہی جہاں کی صورت	سنا کی چاہ ہو گیا ضرورت
ہوا اموں کی صورت حق بکارتا	صنم کی شکل پر بندہ نہرتا	صنم کو کس طرح سے کہے کا	ہوا اموں کی جوت عاشق کا آخر
صنم کو عشق میں ایسا کیا کیا	سہوئی میں مکتب جوت کی سہو	نہا کیوں نہ دوں کو کویں	صفت اس کی سنی نہ ہر تفصیل
کردن تو تھو اوس کی زیادہ کیا	نہ ہر تھو کی وہاں ہر تھو	سمجھنے کا نہیں کوئی کس کس	یہی بہتر تر اب بچکر ہے

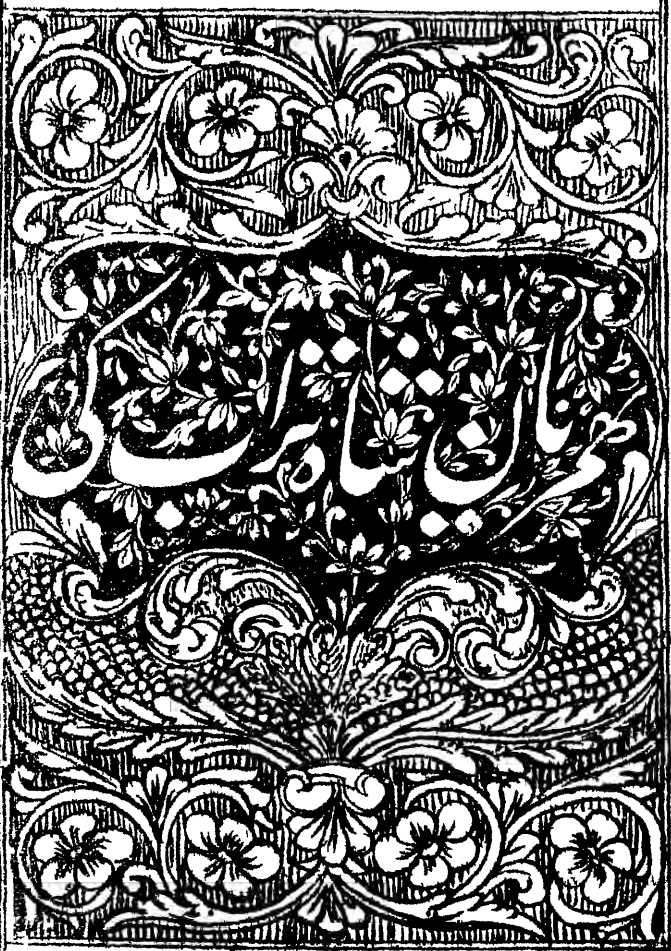
در بیان خاتمہ کتاب عذر خود از شاعران و استدعای اصلاح از ایشان و مساجات کردن از حق و سبب تصنیف شعوی و بیان تاریخ ماے اتمام آن

یہی ہر سابقا تھو تو	نہ لائے بارہ ضلع گر اوطا	عبث کہتا ہر تو اب ہر تھو	بیان بھی تو سخن کا خاتمہ ہے
مجھے اب شاعر و منمن ہوا	یہی ہر عرض میری کہ دم کا	کیا ہر منمن یہ قصہ جو مستلوم	اگر نقصان ہو کچھ اوس میں
کرن اصلاح اوس کی تکلف	سمجھکر منصفی سوز تو تھو	نہ کمین جاہر و نکتہ گیری	یہی ہر التجا شاعر سے میری
مجھے دعوی نہیں ہر شاعری کا	نہین غرہ مجھے دانشوری کا	مرکب ہر خطا سخاوت انسان	تجربہ کیا ہوا اس سہو نقصان
خطا سہو مجھ کو بھی معذور رکھو	نظر اصلاح کی منظور رکھو	نہ تھا کچھ شعوی پر دھیا اپنا	کبھی یہ معرہ تھا سیلان اپنا
برس ترا یکلاس عرصہ کو آگے	کیا تھا شعوی کا مقصد یہی	شرع قصہ سابق جو کیا تھا	کسین دو اک درق لکھا تھا
سہین ملتی تھی آگے تھی موت	کیجے اس کہانی کی کتابت	وہ رہتا تھا یہ مرکز خاطر	کہ اس آغاز کو کرنا ہر آخر
سیران روز و رات اس کا بڑا	یہی جوت خیال آیا کمر	کہ آخر ان دنوں میں ہر تھو	نہیں ہر کو کسی سہو کچھ سہو کا
بیان کس کروں وہ حال دلش	نہ درویش ہر جہاں درویش	نہو جہاں دنوں کا بے دانہ ہوا	ہر جوت علم ہوا و فکر و کا انہو

کبھی لہو بہن چلی تو تیریش نقذ اب شمع کی فکر کیجیے موا آخر یہ حقہ کا سر نجا الہی جہ طبع تیر و کرم سے راویں ہوں ہی ملیں یہ حال رہو عاشق صنف کو ساتھ خدا سخن کو میر و کردیا میں سر کر داس شمع کی جو کوئی سیر	برہم پر درویش فکر و پخت انکار اور سب بھلا دینے مناجات فرغت پانی شمع اس قوس مری خاطر سے ہو نشانی نائل اور سن و سمن بلو نکھار دینا قیامت تک ہر میر استیج سز دعا دیو میجھے ہو عاقبت خیر	لہذا انکار اب یہ فکر صبیح کیا اللہ ہے میر سے بے معول مناجات مجھے دو منہ میں فوج ہا کس تو میر کو دست ہوں کہ انکار دینا کیسیک و ہنوت عالم میں تلخ میرا اس شمع کی ذوق یاوس بہا نین عمر کی کیا یا نیری	یہ دلکین تو یہ میر جو ہر سوا دل شمع کی طرف متوکل خدا کے فضل سے یہو نجا نام ملے دولت میں کی بھی نام بودن میں نہ کرکھ او کی بنیاد غنی کرو سوا نہیں ہر جنہ جو دیکھ اوسکو خوش ہو خدا سخن ہر شاعر دلی یاد کاری
سوزنی تاریخ اسکی دیکھو در خواست کہ کیسے فی الیہ یہ دیکھو در خواست کہ تاریخ اسکی کیسے کیا کار بھلی بھلاستان ہر تازہ وارد	سوزنی تاریخ اسکی دیکھو در خواست کہ کیسے فی الیہ یہ دیکھو در خواست کہ تاریخ اسکی کیسے کیا کار بھلی بھلاستان ہر تازہ وارد	سوزنی تاریخ اسکی دیکھو در خواست کہ کیسے فی الیہ یہ دیکھو در خواست کہ تاریخ اسکی کیسے کیا کار بھلی بھلاستان ہر تازہ وارد	بجا ہر داستان عاشق صنف کی کہا اوسنے کہ کیا شکل ہر کس ہے جکا قتیہ و ہر امارد



صفت ابرار و کمالات و فضائل از زمان
بیرون پیشه مکینان و دین و مینان



پایان و نشانی و کشف و ابرار و کمالات
پایان و نشانی و کشف و ابرار و کمالات

کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آگے آگے آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے	آگے آگے آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے کوئی نہ آگے آگے
--	--

آگے آگے آگے آگے
 آگے آگے آگے آگے

کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن

کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن
 کجی نہ ہواری دھوم پیچڑن

بہنیاں پکڑ جھبٹ پھین لے کا مَر
گس موہن گا بس مین کیے تین

بورو سے رنگ کن پاک بیچھوری
ہاتھ کٹ ہے راو ہاگوری

مان تراب کا کہنا تنہا
مان نگر بھگوان کیشوری

چو غمِ بخت کے ڈھیلے لبِ لنگر و
 ما تو رہے بھاگ مان اگ لگاؤں
 یاد کر اپنی رادِ حاجی کو
 تو رہی پریش کا کوں بھروسا
 کاسیکو مومکارنگ کاں بُورے
 پینڈ پڑو ہے نالک مُورے
 بھول گئی جو من سے تو رہے
 ایک سو تو رہے ایک سو چورے

چیت کی ریت تراب سو سیکھے
جیت مَرے ہر کہیوں نچوڑے

اَوْنَدَلالِ گَنُوڑ پَرچ رَاو
اپنی سکھی کو چاہ سو کہہ لے
تو نہ رنگ مان ہر کا ہو کو
انک نہارت تاک کے مارنت
تین پرج رنج ترے سب یر جا
مہوری مان ایسی ضد صوم مچاؤ
اور کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سمجھکے عجب رنگاؤ
یہ تو برا ہے توڑ سجاؤ
کا ہو تین ناتھے سب دواؤ

[illegible][illegible]

اشاه تراب

ایں قول کی کیا سزا عتہ ہے؟

ہم نے اس کو اپنے لئے لیا ہے

۱۰۲

یہی ہون تراب کو کدوا کا سہ
 بھلائی کو کدوا کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ

موری تو آنکھ تراب سون الکی کیسے کروں چٹ چوری رے کو گو	
ہون تو دین کی موری اور نہت ہن سالوری کوری سب سنہ کی چوری اذ ہے اب چور موری	مان مان بھو کا چھٹ گھٹیا پنج مانا کا کہ ہم ہن لبست ہن کھسی ہون آبی مندر سو اپنے پسک نہ لال گال لبست پر
رنگ سو جو دوسرے نہ موری چوریا کھینک تراب ہی سنگ موری	
چنک پری پھر سونی نہ جاگی یہ سپنا کیسے کا کے آگی جاگون اکیلی نہیں تو ابھاگی جو ہن اپنے پیار رنگ پاگی	سینے مان آنکھ پیاسنگ لاگی پیو چٹ کو دینین ہے اپنا چاک ناسوین پامل سب ری رنگ رنگ کی دے ساری پھرن
ہون تو نہت ہیرا گ میں مشدین جب سے تراب بکھے ہیرا گ	
چھٹ سو موری ہے بلانے	چاک چھٹون اکیلی پیاسنگ

یہی ہون تراب کو کدوا کا سہ
 بھلائی کو کدوا کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ

یہی ہون تراب کو کدوا کا سہ
 بھلائی کو کدوا کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ

یہی ہون تراب کو کدوا کا سہ
 بھلائی کو کدوا کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ
 اور انکے سب دینوں کا سہ

پہلا چہرہ ہے جس کا ہر
 گہرے کھنکھاتے ہیں
 چہرہ پہنچا کر دیکھو
 کہ کون کی کون کی ہوتا ہے

دیکھو
 پہلا چہرہ ہے جس کا ہر
 گہرے کھنکھاتے ہیں
 چہرہ پہنچا کر دیکھو
 کہ کون کی کون کی ہوتا ہے

اوپر کی پرکھ کا دیکھو نہ دیکھو
 اچھوٹے ہیں اچھوٹے ہیں

گیان میں تیرا بے سوا
 ہر بار میں رام رہو گریبان

کیسے نہ مورا جو گھبراہٹ
 رو رو کر کاٹتے ہیں لہجہ

تو رہت پیالہ لکھ مان
 چاہتے تیرا بے سوا

بڑھ کر ماری میں تو دیکھو
 نیکہ کا رکھ پیا چھین باڑھت
 سوئے بیت مان روئے کٹت
 کھوئے لکھن وہ کا ہو سستنگھ
 کون بٹھن جھبال ہو نکھون
 اس کے دیکھو نامک نیت کر ہی
 سکھ نہیں پاوت ایکو گھڑی
 سو پر بیت یہ کیسی پڑی
 پڑ گئی مورے گے پھنری
 بال بال ہوں بندھی سگری

کاظم چاہیں تو بیت نہا ہین
 تھہرے تیرا بے سوا

بھری سجا میں وہ اکیت نہا ہین
 اچھوٹے ہیں اچھوٹے ہیں

دیکھو
 پہلا چہرہ ہے جس کا ہر
 گہرے کھنکھاتے ہیں
 چہرہ پہنچا کر دیکھو
 کہ کون کی کون کی ہوتا ہے

دیکھو
 پہلا چہرہ ہے جس کا ہر
 گہرے کھنکھاتے ہیں
 چہرہ پہنچا کر دیکھو
 کہ کون کی کون کی ہوتا ہے

دیکھو
 پہلا چہرہ ہے جس کا ہر
 گہرے کھنکھاتے ہیں
 چہرہ پہنچا کر دیکھو
 کہ کون کی کون کی ہوتا ہے

دیکھو
 پہلا چہرہ ہے جس کا ہر
 گہرے کھنکھاتے ہیں
 چہرہ پہنچا کر دیکھو
 کہ کون کی کون کی ہوتا ہے

۴
انسان ترا بپروان تو زی میمان
کلام نو که موری سخی

کے چنانچہ ہونے لگے۔

بار بار بندہ کوں چھوڑا
کوٹھارے کوں چھوڑا
من اولیٰ کا
بار بار بندہ کوں چھوڑا
کوٹھارے کوں چھوڑا
من اولیٰ کا
بار بار بندہ کوں چھوڑا
کوٹھارے کوں چھوڑا
من اولیٰ کا

باب از شاه شایسته

و کله
هېڅي گت موهه اسنږ پي
اسي لاله جبري
په کورنۍ کې
باډونو ته پورې
نښه نه شي
کله چې
کله چې
کله چې

<p>من چکا تو کٹھنوتی مین گنگا آگ لگے بچھڑن کر تن مان چو زرمو ہے کی بات کون کا</p>	<p>ہے یہ کہادت جگمیں کبھی گمبوں کنگا تھوں ناہیں پچھتانی نہ لگاے بہت سیھستانی</p>
---	--

و انورست ہر تراب کو سنگ مان
جا کی لیے ہوں مستنیں مانی

یہ پیر سنگ میں ہے کجی قبر میں نہیں آجی
جو بھو رہو تی پیاسدھا رو بھیکو گر خواہاں دلو

ترا بے غری تھانہ چھوڑ دینا ہوسا کوٹا بھاگی
میں آج کیسے ٹھون سکل ہو تو چھینک پیاسو لاگی

<p> کاسو کمون دکھ اپنو دئی ایک نجر دکھاسے موہے مارا ایسے نطر سو کام پڑو ہے پیت لگاتکے واسو جگ ما ور دہنیں کا ہو کی جن کا پیر پرانی جو جانت ناہیں وہ نرموہی کہا نہیں مانست </p>	<p> پیت نئی کی ریت کا ہو بقیں پھر سدھ نہ کئی آنکھ لگاسے مین جی سو گئی نا حک مین بد نام بھی دسے گئے شوکا پیر د ہی کیون دئی اونکی پسیر دئی موہ مسیا کا پکو سکنی </p>
--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جب سے تراب پیا کو دیکھوں | تنکہ نہیں مور سے منسک چھینو

کون کسے رسیا سر جا سے

گل نہیں من کو بلی نہیں تشکو | جب سے گئے تم آنکھ لگا سے
کیسے تراب پیا کو بھوٹوں | وہ تو گیکو مور سے پیہ میں سما

کچھ موہی سو کجات نند تو را برنا

سو تن کے شک کھیل گواوت | ابھی طرح دن رات نند تو را برنا
سوئی تراب سوہن ہنس کوکٹ | سو سے نہیں شکات نند تو را برنا

آنکھ نکلے کچھ مو سے سنیاں

آئے ابریز بدھا سے پیہر سے | رہ گئی من کی من مان گوستان
ہے تور سے ہاتھ درشن کاظم کا | لاگوں تراب میں تو رمی پنیان

ارمی موکا دکا مودی سنیاں کانگرا

کا مینگو بھولی بھگتی پھر دن نہیں | سیدھا او دھر کا تباری ڈگرا
مان مان تراب میں چیری ہون تیری | وارونگی تہہ برتن من سگرا

ولہ

کاٹھ کنور کے کارن رادھا | تن سے بھٹی پیری دبری

چیلے جی بکری مور کی گیس پنیان
رکیت جی ران پنیان
چیلے جی پنیان داس کے پنیان

لکھیاں شاہ تراب

دانت نند دہ کا ہوسکے کھانا
جب سو کو مور کی پیہ کی پنیان
پیت کرتی تراب ہی سنگ
کی پیہ کو پیت کرت ہے گوستان

باٹھنگے کی لاج دہسے کو
لاگوں میں ایہ نکرو کی پنیان
جس سو دیہی کو پنیان
پنیان پنیان پنیان

پنیان پنیان پنیان
پنیان پنیان پنیان
پنیان پنیان پنیان
پنیان پنیان پنیان

در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان

مور اسندروا رطون سونا بھول گئی کس سرت اودھر کی بات چکن چھوڑو جبرہ سہکا نم ٹھٹ کاظم کا گوچکا و ن دیکھ کی پھہا رپرٹ ہے دیکھ دیکھ تو اسے اٹریا بھری کا ہے نہایت کھریا ہسری چھینکے بین بھری ڈگر ہری کون سے یہ گھریا ہری بھیجے پیادے چوڑیا ہری	یا ہی عراج ہے تراب کی حیرت پار لگاؤ نوریا تمہری
--	--

کیسے مین لاگون پیا کے گردا کہہ بختن سوکھہ منشتین سو بھری نندیا رہے لیں جہالت پین سو سوئی تراب پیاسنگ چھینکے جھجھ جات گے کا بروا اسے جو مور سے مندروا پیروا سوے نیایون مین ایکو پروا موند کے اپنے دودو روا	یا ہی عراج ہے تراب کی حیرت پار لگاؤ نوریا تمہری
--	--

واسکے تو منکو منین غم منکو شکھی رہے اس موراجیروا موروز لگین گونیان کہوا رنگ کاہر بہہ شہر پر زخوبان نم و نیال ماہے تین تراب کی ہون پاری مو ابی ہی کاچا کچہ گنم کہ شہر بد بین نکند کیں نگاہے	یا ہی عراج ہے تراب کی حیرت پار لگاؤ نوریا تمہری
---	--

در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان

در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان
 که در این دیوانه و بی عقلان

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

تیرا کیا رنگ ہے تیرا بے تراب کے آگے	تیرا کیا رنگ ہے تیرا بے تراب کے آگے
کیسے پرے کل جس کو ہمارے نکھر میرے دن بیتیں سنگرد یہی اندازیں آن ندر دہرے یوں تھا کہ کیوں کہہ کے سسندیا	کیسے پرے کل جس کو ہمارے نکھر میرے دن بیتیں سنگرد یہی اندازیں آن ندر دہرے یوں تھا کہ کیوں کہہ کے سسندیا
جو ہے آؤ سے تراب بے تراب کو	جو ہے آؤ سے تراب بے تراب کو
میری تھیں کائنات سے آن بان ہری یا سبے جان کے مرے وہ جان کست ہر	میری تھیں کائنات سے آن بان ہری یا سبے جان کے مرے وہ جان کست ہر
وارونگی جان تراب بے تراب پر	وارونگی جان تراب بے تراب پر
کان کی چہرہ ہی میں جات	کان کی چہرہ ہی میں جات

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے
میں نے تو اس کو دیکھا ہے کہ وہ میری طرح ہے

لیون تراب میں دوزی بلیٹ
 دوزی بلیٹ میں دوزی بلیٹ
 دوزی بلیٹ میں دوزی بلیٹ
 دوزی بلیٹ میں دوزی بلیٹ

جان دسے سو کا تراب مسرہ کر

جینا تہ لاگے ہمارے بچوگ

سوگ اڑھت ہو پران چھٹ ہے
 میں دھک مارنی کھڑی دوزت ہون
 ہون تو ترٹ ہون درس کی بھونکی
 اؤکھ ایک تراب چلے نان

ملار

جاسے تنگو ایے اؤکھ بریا
 آوت میں گھہرین بات جہا دن
 آوت آوت برس لاگے
 پیہا کھون پیو پیو کرٹ ہے
 گھہریت نہ ہے کل نہیں نیند
 آپ نہ آئے نہ پتیا بھی

کو سجا دے تراب پیاکر

کو کو تو ناہین واکو دوسریا

دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا

شاہ تراب

دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا

دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا
 دوسریا کو کو تو ناہین واکو دوسریا

جنگ میں اس کا کوئی اور نام نہ نہ
 جیسا کہ پہلے سے بتایا گیا ہے
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ
 جیسا کہ پہلے سے بتایا گیا ہے

سیناں برس کسان کا سون	آوت ہے کوئی کا گا بو لا
ڈور لگی ہے تراب سوموری	
کیسے اکیلی میں جھولوں بندہ والا	
ہو نہ ہو ہی کسان بلنہاے	لاگو اسارہ تم اجوں نہ آے
پیوین روئے کٹ ہو نہ دن	رت برکھا موہن کچھ نہ سواے
کو لے آوے تراب پیا کو	
وہ تو پڑی ہیں بس میں پرے	
بچ و گر بھجوت ہوں ہٹاری	پانوں کپت کیوں جی سو مار
کا سوکھوں چلے مان پھنسی ہوں	بات نہیں کو د پونچھن مار
نکسی ہوں پان اکیلی مندر سو	ساتھی رہے سب وا ہی پار
کا کو پچا روں میں دئی ماری	کو دھنٹ ناموری گسار
کر بن کون تراب کھسبے	
کاظم پیر کی میں بلہار	
شکھ ج برسات کا قمت میں نہیں ہو برا	بھری برکھان وہ پڑیسی بھو موسر برا

جنگ میں اس کا کوئی اور نام نہ نہ
 جیسا کہ پہلے سے بتایا گیا ہے
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ
 جیسا کہ پہلے سے بتایا گیا ہے

جنگ میں اس کا کوئی اور نام نہ نہ
 جیسا کہ پہلے سے بتایا گیا ہے
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ
 جیسا کہ پہلے سے بتایا گیا ہے

لال بنی کے لئے اور مہندی
 ہزاروں سالوں سے لگاؤ مہندی
 ہزاروں سالوں سے لگاؤ مہندی
 ہزاروں سالوں سے لگاؤ مہندی

<p>داتو لگو ہے تراب کے گروا جاسو لگی توری آس سکھی ہی</p>	
<p>یہ دنی ماری پڑیا کاری ترست ہے برہمن دکھیا ساری رور و آسنون بھیجت ساری ہو تو پانیون اکیو باری دیکھے جو ناری میں سو ناری</p>	<p>گھاو لگاوت میں مان کاری برتست ہی مان تم گھر ناہن بند پرث میں آگ لگت ہے برسن مان کو و درسن پادے در و تراب کی کا جانے دو</p>

شہانہ

<p>میکو سلونا پاپا بنبرا بنبر ہی کامن بھایا بنبرا لاج بھبرا شرما بنبرا ہے شرمیل لجا یا بنبرا رس بھری رس رسون رسا یا بنبرا بن دیکھے جو کھیا یا بنبرا کیسا بھلا بن آیا بنبرا</p>	<p>دیو بنی کو مبارکباد ہی چال سہانی سہانی چکت ہے آنکھ اور ٹھاکے دیکھت ناہن کیون نہ کہیں سسرار کے سارے سرچ ساری کی کھام کے گاری کچھ تو بنی تے کیا ہے ٹونا دیکھ تراب دعا سو تیری</p>
--	--

بہترین دیکھ ساری
 بیل تو دیکھ ساری
 بیل تو دیکھ ساری
 بیل تو دیکھ ساری

مہر یان شاہ تراب

مہر یان شاہ تراب
 مہر یان شاہ تراب
 مہر یان شاہ تراب
 مہر یان شاہ تراب

مہر یان شاہ تراب
 مہر یان شاہ تراب
 مہر یان شاہ تراب
 مہر یان شاہ تراب

صنایع ملکین و مکا فضائل و زما
بیرون بیرون ملکین و مکا

شجرات سلسله عالیّه و تاوریه و

قلندریه و چشمتیه و طیفوریه و شهر و ریه

و فردوسیّه و مداریه و غیره

نظم سروده حضرت

شاه تراب علی

قدس سره

پایان این خوشنویسی و این کتابچه
پایان این خوشنویسی و این کتابچه

شاه باسط الهیه در شش
 هم سلام و هم محمد قطب پیر
 حضرت روحی قائم در شش
 شیخ عثمان است و هم حاجی نور علی
 هم ابو یوسف محمد با ابو
 شاه بو اسحاق و سلوین در
 شاه آد هم هم فضیل با هم
 هم حسن بصری و هم شیرین
 بعد ازین طیفوریان را یاکویم

شجره چشمتیه

شیخ شمس و محمد قطب قدوس قطب دین هم نجم دین و مستگیر قطب دین کاکلی معین الدین و گ پیر آد و دود و پستی ظریف پیر آد و احمد که چشتی بود آد هم بهیر هم عذقیه را هم شیخ عبدالواحد ابن زید هم شهر کوین احمد مجتبی هر چه گویم نام آن پیران بر	شاه باسط الهیه در شش هم سلام و هم محمد قطب پیر حضرت روحی قائم در شش شیخ عثمان است و هم حاجی نور علی هم ابو یوسف محمد با ابو شاه بو اسحاق و سلوین در شاه آد هم هم فضیل با هم هم حسن بصری و هم شیرین بعد ازین طیفوریان را یاکویم
---	--

شجره طیفوریه

شیخ شمس و هم نجاشه امام هم محمد قطب و بنی قطب دین هم جمال الدین محمد و ساوچی کوز جعفر آد و باقر رشید پیر هم حسن و مرثقی و مصطفی تا شود این سلسله هم دلشین	شاه باسط الهیه در شش هم سلام و هم محمد قطب پیر حضرت روحی قائم در شش شیخ عثمان است و هم حاجی نور علی هم ابو یوسف محمد با ابو شاه بو اسحاق و سلوین در شاه آد هم هم فضیل با هم هم حسن بصری و هم شیرین بعد ازین طیفوریان را یاکویم
--	--

شجره سهروردیه

شیخ شمس و هم نجاشه امام
 هم محمد قطب و بنی قطب دین
 هم جمال الدین محمد و ساوچی
 کوز جعفر آد و باقر رشید پیر
 هم حسن و مرثقی و مصطفی
 تا شود این سلسله هم دلشین

شیخ شمس و هم نجاشه امام
 هم محمد قطب و بنی قطب دین
 هم جمال الدین محمد و ساوچی
 کوز جعفر آد و باقر رشید پیر
 هم حسن و مرثقی و مصطفی
 تا شود این سلسله هم دلشین

شیخ شمس و هم نجاشه امام
 هم محمد قطب و بنی قطب دین
 هم جمال الدین محمد و ساوچی
 کوز جعفر آد و باقر رشید پیر
 هم حسن و مرثقی و مصطفی
 تا شود این سلسله هم دلشین

FWA

[illegible]

بعد از این نام مدار بیان شنو | یاد گیر این شجره منظره نو

شجرہ مدار ہے

شیخ فستق و محبتی پیر جام
 هم ابو الفتح ست مسکین در سخن
 هم بدیع و هم علم بردار نام
 هم امام دوسرا حنیف البشر
 شعبه فرزند دیگر عزیزان
 گشته ام من هم زهر یک سرفراز
 شاه عبد الله نامی پیشوا
 از پی ملتین خلافت یافتم
 او ز شاه السدید شتر
 پیر گشته و الیه من سر بلند
 ساکن کرسی و با حق شاعلی
 و الهم هم دوستش سر تا قدم
 بی تکلف شان اجازت یافتند

شاه باسط شیخ القندی امام
عبدقدوس است و هم حاجی بدین
شیخ قاصین هم حاتم الدین امام
بعد از آن صدیق اکبر راهبر
این اصول سببه را کردم بیان
عجله بارادالد و پیرم مجاز
دیگر از اولاد شاه مطبوعه
نیز هر یک را اجازت یافتم
از عم خورشید رحمان نامور
عین ازین اندر طریق نقشبند
احمدی نامی بزرگی فاضلی
بود از بس آشنای والد هم
بیرون طریق والد هم در خواستند

سحر خاذا صل شد از لب
 عید از آن عیدین و قمر الزمان
 نسبت جعفر ز آبا و اجداد
 از سلسله اساطیر کبری
 همه میباشند و همه قادری
 و طاعتی و کائنات را
 عینی از خواجرات نیراز
 و همه را در او ارجاز
 و همه را در او ارجاز
 و همه را در او ارجاز

معدنی از غواصان و ارجازات
در قهاسم را دو گوش کن
الکون گویان ای بابوشن کن
الکون گویان ای بابوشن کن
الکون گویان ای بابوشن کن
الکون گویان ای بابوشن کن
الکون گویان ای بابوشن کن
الکون گویان ای بابوشن کن

خاتمہ الطبع مع تاریخ طبع از سحر بیان ابو ناظم مولانا محمد
حامد علی خان حامد صحیح مطبع ہذا خلت اکبر فظ نظام علیا
شاہ آبادی تلمیذ امیر الشعرا حضرت امیر بیانی علیہ السلام

الحمد لله والمنة کہ مجموعہ فوارو انتخاب المشور بہ کلیات شاہ تراب غفران تاب
جسمین کتب ذیل شامل ہیں اول دیوان جس میں رویت دار کی غزلین ایک سے
ایک عمدہ مرقوم ہیں ہر غزل ہے مضامین توحید اور عرفان سے بھری ہوئی چال سے
لذت طریقت و حقیقت کی حاصل ہوتی ہے دوسرے سنوئی عاشق و شہم کہ بظاہر
ایک افسانہ ہے مگر حقیقت میں حال حقیقت قالب مجاز میں جلوہ گر ہر تیسرے
مضمون کا رسالہ پیا شانیان صبح کی بولی کا قابل و جدید ہوتے شجرہ پیران
حضرت قادر یہ جو پختہ وغیرہ بہ نظم نام پیران طریقت بسلسلہ مراتب بیت الفوض
یہ وہ مجموعہ کثیر الفع و نادر الوجود و عجیبی شان قمریت کی حد بیان سے باہر ہے
لاریب کیونکہ یہ کلام برکت نظام قدوة السالکین زبدۃ العارفین شمع
بزم ارشاد و قطب سخا می ہدایت بدر سپہر حقیقت غواص محیط طریقت شاہ اقلیم
قناعت و عزت گزینی حضرت شاہ تراب علی کا گورو دی قدس سرہ
ہے جو تہامی عالم کو مرعوب ہے ساری جہان کا مطلوب ہوا اور اس سے
بیشتر یہ مجموعہ نادر چند بار مطبع او دھرا اخبار واقع لکھنؤ ملک کنٹرولنگار
عالیجناب معنی القاب منشی نول کشور صاحب سی سی ای
واما اقبالہ میں چھپا اور اب حسب امر ارشاد القین یا ملکین شاہ مطبع
موصوف واقع کانپور دہلی و غیرہ میں بار اول طبع ہوا۔

خاتمہ الطبع علیات شاہ تراب

قطرہ تاریخ طبع

بھارت مطبع حیدر
بنقو طہ نو شتم سال طبع
کلام بیٹو اے اہل عالم
دہلی نو شتم سال
۱۳۱۰ ہجری